وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

فضائل
درود شریف

سی لمیٹڈ - کراچی

4340

بسم الله الرحمن الرحیم

هو الله — الذی لا اله — الا هو — الرحمن — الرحیم — الملک

القدوس — السلام — المومن — المهیمن — العزیز — الجبار

المتکبر — الخالق — البارئ — المصور — الغفار — القهار

الوهاب — الرزاق — الفتاح — العلیم — القابض — الباسط

الخافض — الرافع — المعز — المذل — السمیع — البصیر

الحکم — العدل — اللطیف — الخبیر — الحلیم — العظیم

الغفور — الشکور — العلی — الکبیر — الحفیظ — المقیت

الحسیب — الجلیل — الکریم — الرقیب — المجیب — الواسع

Marfat.com

الحکیم · الودود · المجید · الباعث · الشهید · الحق

الوکیل · القوی · المتین · الولی · الحمید · المحصی

المبدی · المعید · المحیی · الممیت · الحی · القیوم

الواجد · الماجد · الواحد · الاحد · الصمد · القادر

المقتدر · المقدم · المؤخر · الاول · الآخر · الظاهر

الباطن · الوالی · المتعال · البر · التواب · المنتقم

العفو · الرؤف · مالک الملک · ذوالجلال والاکرام · المقسط · الجامع

الغنی · المغنی · المانع · الضار · النافع · النور

الهادی · البدیع · الباقی · الوارث · الرشید · الصبور

Marfat.com

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO.....................

BOOK NO. ....

S-369 Punjab University Press

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اے ایمان والو! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور خوب سلام بھیجو

فضائل درود شریف

مؤلفہ

رأس المحدثین حضرت الحاج الحافظ مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ
شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور

جس میں

درود شریف کے فضائل اور نہ پڑھنے پر وعیدیں اور خاص خاص درودوں کے فضائل اور آداب و مسائل، اور روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا طریقہ اور درود شریف کے متعلق پچاس قصے ذکر کیے گئے ہیں۔

تاج کمپنی لمیٹڈ، کراچی

Marfat.com

87659

~~70159~~

مطبوعہ

تاج آرٹ پریس منگھو پیر روڈ کراچی

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ - کراچی

Marfat.com

فہرست مضامین فضائل درود

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تمہید	۵	جو شخص صبح شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود پڑھے	۲۸
فصل اوّل		اس پر میری شفاعت اتر پڑتی ہے	
		ہر درود پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے	
درود شریف کے فضائل میں	۷	جو اسکو اللہ کی پاک بارگاہ میں لیجاتا ہے۔	۲۹
ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی الآیۃ		درود کا ایک پرچہ اعمال کے پلڑے کو	
اللہ تعالیٰ شانہٗ کے درود بھیجنے کا مطلب	۸	جھکا دے گا وحدیث البطاقۃ	۲۹
قل الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی	۱۲	جس کے پاس کوئی چیز صدقہ کو نہ ہو	
من صلی علیّ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشراً	۱۴	وہ مجھ پر درود بھیجے	۳۰
اعمال کے ثواب میں کمی زیادتی	〃	درود شریف کے فضائل کی اجمالی فہرست	۳۲
من صلی علیّ واحدۃ حطت عنہ عشر سیئات	〃	**دوسری فصل**	
درود شریف کے ثواب پر حضورؐ کی انتہائی مسرت	۱۵		
اور طویل سجدۂ شکر	〃	خاص خاص درود کے خاص فضائل میں	۳۴
حضورؐ کی شان میں گستاخی	۱۶	کیف الصلوٰۃ علیکم اہل البیت	۳۵
ان اولی الناس بی یوم القیٰمۃ اکثرہم علیّ صلوٰۃ	۱۷	حضورؐ کے درود کو حضرت ابراہیمؑ کے	
ان اللہ ملٰئکۃ سیاحین الخ	۱۸	درود کے ساتھ تشبیہ	۳۷
ان اللہ وکل بقبری ملکاً	۱۹	جو یہ چاہے کہ اس کا درود بڑی ترازو میں تُلے	
من صلی علیّ عند قبری سمعتہ	۲۰	وہ یہ درود پڑھے۔	۳۹
انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں	۲۲	مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو۔	۴۱
قبر شریف پر کھڑے ہو کر درود کے الفاظ	۲۳	اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے	
کم اجعل لک من صلوتی الخ	۲۶	اجسام کو حرام کر دیا ہے۔	〃

Marfat.com

مضمون	صفحہ
جمعہ کے دن اسّی مرتبہ درود کا ثواب	۴۲
اللھم انزلہ المقعد المقرب الخ پر وجوب شفاعت	۴۴
جزی اللہ عنا محمداً الخ کا ثواب	۴۶
اذان کے جواب کے بعد درود	۴۸
وسیلہ اور مقام محمود کی تحقیق	۴۹
مسجد میں داخل ہوتے وقت درود شریف	۵۱
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لئے درود شریف	۵۳
حضورؐ کی خواب میں زیارت کے لئے دو تنبیہیں۔	۵۵
درود و سلام کے الفاظ کی ایک بے عمل حدیث	۵۹
تکملہ۔ درود شریف کے خاص خاص مواقع کی اجمالی فہرست۔	۶۱
تیسری فصل	
درود شریف کے نہ پڑھنے پر وعیدیں	۷۳
حضورؐ کے نام آنے پر درود شریف نہ پڑھنے پر حضرت جبرئیل اور حضورؐ کی بد دعائیں	۷۴
بخیل وہ ہے جس کے سامنے حضورؐ کا نام مبارک آئے اور درود نہ پڑھے۔	۷۶
حضور صلی اللہ علیہ کے پاک نام پر درود نہ پڑھنا جفا ہے	۷۸
جس مجلس میں حضورؐ کا ذکر نہ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہے	۷۸
دعا مانگنے کے وقت درود شریف کا پڑھنا	۷۹
صلوٰۃ الحاجت	۸۲
چوتھی فصل	
فوائد متفرقہ کے بیان میں	۸۲
درود شریف کا حکم	״
تحریر میں جہاں نام مبارک آئے وہاں بھی درود لکھنا چاہیئے	۸۳
درود شریف کے متعلق آداب متفرقہ	۸۹
درود شریف کے متعلق مسائل۔	۹۲
پانچویں فصل	۹۳
درود شریف کے متعلق پچاس حکایات	۹۴
مثنوی مولانا جامی رح	۱۲۵
اشعار از قصائد قاسمی	۱۳۰

Marfat.com

تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ الَّذِیْ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْحَشْرِ

اَمَّا بَعْدُ:۔ اللہ جل جلالہٗ عم نوالہٗ کے لطف و انعام اور محض اسکے فضل و احسان اور اس کے نیک بندوں کی شفقت اور توجہات سے اس ناکارہ و نابکار سیاہ کار کے قلم سے فضائل کے سلسلہ میں متعدد رسائل لکھے گئے جو نظام الدینؒ کے تبلیغی سلسلہ کے نصاب میں بھی داخل ہیں اور احباب کے سینکڑوں خطوط سے ان کا بہت زیادہ نافع ہونا معلوم ہوتا رہا۔ اس ناکارہ کا اس میں کوئی دخل نہیں اولاً محض اللہ جل شانہٗ کا انعام ثانیاً اس پاک رسولؐ کے کلام کی برکت جس کے تراجم ان رسائل میں پیش کیے گئے۔ ثالثاً ان اللہ والوں کی برکتیں جن کے ارشادات سے یہ رسائل لکھے گئے ہیں یہ اللہ کا محض لطف و کرم ہے کہ ان ساری برکات میں اس ناپاک کی گندگی حائل نہ ہوئی۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ وَلَکَ الشُّکْرُ کُلُّہٗ اَللّٰھُمَّ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔

اس سلسلہ کا سب سے پہلا رسالہ ۱۳۴۸ھ میں فضائل قرآن کے نام سے حضرت اقدس شاہ محمد یسین[عہ] صاحب نگینوی خلیفہ قطب عالم شیخ المشائخ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کی تعمیل حکم میں لکھا گیا تھا جیسا اس رسالہ کے شروع میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کا وصال ۳۰ شوال ۱۳۶۰ھ شب پنجشنبہ میں ہوا تھا۔ نور اللہ مرقدہ و اعلی اللہ مراتبہ۔

عہ حضرت شاہ صاحب کی ولادت ربیع الاول ۱۲۹۱ھ میں ہوئی اس لحاظ سے ۷۵ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ نہایت بزرگ، نہایت متواضع نہایت کم گو صاحب کشف اور صاحب تصرفات بزرگ تھے۔ اس ناکارہ پر بہت ہی شفقت فرماتے تھے۔ حضرت ممدوح مدرسہ کے سالانہ جلسوں میں نہایت اہتمام سے تشریف لایا کرتے اور جلسہ سے فراغ کبھی دو دن اس ناکارہ کے پاس قیام فرماتے جس کے اہتمام سے اس ناکارہ کے حدیث کے سبق میں بھی تشریف فرما ہوتے۔ اس ناکارہ کی عادت اسباق میں ڈبیہ مع ساتھ لیجانے کی بھی تھی ایک مرتبہ حضرت ممدوح نے فرمایا کہ میں پان کھانے کو منع نہیں کرتا لیکن حدیث پاک کے سبق میں نہ کھایا کریں۔ اس وقت سے آج تک تقریباً ۴۵ سال ہو چکے ہیں بعض مرتبہ ۵-۶ گھنٹے مسلسل بھی سبق ہوا لیکن سبق میں کبھی پان کا خیال بھی نہیں آیا، یہ حضرت ہی کا تصرف تھا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے واقعات حضرت کی کرامتوں کے سننے میں آتے تھے۔ رفع اللہ درجاتہ ۱۲۔

Marfat.com

حضرت نے اپنے وصال کے وقت اپنے اجل خلیفہ مولانا الحاج عبد العزیز دعا جو کے ذریعہ یہ پیام اور وصیت بھیجی کہ جس طرح فضائل قرآن لکھا گیا ہے میری خواہش ہے کہ اسی طرح فضائل درود بھی لکھ دے۔ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے وصال کے بعد مولانا عبد العزیز صاحب بار بار اس وصیت کی یاد دہانی اور تکمیل پر اصرار کرتے رہے اور یہ ناکارہ بھی اپنی نااہلیت کے باوجود دل سے خواہش کرتا رہا کہ یہ سعادت میسر ہو جائے۔ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے علاوہ اور بھی بہت سے حضرات کا اصرار ہوتا رہا مگر اس ناکارہ پر سید الکونین فخر الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلالتِ شان کا کچھ ایسا رعب طاری رہا کہ جب بھی اس کا ارادہ کیا یہ خوف طاری ہوا کہ مبادا کوئی چیز شان عالی کے خلاف نہ لکھی جائے۔ اسی لیت ولعل میں گذشتہ سال عزیزی مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے اصرار پر تیسری مرتبہ حجاز کی حاضری میسر ہوئی اور اللہ کے فضل سے چوتھے حج کی سعادت حاصل ہوئی، حج سے فراغ پر جب مدینہ پاک حاضری ہوئی تو وہاں پہنچکر بار بار دل میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ فضائل درود نہ لکھنے کا کیا جواب ہے۔ ہر چند کہ میں اپنے اعذار سوچتا تھا لیکن بار بار اس قلبی سوال پر یہ ناکارہ پختہ ارادہ کرکے آیا تھا کہ سفر سے واپسی پر انشاء اللہ اس مبارک رسالہ کی تکمیل کی کوشش کروں گا۔ مگر خوئے بدرا بہانہ بسیار یہاں واپسی پر بھی امروز و فردا ہوتا رہا۔ اس ماہ مبارک میں اس داعیہ نے پھر عود کیا تو آج ۲۵ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد اللہ کے نام سے ابتدا تو کر ہی دی، اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اس رسالہ میں اور اس سے پہلے جتنے رسائل لکھے گئے ہیں یا عربی کی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں جو لغزشیں ہوئی ہوں محض اپنے لطف وکرم سے ان کو معاف فرمائیں۔

اس رسالہ کو چند فصول اور ایک خاتمہ پر لکھنے کا خیال ہے، پہلی فصل میں فضائل درود شریف دوسری فصل میں خاص خاص درود شریف کے خاص فضائل تیسری فصل میں درود شریف نہ پڑھنے کی وعیدیں، چوتھی فصل فوائد متفرقہ میں، پانچویں فصل حکایات میں، حق تعالےٰ شانہٗ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے ہر شخص خود ہی محسوس کرلیگا کہ درود شریف کتنی بڑی دولت ہے اور اس میں کوتاہی کرنے والے کتنی بڑی سعادت سے محروم ہیں۔

Marfat.com

فصل اوّل ۔ درود شریف کے فضائل میں

اس میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہٗ جل جلالہٗ عم نوالہٗ کا پاک ارشاد اور حکم ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

(۱) اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ ۲۲ ع ۳)

بیشک اللہ تعالےٰ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ۔ ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ صلعم پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (بیان القرآن)

ف : ۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے ، نماز، روزہ، حج وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے۔ لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الکونین فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف اسکے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں ، اے مومنو تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے۔ پھر عربی داں حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو لفظ اِنَّ کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اسکے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر۔ علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے استمرار اور دوام پر دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اسکے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اھ۔ صاحب روح البیانؒ لکھتے ہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے اور ملائکہ کے درود کا مطلب اُن کی دعا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کے لئے اور حضورؐ کی

Marfat.com

اُمت کے لئے استغفار اور مؤمنین کے درود کا مطلب حضورؐ کا اتباع اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور حضورؐ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف، یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہٗ نے حضورؐ کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا اسلئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہٗ خود بھی شریک ہیں، بخلاف حضرت آدمؑ کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا

؎ عقل دور اندیش میداند کہ تشریفے چنیں ٭ ہیچ دیں پرور ندید و ہیچ پیغمبر نیافت

یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ ٭ بِھٰذَا اَبَدًا اَبْلَغُ الْعٰلَمِیْنَ کَمَالُہٗ ۔ انتہی

علماء نے لکھا ہے کہ آیتِ شریفہ میں حضورؐ کو نبی کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا محمدؐ کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جیسا کہ اور انبیاء کو ان کے اسماء کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے۔ اور ایک جگہ جب حضورؐ کا ذکر حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آیا تو ان کو تو نام کے ساتھ ذکر کیا اور آپ کو نبی کے لفظ سے جیسا کہ: اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ میں ہے اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے وہ خصوصی مصلحت کی وجہ سے لیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی نے اس مضمون کو تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں ایک بات قابل غور یہ ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ جو آیتِ شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اسکی نسبت اللہ جل شانہٗ کی طرف اور اسکے فرشتوں کی طرف اور مؤمنین کی طرف کی گئی ہے وہ ایک مشترک لفظ ہے جو کئی معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ صاحب روح البیان کے کلام میں بھی گذر چکا۔ علماء نے اسجگہ صلوٰۃ کے بہت سے معنی لکھے ہیں، ہر جگہ جو معنی اللہ تعالیٰ شانہٗ اور فرشتوں اور مؤمنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہونگے بعض علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی کی ثناء و تعظیم رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے پھر جس کی طرف یہ صلوٰۃ منسوب ہوگی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق ثناء و تعظیم مُراد لی جائے گی جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر، بھائی بھائی پر مہربان ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے اس نوع کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جدا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہٗ

Marfat.com

بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثنا و اعزاز و اکرام کرتا ہے اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں، مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبے کے موافق ہوگی۔ آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ و رحمت بھیجو۔ امام بخاریؒ نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اسکا آپ کی تعریف کرنا ہے۔ فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود ان کا دعا کرنا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے یُصَلُّوْنَ کی تفسیر یُبَرِّکُوْنَ نقل کی گئی ہے یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں یہ قول ابو العالیہ کے موافق ہے البتہ اس سے خاص ہے۔ حافظؒ نے دوسری جگہ صلوٰۃ کے کئی معنی لکھ کر لکھا ہے کہ ابو العالیہ کا قول میرے نزدیک زیادہ اولیٰ ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے، حضور پر اور ملائکہ وغیرہ کی صلوٰۃ اس کی اللہ سے طلب ہے اور طلب سے مراد زیادتی کی طلب ہے نہ کہ اصل کی طلب اھ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التحیات میں جو پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے، آپؐ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ فصل ثانی کی حدیث ملے پر یہ درود مفصل آرہا ہے۔ یعنی اللہ جل شانہ نے مومنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبی پر صلوٰۃ بھیجو۔ نبی نے اس کا طریقہ بتا دیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ آپ پیش از بیش رحمتیں ابد الآباد تک نبی پر نازل فرماتا رہے کیونکہ اسکی رحمتوں کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجزوں ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جاتی ہیں، گویا ہم نے بھیجی ہیں حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہی اکیلا ہے کسی بندے کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاء کی بارگاہ میں انکے رتبے کے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔ حضرت شاہ عبد القادر صاحب نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہے ان پر ان کے لائق رحمت اترتی ہے اور ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اترتی ہیں مانگنے والے پر اب جس کا جتنا جی چاہے اتنا حاصل کرلے اھ مختصراً یہ حدیث جس کی طرف شاہ صاحبؒ نے اشارہ فرمایا عنقریب ملا پر آرہی ہے، اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضور پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہے اور اس پر مسلمانوں کا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

Marfat.com

اے اللہ تو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مضحکہ خیز ہے۔ یعنی جس چیز کا حکم دیا تھا اللہ نے بندوں کو وہی بعینہٖ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی طرف لوٹا دی بندوں نے چونکہ اوّل تو خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آیتِ شریفہ کے نازل ہونے پر جب صحابہؓ نے اسکی تعمیل کی صورت دریافت کی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم فرمایا جیسا کہ اوپر گذرا نیز جیسا کہ فصل ثانی کی حدیث ۱؎ پر مفصل آرہا ہے۔

دوسرا اسو جہ سے کہ ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جل شانہٗ سے کہ تو اپنی رحمتِ خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ اونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضورؐ کی خدمت میں بھیجیں علامہ سخاویؒ قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں، فائدہ مہمہ امیر مصطفیٰ ترکمانی حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اسمیں کیا حکمت ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے کہ ہم یوں کہہ کر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خود اللہ جل شانہٗ سے الٹا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے یعنی نماز میں ہم اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھتے ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سراپا عیوب و نقائص ہیں پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثنا کرے جو پاک ہے اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ ربِ طاہر کی طرف سے نبیؐ طاہر پر صلوٰۃ ہو۔ ایسے ہی علامہ نیشاپوریؒ سے بھی نقل کیا ہے کہ ان کی کتاب لطائف وحکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ پڑھنا چاہیے۔ اس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے اسلئے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجے تو اس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہٗ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دعا کے ہے، ابن ابی حجلہؒ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہٗ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اسلئے ہم نے اللہ جل شانہٗ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضورؐ کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔

علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہوگئی تو جس طرح حضورؐ نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیئے کہ اسی سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور

Marfat.com

نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے اور اس کا بہت اہتمام اور اس پر مداومت چاہیئے اس لئے کہ کثرت درود محبت کی علامات میں سے ہے فَمَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ "جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اسکا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے" اھ مختصرًا

علامہ سخاویؒ نے امام زین العابدینؒ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے (یعنی سُنّی ہونے کی)

علامہ زرقانیؒ شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود شریف سے اللہ تعالےٰ شانہ کی بارگاہ میں امتثالِ حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جو ہم پر ہیں اس میں سے کچھ کی ادائیگی ہے، حافظ عزالدین بن عبدالسلامؒ کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضورؐ کے لئے سفارش نہیں ہے اسلئے کہ ہم جیسا حضورؐ کے لئے سفارش کیا کرسکتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے ہمیں محسن کے احسان کے بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضورؐ سے بڑھ کر کوئی محسنِ اعظم نہیں ہم چونکہ حضورؐ کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہٗ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اسکی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اسلئے ہم نے اللہ جل شانہٗ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔ اھ مختصرًا۔

چونکہ قرآنِ پاک کی آیت بالا میں درود شریف کا حکم ہے اسلئے علماء نے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہے جس کی تفصیل چوتھی فصل میں فائدہ ملہ پر آئے گی۔

یہاں ایک اشکال پیش آتا ہے جس کو علامہ رازیؒ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جب اللہ جل شانہٗ اور اسکے ملائکہ حضورؐ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت رہی اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا حضورؐ پر درود حضورؐ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں، اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ تھی بلکہ ہمارا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہارِ عظمت کے واسطے ہے جیسا کہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا حالانکہ اللہ جل شانہٗ کو اسکے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں اھ مختصرًا۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ مجھ سے بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ آیت شریفہ میں صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے سلام کی نہیں کی گئی۔ میں نے اس کی وجہ بتائی کہ شاید اس وجہ سے کہ سلام دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے ایک دعا میں دوسرے انقیاد و اتباع میں مومنین کے حق میں دونوں معنی صحیح

Marfat.com

ہوسکتے تھے اسلئے ان کو اس کا حکم کیا گیا، اور اللہ اور فرشتوں کے لحاظ سے تابعداری کے معنی صحیح نہیں ہوسکتے تھے اس لئے اس کی نسبت نہیں کی گئی۔ اس آیتِ شریفہ کے متعلق علامہ سخاوی نے ایک بہت ہی عبرتناک قصہ لکھا ہے وہ احمد یمانی رحؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں صنعاء میں تھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بڑا مجمع ہو رہا ہے میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے لوگوں نے بتایا یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا تھا قرآن پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچا تو یصلّون علی النبی کے بجائے یصلّون علی علیٍ النبی پڑھ دیا جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ اور اسکے فرشتے حضرت علیؓ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں (غالباً پڑھنے والا رافضی ہوگا) اسکے پڑھتے ہی گونگا ہو گیا برص اور جذام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا اور اپاہج ہو گیا اھ۔ بڑی عبرت کا مقام ہے اللہ ہی محفوظ رکھے۔ اپنی پاک بارگاہ میں اور اپنے پاک کلام میں اور پاک رسولوں کی شان میں بے ادبی سے ہم لوگ اپنی جہالت اور لاپرواہی سے اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتے کہ ہماری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی پکڑ سے محفوظ رکھے۔

(٢) قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (پ١٩-ع١٩) | آپ کہیئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے سزاوار ہیں اور اسکے ان بندوں پر سلام ہو جس کو اس نے منتخب فرمایا۔ (بیان القرآن)

ف:- علماء نے لکھا ہے کہ یہ آیتِ شریفہ اگلے مضمون کے لئے بطور خطبہ کے ارشاد ہے اس آیتِ شریفہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی تعریف اور اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں تحت کر فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کو حکم فرمایا ہے کہ سلام بھیجیں اللہ کے مختار بندوں پر اور وہ اسکے رسول اور انبیاء کرامؑ ہیں۔ جیسا کہ عبدالرحمن بن زید بن اسلمؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی سے مراد انبیاء ہیں جیسا کہ دوسری جگہ اللہ کے پاک ارشاد سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ میں ارشاد ہے۔ اور امام ثوریؒ وسدیؒ وغیرہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں اور ابن عباسؓ سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں میں کوئی منافات نہیں کہ اگر صحابہ کرامؓ اسکے مصداق ہیں تو انبیاء کرامؑ اس میں بطریق اولیٰ داخل ہیں اھ۔

(٣) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ | حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّىٰ عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالبوداؤد وابن حبان فی صحیحہ وغیرہم کذا فی الترغیب

شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

ف:۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اسکے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہٗ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں بہت کیسے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ درود شریف کا معمول ہو۔ جیسا کہ میں نے اپنے بعض خاندانی اکابر کے متعلق سنا ہے۔

علامہ سخاویؒ نے عامر بن ربیعہؓ سے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔ تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجو، جتنا چاہے زیادہ اور یہی مضمون عبداللہ بن عمروؓ سے بھی نقل کیا گیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ اور اسکے فرشتے دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ اور بھی متعدد صحابہؓ سے علامہ سخاویؒ نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جیسا اللہ جل شانہٗ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ کلمۂ شہادت میں شریک کیا اور آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت آپؐ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا ایسے ہی آپؐ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا اُذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ ایسے ہی درود کے بارے میں ارشاد فرمایا جو آپؐ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔

ترغیب کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضورؐ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہٗ اور اسکے فرشتے اس پر ستر دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں، یہاں ایک بات سمجھ لینا چاہئے کہ کسی عمل کے متعلق اگر ثواب کے متعلق کمی زیادتی ہو جیسا یہاں ایک حدیث میں دس اور ایک میں ستر آیا ہے تو اسکے متعلق بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہٗ کے احسانات امتِ محمدیہ پر روز افزوں ہوتے ہیں اسلئے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں گویا اوّلاً حق تعالیٰ شانہٗ نے دس کا وعدہ فرمایا بعد میں ستر کا اور بعض علماء نے اس کو اشخاص

Marfat.com

اور احوال اور اوقات کے اعتبار سے کم و بیش بتایا ہے۔ فضائل نماز میں جماعت کی نماز میں پچیس گنے اور ستائیس گنے کے اختلاف کے بارے میں یہ مضمون گذر چکا ہے۔ ملا علی قاریؒ نے ستر والی روایت کے متعلق لکھا کہ شاید یہ جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے، اسلئے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے دن ستر گنا ہوتا ہے۔

(٤) وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَّرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ رواہ احمد والنسائی واللفظ لہ وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جسکے سامنے میرا تذکرہ آوے اسکو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اسکی دس خطائیں معاف کریگا اور اسکے دس درجے بلند کرے گا۔

ف: علامہ منذریؒ نے ترغیب میں حضرت براءؓ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے اور اسمیں اتنا اضافہ ہے کہ یہ اسکے لئے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہوگا۔ اور طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اسکی پیشانی پر بَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے، اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائینگے۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے، اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اسکے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا تاکہ کوئی ضرورت اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے تو اسکی تعمیل کی جائے۔ ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہو گیا۔ حضور اقدس

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جاکر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز کر گئی۔ میں اس تصور سے رونے لگا حضورؐ کے قریب جاکر حضورؐ کو دیکھا حضورؐ نے سجدہ سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا عبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں (خدانخواستہ) آپکی روح تو پرواز نہیں کر گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے میری اُمت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اسکے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا وہ انعام یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے یوں فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہٗ اسکے لیے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائینگے۔ ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ عبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا، حضورؐ نے فرمایا ابھی جبرئیلؑ میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں اس سے خوشی نہیں ہوگی کہ اللہ جل شانہٗ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ (کذا فی الترغیب) حضرت علامہ سخاویؒ نے حضرت عمرؓ سے بھی اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی بشاشت تشریف لائے چہرۂ انور پر بشاشت کے اثرات تھے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چہرۂ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے حضورؐ نے فرمایا صحیح ہے میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں اللہ جل شانہٗ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری اُمت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہٗ اسکے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سیئات اس سے مٹائیں گے اور دس درجے اسکے بلند کریں گے۔ ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ تیری اُمت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔ ایک اور روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور بشاشت سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرۂ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جتنی خوشی آج چہرۂ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو، ابھی جبرئیلؑ میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی اُمت

Marfat.com

میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جل شانہٗ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اسکے نامہ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائینگے اور دس درجے بلند کرینگے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا حضور فرماتے ہیں۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا، تو جبرئیلؑ نے کہا کہ اللہ جل شانہٗ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے وَاَنْتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ کی دعا کرے (کذا فی الترغیب) علامہ سخاویؒ نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا کی بنا پر ہر نیکی کا ثواب دس گنے ملتا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی۔ بندہ کے نزدیک تو اسکا جواب آسان ہے اور وہ یہ کہ حسب ضابطہ اسکی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ جل شانہٗ کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل مزید انعام ہے۔ اور خود علامہ سخاویؒ نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ اول تو اللہ جل شانہٗ کا دس مرتبہ درود بھیجنا اسکی اپنی نیکی کے دس گنے ثواب سے کہیں زیادہ ہے، اسکے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا بلند کرنا دس گناہوں کا معاف کرنا دس نیکیوں کا اسکے نامہ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب ملنا مزید برآں ہے حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح سے قرآن شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نعوذ باللہ منہا اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں، چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے بسزا استہزاء یہ دس کلمات ارشاد فرمائے۔ حلاف مہین، ہماز مشاء بنمیم، مناع للخیر معتد اثیم عتل، زنیم مکذب الآیات بدلالت قولہ تعالیٰ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ فقط یہ الفاظ جو حضرت تھانویؒ نے تحریر فرمائے ہیں یہ سب کے سب انتیسویں پارے میں سورہ نون کی اس آیت میں وارد ہوئے ہیں وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ترجمہ:۔ اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو، بے وقعت ہو، طعنہ دینے والا ہو، چغلیاں لگاتا پھرتا ہو، نیک کام سے روکنے والا ہو، حد سے گذرنے والا ہو، گناہوں کا کرنے والا ہو، سخت مزاج ہو اسکے علاوہ حرامزدہ ہو اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہو جب

Marfat.com

ہماری آیتیں اسکے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں (بیان القرآن)

(۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ کلاھما من روایۃ موسی بن یعقوب کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علی تخریجہ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلاشک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔

ف:۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں الدر المنظوم سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ حضرت انسؓ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ فصل دوم کی حدیث ۳۲ میں بھی یہ مضمون آرہا ہے، نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ قبر میں ابتداءً تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے اور جو یہ چاہے کہ اسکے اعمال بہت بڑی ترازو میں تلیں اسکو چاہیئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔ ایک اور حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اسکے ہولوں سے اور اسکے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔ زاد السعید میں حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔ علامہ سخاویؒ نے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔ دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے۔ تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔ ایک اور حدیث میں علامہ سخاویؒ نے حضرت ابن عمرؓ کے واسطہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اسلئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے

Marfat.com

قیامت میں نور ہے۔ علامہ سخاوی نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو مرتبہ ہے اور حضرت اقدس گنگوہی قدس سرہٗ بھی اپنے متوسلین کو تین سو مرتبہ بتایا کرتے تھے جیسا کہ آئندہ فصل سوم حدیث ۳ پر آرہا ہے۔ علامہ سخاویؒ نے حدیث بالا اِنَّ اَوْلَی النَّاس کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سب سے زیادہ حضرات محدثین ہوں گے اسلئے کہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں۔ اسی طرح حضرت ابو عبیدہؓ نے بھی کہا ہے کہ اس فضیلت کے ساتھ حضرات محدثین مخصوص ہیں اسلئے کہ جب وہ حدیث نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کے ساتھ درود شریف ضرور ہوتا ہے اسی طرح سے خطیب نے ابو نعیم سے بھی نقل کیا ہے کہ یہ فضیلت محدثین کے ساتھ مخصوص ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ احادیث پڑھتے ہیں یا نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کے ساتھ کثرت سے درود لکھنے یا پڑھنے کی نوبت آتی ہے۔ محدثین سے مراد اس موقعہ پر ائمہ حدیث نہیں ہیں بلکہ وہ سب حضرات اس میں داخل ہیں جو حدیث پاک کی کتابیں پڑھتے یا پڑھاتے ہوں چاہے عربی میں ہوں یا اردو میں۔ زاد السعید میں طبرانی سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی لکھے) ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہینگے، جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ اور طبرانی ہی سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار قیامت کے دن اسکے لئے میری شفاعت ہوگی۔ اور امام مستغفریؒ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں تیس دنیا کی باقی آخرت کی۔

(۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب زاد فی القول البدیع احمد والحاکم وغیرھما وقال الحاکم صحیح الاسناد۔

ابن مسعودؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

Marfat.com

ف: اور بھی متعدد صحابہ کرامؓ سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ کے کچھ فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو میری اُمت کا درود مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ ترغیب میں حضرت امام حسنؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو بیشک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے۔ اور حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اسکے بدلہ میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور اسکے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ مشکوٰۃ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(۷) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِيْ بِاِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ رواہ البزار کذا فی الترغیب وذکر تخریجه السخاوی فی القول البدیع۔

حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہیگا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اسکے باپ کا نام لیکر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اُس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

ف: علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ جل شانہ اسکے ہر درود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا۔ جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اسکے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر

Marfat.com

درود بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ شانہٗ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔ ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اسکے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجے۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے میری یہ درخواست قبول فرمالی۔ حضرت ابوامامہؓ کے واسطے سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ ایک جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے اللہ جل شانہٗ اس کی سو حاجتیں پوری کرتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتے ہیں۔ جو اسکو میری قبر میں مجھ تک ایسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں۔

اس حدیث پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو قبر اطہر پر متعین ہے جو ساری دنیا کے صلوٰۃ وسلام حضور تک پہنچاتا ہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا تھا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو حضور تک امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اسلئے کہ جو فرشتہ قبر اطہر پر متعین ہے اس کا کام صرف یہی ہے کہ حضورؐ تک امت کا سلام پہنچا رہے اور یہ فرشتے جو سیاحین ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں درود ملتا ہے اسکو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت میں اگر کوئی پیام بھیجا جاتا ہے اور مجمع میں اسکو ذکر کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب سمجھتا ہے کہ وہ پیام پہنچاتے اپنے اکابر اور بزرگوں کے یہاں یہ منظر بار بار دیکھنے کی نوبت آئی۔ پھر سید الکونین فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بارگاہ کا تو پوچھنا ہی کیا۔ اسلئے جتنے بھی فرشتے پہنچائیں برمحل ہے۔

(۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ كَذَا فِی الْمِشْكٰوةِ

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اسکو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو

Marfat.com

وَبَسَطَ السَّخَاوِيُّ فِيْ تَخْرِيْجِهٖ ـ پہنچا دیا جاتا ہے۔

ف:۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں متعدد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص دُور سے درود بھیجے فرشتہ اس پر متعین ہے کہ حضورؐ تک پہنچائے۔ اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خود سنتے ہیں۔ جو شخص دور سے درود بھیجے اسکے متعلق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گذر ہی چکا کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شخص درود بھیجے اسکو حضورؐ تک پہنچا دیں۔ اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس خود سنتے ہیں۔ بہت ہی قابلِ فخر، قابلِ عزت، قابلِ لذت چیز ہے۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں سلیمان بن سحیم سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں آپ اس کو سمجھتے ہیں؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں سمجھتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغ پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ کی آواز سُنی۔ مُلا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ درود شریف قبر اطہر کے قریب پڑھنا افضل ہے دُور سے پڑھنے سے۔ اس لئے کہ قرب میں جو خشوع وخضوع اور حضورِ قلب حاصل ہوتا ہے وہ دُور میں نہیں ہوتا۔ صاحب مظاہر حق اس حدیث پر لکھتے ہیں یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہوں بلاواسطہ اور دُور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں۔ اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں۔ اس سے معلوم کیا چاہیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو خصوصاً بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آوے سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے۔

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب ✽ کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو انتہی

اس مضمون کو علامہ سخاویؒ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کے لئے یہ کافی ہے کہ اسکا نام خیر کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آجائے۔ اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے۔

وَمَنْ خَطَرَتْ مِنْهُ بِبَالِكَ خَطْرَةٌ ✽ حَقِيْقٌ بِاَنْ يَّسْمُوْا وَاَنْ يَّتَقَدَّمَا

Marfat.com

ترجمہ: جس خوش قسمت کا خیال بھی تیرے دل میں گذر جاتے وہ اسکا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہیے فخر کرے اور بیش قدمی کرے (اُچھلے کودے) ع ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے۔

اس روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں اسلئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ علامہ سخاوی رح نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں۔ اور آپ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے۔ امام بیہقی نے انبیاء کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث الانبیاء فی قبورھم یصلّون کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علامہ سخاوی رح نے اسکی مختلف طرق سے تخریج کی ہے اور امام مسلم نے حضرت انس رض ہی کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰ ع کے پاس سے گذرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے نیز مسلم ہی کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاء کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا تو میں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نعش مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو جو چادر سے ڈھکا ہوا تھا کھولا اور اسکے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرماتے ہوئے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے نبی اللہ جل شانہ آپ پر دو موتیں جمع نہ کریں گے ایک موت جو آپ کے لئے مقدر تھی وہ آپ پوری کر چکے (بخاری) علامہ سیوطی رح نے حیاتِ انبیاء میں مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اور فصل ثانی کی حدیث ۱۰ پر بھی مستقل مضمون آرہا ہے کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ چیز حرام کر رکھی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔

علامہ سخاوی رح قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اسلئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں۔ حضرت جبرئیل حضرت میکائیل ع کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اسکی مٹی سید البشر پر مشتمل ہے۔ اسی جگہ سے اللہ کے دین اور اسکے

87659

Marfat.com

پاک رسول کی سنتوں کی اشاعت ہوتی ہے یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں یہاں پہنچکر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کرلے۔ گویا کہ وہ حضورؐ کی زیارت کر رہا ہے اور یہ تو محقق ہے کہ حضور اسکا سلام سن رہے ہیں۔ آپس کے جھگڑے اور فضول باتوں سے احتراز کرے اس کے بعد قبلہ کی جانب سے قبر شریف پر حاضر ہو اور بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو اور نیچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع اور ادب و احترام کے ساتھ یہ پڑھے:-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ جَزَاكَ اللهُ عَنَّا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلّٰى

آپ پر سلام اے اللہ کے رسول آپ پر سلام اے اللہ کے نبی۔ آپ پر سلام اے اللہ کی برگزیدہ ہستی آپ پر سلام اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ذات۔ آپ پر سلام: اے اللہ کے حبیب۔ آپ پر سلام، اے رسولوں کے سردار۔ آپ پر سلام، اے خاتم النبیین۔ آپ پر سلام، اے رب العالمین کے رسول۔ آپ پر سلام، اے سردار اُن لوگوں کے، جو قیامت میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں والے ہوں گے۔ (یہ مسلمانوں کی خاص علامت ہے کہ دنیا میں جن اعضاء کو وہ وضو میں دھوتے رہے ہیں وہ قیامت کے دن نہایت روشن ہونگے۔) آپ پر سلام، اے جنت کی بشارت دینے والے۔ آپ پر سلام، اے جہنم سے ڈرانیوالے۔ آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر سلام جو طاہر ہیں سلام آپ پر اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو سارے مؤمنوں کی مائیں ہیں سلام آپ پر اور آپ کے تمام صحابہ کرام پر سلام آپ پر اور تمام انبیاء اور تمام رسولوں پر اور تمام اللہ کے نیک

عَنَّا فِي الْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ كَمَا اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَنَا بِكَ مِنَ الْعَمٰى وَالْجَهَالَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمِيْنُهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْمُلَهُ الْاٰمِلُوْنَ

قلت وذکرہ النووی فی مناسکہ باکثر منہ۔

بندوں پر۔ یا رسول اللہ۔ اللہ جل شانہٗ آپ کو ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جزائے خیر عطا فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اسکی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب بھی ذکر کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب بھی غافل لوگ آپ کے ذکر سے غافل ہوں اور اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ پر اولین میں درود بھیجے، اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ پر آخرین میں درود بھیجے ان سب سے افضل اور اکمل اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی پر بھی بھیجا ہو جیسا کہ اس نے نجات دی ہم کو آپ کی برکت سے گمراہی سے اور آپ کی وجہ سے جہالت اور اندھیرا سے بصیرت عطا فرمائی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں اور اسکے امین ہیں اور ساری مخلوق میں سے اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور اسکی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت کو پہنچا دیا اس کی امانت کرا دا کر دیا امت کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی اور اللہ کے بارے میں کوشش کا حق ادا فرما دیا۔ یا اللہ آپ کو اس سے زیادہ عطا فرما جسکی امید کرنے والے امید کر سکتے ہیں۔ (یہاں تک سلام کا ترجمہ ہوا) اسکے بعد اپنے نفس کے لئے اور سارے مومنین اور مومنات کے لئے دعا کرے اسکے بعد حضرات شیخین حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام پڑھے اور ان کے لئے بھی دعا کرے اور اللہ سے اسکی بھی دعا کرے کہ اللہ جل شانہٗ ان دونوں حضرات کو بھی ان کی مساعی جمیلہ جو انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد میں خرچ کی ہیں اور جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حق ادائیگی میں خرچ کی ہیں ان پر بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھنا درود پڑھنے سے زیادہ افضل ہے یعنی السلام علیک یا رسول اللہ افضل ہے الصلوٰۃ علیک یا رسول اللہ سے

Marfat.com

علامہ باجیؒ کی رائے یہ ہے کہ درود افضل ہے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جیسا کہ علامہ مجد الدین صاحب قاموسؒ کی رائے ہے۔ اسلئے کہ حدیث میں مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي آیا ہے۔ انتہی۔ علامہ سخاویؒ کا اشارہ اس حدیث پاک کی طرف ہے جو ابو داؤد شریف وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام کرتا ہے تو اللہ جل شانہٗ مجھ پر میری روح لوٹا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلوٰۃ کا لفظ (یعنی درود) بھی کثرت سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی روایت میں جو اوپر ابھی ۵ پر گذری ہے اس میں یہ ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے میں اسکو سنتا ہوں۔ اسی طرح بہت سی روایات میں یہ مضمون آیا ہے۔ اسلئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وغیرہ کے اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ۔ اسی طرح اخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔ اس صورت میں علامہ باجیؒ اور علامہ سخاویؒ دونوں کے قول پر عمل ہو جائے گا۔ وفاء الوفاء میں لکھا ہے کہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن الحسین سامری حنبلیؒ اپنی کتاب مستوعب میں زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں آداب زیارت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں پھر قبر شریف کے قریب آئے اور قبر شریف کی طرف منہ کر کے اور منبر کو اپنی بائیں طرف کر کے کھڑا ہو۔ اور اسکے بعد علامہ سامری حنبلیؒ نے سلام اور دعا کی کیفیت لکھی ہے اور منجملہ اسکے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ لِنَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ وانی قد اتیت نبیك مستغفرا فاسئلك ان توجب لی المغفرة كما اوجبتها لمن اتاه فی حیاته اللهم انی اتوجه الیك بنبیك صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: ”اے اللہ تو نے اپنے پاک کلام میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور پھر اللہ جل شانہٗ سے معافی چاہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ کا قبول کرنے والا، رحمت کرنے والا پاتے اور میں تیرے نبی کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ استغفار کرنے والا

Marfat.com

ہوں۔ تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو واجب کر دے جیسا کہ تو نے مغفرت واجب کی تھی اس شخص کے لئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُن کی زندگی میں آیا ہو۔ اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے"۔ اسکے بعد اور لمبی چوڑی دعائیں ذکر کی۔

(۹) عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍؓ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ۔

رواہ الترمذی زاد المنذری فی الترغیب احمد والحاکم وقال صحیح وبسط السخاوی فی تخریجہ۔

حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اسکی مقدار اپنے اوقات دُعا میں سے کتنی مقرر کروں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک چوتھائی۔ حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے تو میں نے عرض کیا کہ نصف کر دوں حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو دو تہائی کر دوں حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے میں نے عرض کیا تو دو تہائی کر دوں حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائینگے۔

ف: مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں۔ مثلاً میں نے اپنے اوراد و وظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں۔ علامہ سخاویؒ نے امام احمدؒ کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے

Marfat.com

کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کردوں تو کیسا؟ حضورؐ نے فرمایا ایسی صورت میں حق تعالیٰ شانہٗ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ سخاویؒ نے متعدد صحابہؓ سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابۂ کرامؓ نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہٗ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو۔ یعنی کثرتِ ذکر کی وجہ سے دعا کا وقت نہ ملے تو میں اسکو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سبب اسکا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا۔ کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اسکے سب مہمات کی۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اسکو۔ جب شیخ بزرگوار عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسکین کو یعنی شیخ عبد الحق کو واسطے زیارۃ مدینہ منورہ کے رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چاہیئے کہ تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا۔ عرض کیا گیا کہ اسکے لئے کچھ عدد معین ہو۔ فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ ساتھ اسکے رطب اللسان ہو اور اسکے رنگ میں رنگین ہو اور مستغرق ہو اس میں انتہیٰ اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف سب اوراد و وظائف کے بجائے پڑھنا زیادہ مفید ہے۔ اسلئے کہ اوّل تو خود اس حدیث پاک کے درمیان میں اشارہ ہے کہ انہوں نے یہ وقت اپنی ذات کے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا تھا۔ اس میں سے درود شریف کے لئے مقرر کرنے کا ارادہ فرمارہے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز لوگوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ فضائل ذکر کے باب دوم حدیث نمبر ۲ کے ذیل میں گذرا ہے کہ بعض روایات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کو افضل الدعا کہا گیا ہے اور بعض روایات میں استغفار کو افضل الدعا کہا گیا ہے اسی طرح سے اور اعمال کے درمیان میں بھی مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ ابھی مظاہر حق سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ

Marfat.com

عبد الحق محدث نور اللہ مرقدہٗ کو ان کے شیخ نے مدینہ پاک کے سفر میں یہ وصیت کی کہ تمام اوقات درود شریف ہی میں خرچ کریں۔ اپنے اکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ مدینہ پاک کے سفر میں درود شریف کی بہت تاکید کرتے ہیں۔

علامہ منذری رحؒ نے ترغیب میں حضرت اُبیؓ کی حدیث بالا میں اُن کے سوال سے پہلے ایک مضمون اور بھی نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گذر جاتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے اے لوگو اللہ کا ذکر کرو، اے لوگو اللہ کا ذکر کرو۔ (یعنی بار بار فرماتے) راجفہ آگئی اور رادفہ آ رہی ہے موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اسکے ساتھ لاحق ہیں آ رہی ہے۔ موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اسکے ساتھ لاحق ہیں آ رہی ہے۔ اسکو بھی دو مرتبہ فرماتے۔ راجفہ اور رادفہ قرآن پاک کی آیت جو سورہ والنازعات میں ہے کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:۔ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قیامت ضرور آئے گی جس دن ہلا دینے والی چیز سب کو ہلا ڈالیگی اس سے مراد پہلا صور ہے اسکے بعد ایک پیچھے آنیوالی چیز آئے گی اس سے مراد دوسرا صور ہے بہت سے دل اس روز خوف کے مارے دھڑک رہے ہونگے شرم کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھک رہی ہونگی (بیان القرآن مع زیادۃ)

(۱۰) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَّحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رواه الطبرانی باسنادین احدهما جید لکن فیه انقطاع کذا فی القول البدیع

حضرت ابو الدرداءؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

ف:۔ علامہ سخاویؒ نے متعدد احادیث سے درود شریف پڑھنے والے کو حضورؐ کی شفاعت حاصل ہونے کا مژدہ نقل کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر درود پڑھے قیامت کے دن میں اسکا سفارشی بنوں گا۔ اس حدیث پاک میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور حدیث سے درود نماز کے بعد بھی بلفظ نقل کیا ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی گواہی دوں گا اور اسکے لئے سفارش کروں گا۔

Marfat.com

حضرت رویفع بن ثابت رضؓ کی روایت سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے :۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے ۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اسکو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جل شانہٗ اسکے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو مجھ تک درود کو پہنچاتے اور اسکے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت کر دی جاتی ہے اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی ہوں گا۔ "یا" کا مطلب یہ ہے کہ بعض کے لئے سفارشی اور بعض کے لئے گواہ۔ مثلاً اہل مدینہ کے لئے گواہ، دوسروں کے لئے سفارشی یا فرمانبرداروں کے لئے گواہ اور گناہگاروں کے لئے سفارشی وغیرہ ذٰلك کما قالہ السخاوی۔

(۱۱) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً اِلَّا عَرَجَ بِھَا مَلَكٌ حَتّٰی یُحَیِّیَ بِھَا وَجْہَ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ فَیَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِذْھَبُوْا بِھَا اِلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِھَا وَتَقَرُّبِھَا عَیْنُہٗ اخرجہ ابوعلی بن البناء والدیلمی فی سند الفردوس وفی سندہٖ عمر بن حبیب ضعفہ النسائی وغیرہ کذا فی القول البدیع۔

حضرت عائشہ رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو لے جا کر اللہ جل شانہٗ کی پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ وہاں سے ارشاد عالی ہوتا ہے کہ اس درود کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لیجاؤ یہ اسکے لئے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے اسکی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

ف :۔ زاد السعید میں مواہب لدنیہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کی برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت و سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری حاجت کے وقت میں نے اسکو ادا کر دیا۔ اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ ایک پرچہ سر انگشت کی برابر میزان کے پلڑے کو کیسے جھکا دے گا اسلئے کہ اللہ جل شانہٗ کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور جتنا بھی اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی وزن زیادہ ہوگا۔ حدیث البطاقہ یعنی ایک ٹکڑا کاغذ کا جس پر کلمہ شہادت

Marfat.com

لکھا ہوا تھا، وہ ننانوے دفتروں کے مقابلہ میں اور ہر دفتر اتنا بڑا کہ منتہائے نظر تک ڈھیر لگا ہوا تھا ہوا تھا غالب آگیا۔ یہ حدیث مفصل اس ناکارہ کے رسالہ فضائل ذکر باب دوم فصل سوم کی ۱۴ پر گذر چکی ہے۔ جس کا جی چاہے مفصل وہاں دیکھے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ اور بھی اس رسالہ میں متعدد روایات اسی مضمون کی گذری ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے یہاں وزن اخلاص کا ہے فصل پنجم حکایات کے ذیل میں حکایت ۲ پر بھی اس کے متعلق مختصر سا مضمون آرہا ہے۔

(۱۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ فَاِنَّھَا زَکٰوۃٌ وَقَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْرًا حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃَ رواہ ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی تخریجہ وعزاہ السیوطی فی الدر الی الادب المفرد للبخاری

حضرت ابو سعید خدری رض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگا کرے "اللّٰھم صل" سے اخیر تک اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مومن مرد اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر۔ یہ دعا اسکے لئے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

ف:۔ علامہ سخاوی رح نے لکھا ہے کہ حافظ ابن حبان رح نے اس حدیث پر یہ فصل باندھی ہے اس چیز کا بیان کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ علماء میں اس بات میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور رح پر درود صدقہ سے بھی افضل ہے اسلئے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اور اسکے فرشتے بھی اس عمل کو کرتے ہیں۔ اگرچہ علامہ سخاوی رح خود اسکے موافق نہیں ہیں۔ علامہ سخاوی رح نے حضرت ابو ہریرہ رض سے حضور رح کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اسلئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) کے حکم میں ہے ایک اور حدیث سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ)

Marfat.com

ہے۔ نیز حضرت علیؓ کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنیوالا ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا ہے) حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اسلئے کہ مجھ پر درود تمہارے لئے (گناہوں) کا کفارہ ہے۔ اور زکوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے اور حدیث پاک کا آخری ٹکڑا کہ مومن کا پیٹ نہیں بھرتا اسکو صاحب مشکوٰۃ نے فضائل علم میں نقل کیا ہے اور صاحبِ مرقات وغیرہ نے خیر سے علم مراد لیا ہے۔ اگرچہ خیر کا لفظ عام ہے اور ہر خیر کی چیز اور ہر نیکی کو شامل ہے اور مطلب ظاہر ہے کہ مومنِ کامل کا پیٹ نیکیاں کمانے سے کبھی نہیں بھرتا وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ جو نیکی بھی جس طرح اسکو ملجائے وہ حاصل ہو جائے۔ اگر اسکے پاس مالی صدقہ نہیں ہے تو درود شریف ہی سے صدقہ کی فضیلت حاصل کرے اس ناکارہ کے نزدیک خیر کا لفظ علی العموم ہی زیادہ بہتر ہے کہ وہ علم اور دوسری چیزوں کو شامل ہے۔ لیکن صاحب مظاہر حق نے بھی صاحبِ مرقات وغیرہ کے اتباع میں خیر سے علم ہی مراد لیا ہے اسلئے وہ تحریر فرماتے ہیں ہرگز نہیں سیر ہوتا مومن خیر سے یعنی علم سے یعنی اخیر عمر تک طالبِ علم میں رہتا ہے اور اسکی برکت سے بہشت میں جاتا ہے۔ اس حدیث میں خوشخبری ہے طالب علم کو کہ دنیا سے باایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالےٰ اور اس درجہ کو حاصل کرنے کے لئے بعض اہل اللہ اخیر عمر تک تحصیل علم میں مشغول رہتے ہیں باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ساتھ علم کے اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت میں ثواب طلب علم اور تکمیل اسکی کا ہی ہے اسکو (حق)

تکملہ :- اس فصل کو قرآنِ پاک کی دو آیتوں اور دس احادیث شریفہ پر اختصاراً ختم کرتا ہوں کہ فضائل کی روایات بہت کثرت سے ہیں ان کا احصا بھی اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے اور سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ واتباعہ وبارک وسلم کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ان کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درود پاک میں رطب اللسان رہتا وہ کم تھا چہ جائیکہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے لطف و کرم سے اس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں اجر و ثواب اور احسانات فرما دیئے۔ علامہ سخاویؒ نے اول مجملاً ان انعامات کی طرف اشارہ کیا ہے جو درود شریف پر مرتب ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں

Marfat.com

ایک دفعہ درود شریف کے ثواب میں اللہ جل شانہ کا دس رحمتیں بھیجنا ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اس پر درود بھیجنا۔ اور درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفارہ ہونا
اور ان کے اعمال کا پاکیزہ ہونا۔ اور ان کے درجات کا بلند ہونا۔ گناہوں کا معاف ہونا اور خود درود
کا استغفار کرنا پڑھنے والے کے لئے۔ اور اسکے نامۂ اعمال میں ایک قیراط کی برابر ثواب کا
لکھا جانا۔ اور قیراط بھی وہ جو احد پہاڑ کی برابر ہو اور اسکے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تلنا اور جو
شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود ہی بنالے اسکے دنیا و آخرت کے سب کاموں کی کفایت جیسا کہ قریب
ہی حدیث نمبر ۱۰ میں گذر چکا اور خطاؤں کا مٹا دینا اور اسکے ثواب کا غلاموں کے
آزاد کرنے سے زیادہ ہونا۔ اور اسکی وجہ سے خطرات سے نجات پانا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا قیامت کے دن اسکے لئے شاہد و گواہ بننا اور آپ کی شفاعت کا واجب ہونا۔ اور اللہ کی رضا۔
اور اسکی رحمت کا نازل ہونا۔ اور اسکی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا۔ اور قیامت کے دن عرش کے سایہ
میں داخل ہونا۔ اور اعمال کے تلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جھکنا۔ اور حوضِ کوثر پر حاضری
کا نصیب ہونا۔ اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا۔ اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب
ہونا۔ اور پل صراط پر سہولت سے گذر جانا اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانا جنت میں دیکھ لینا
اور جنت میں بہت ساری بیبیوں کا ملنا اور اسکے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا اور نادار کے
لئے صدقہ کے قائم مقام ہونا اور درود شریف زکوٰۃ ہے اور طہارت ہے اور اسکی وجہ سے مال میں برکت
ہوتی ہے اور اسکی برکت سے سو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں۔ اور عبادت تو ہے ہی۔
اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور مجالس کے لئے زینت ہے اور فقر
کو اور تنگیٔ معیشت کو دور کرتا ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے اسباب خیر تلاش کئے جاتے ہیں۔ اور
یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔
اور اسکی برکات سے خود درود پڑھنے والا اور اسکے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں۔ اور
وہ بھی منتفع ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے۔ اور اللہ اور اس کے
رسول کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ بیشک نور ہے۔ اور دشمنوں پر غلبہ حاصل
ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں

Marfat.com

محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ ہے۔ اور اسکا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اسکی غیبت کریں۔ درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ اور دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے اور اسکے علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کے لیے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیروں کے جمع کرنے پر حریص ہو اور ذخائر اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو۔ علامہ سخاویؒ نے باب کے شروع میں یہ اجمالی مضمون ذکر کرنے کے بعد پھر ان مضامین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا جن میں سے بعض فصل اول میں گذر چکی ہیں اور بعض فصل ثانی میں آرہی ہیں۔ اور ان روایات کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر بین دلیل ہے کہ اللہ جل شانہٗ کا درود۔ درود پڑھنے والے پر المضاعف یعنی دس گنا ہوتا ہے۔ اور اسکی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ درجات بلند ہوتے ہیں پس جتنا بھی ہوسکتا ہو سید السادات اور معدن السعادات پر درود کی کثرت کیا کر۔ اس لئے کہ وہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہے مضرات سے حفاظت کا اور تیرے لئے ہر اس درود کے بدلہ میں جو تو پڑھے دس درود ہیں جبار الارضین والسموات کی طرف سے اور درود ہے اسکے ملائکہ کرام کی طرف سے وغیرہ وغیرہ۔ ایک اور جگہ اقلیشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کونسا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہوسکتا ہے۔ اور کونسا عمل زیادہ نفع والا ہوسکتا ہے اس ذات اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہٗ درود بھیجتے ہیں اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ جل شانہٗ نے اسکو دنیا اور آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں۔ یہ اولیاء کرام کا صبح شام کا مستقل معمول رہا ہے پس جہاں تک ہوسکے درود شریف پڑھا کر۔ اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہوجائیں گے۔ تیری امیدیں برآئیں گی۔ تیرا قلب منور ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی رضا حاصل ہوگی۔ قیامت کے سخت ترین دہشت ناک دن میں امن نصیب ہوگا۔

Marfat.com

دوسری فصل

خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں

(۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِیْ لَكَ هَدِیَّۃً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَهْدِهَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ رواہ البخاری وبسط السخاوی فی تخریجه واختلاف الفاظه وقال هٰکذا لفظ البخاری علٰی ابراهیم وعلٰی اٰل ابراهیم فی الموضعین

حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعبؓ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضورؐ سے سنا ہے میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمایئے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو۔ اللّٰہم صل سے اخیر تک (یعنی اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی آل (اولاد) پر اے اللہ بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں ۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل (اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی آل (اولاد) پر بیشک آپ ستودہ صفات بزرگ ہیں ۔

ف :۔ ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے ہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مہمانوں اور دوستوں کے لئے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کا ذکر شریف حضورؐ کی احادیث حضورؐ کے حالات تھے ان چیزوں کی قدر ان حضرات کے ہاں مادی چیزوں سے کہیں زیادہ تھی جیسا کہ اُن کے حالات اسکے شاہد عدل ہیں۔ اسی بنا پر حضرت کعبؓ نے اسکو ہدیہ سے تعبیر کیا۔ یہ حدیث شریف بہت مشہور حدیث ہے۔ اور حدیث کی سب کتابوں میں بہت کثرت سے ذکر کی گئی ہے اور بہت سے صحابہ کرامؓ سے مختصر اور مفصل الفاظ میں نقل کی گئی ہے۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں اسکے بہت طرق اور مختلف الفاظ نقل کئے ہیں وہ ایک حدیث میں حضرت حسنؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں کہ جب آیت شریفہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ہوتا ہے آپ ہمیں درود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ الخ پڑھا کرو۔ دوسری حدیث میں ابو مسعود بدریؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت سعد بن عبادہؓ کی مجلس میں تھے کہ وہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت بشیرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جل شانہٗ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ پس ارشاد فرمایئے کہ کس طرح آپ پر درود پڑھا کریں حضور نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ پھر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ یہ روایت مسلم و ابوداؤد وغیرہ میں ہے۔ اسکا مطلب کہ "ہم اسکی تمنا کرنے لگے" یہ ہے کہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کو نہایت محبت اور نہایت احترام کی وجہ سے جس بات کے جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تامل ہوتا یا سکوت فرماتے تو ان کو یہ خوف ہوتا کہ یہ سوال کہیں منشاء مبارک کے خلاف تو نہیں ہو گیا۔ یا یہ کہ اسکا جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا جس کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تامل فرمانا پڑا بعض روایات سے اسکی تائید بھی ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے طبریؒ کی روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضورؐ پر وحی نازل ہوئی مسند احمد و ابن حبان وغیرہ میں ایک اور روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک صحابیؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضورؐ کے سامنے بیٹھ گئے ہم لوگ مجلس میں حاضر تھے ان صاحب نے سوال کیا یا رسول اللہ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا جب ہم نماز پڑھا کریں تو اس میں آپ پر درود کیسے پڑھا کریں حضورؐ نے اتنا سکوت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ

Marfat.com

خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا اسکے بعد حضور ؐ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کرو تو یہ درود پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ

ایک اور روایت میں عبد الرحمٰن بن بشیر ؓ سے نقل کیا ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جل شانہٗ نے ہمیں صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا۔ آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضور ؐ نے فرمایا یوں پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مسند احمد ترمذی بیہقی وغیرہ کی روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیتِ شریفہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ نازل ہوئی تو ایک صاحب نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ سلام تو ہمیں معلوم ہے آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضور ؐ نے ان کو درود تلقین فرمایا۔ اور بھی بہت سی روایات میں اس قسم کے مضمون ذکر کئے گئے ہیں۔ اور درودوں کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے جو اختلاف روایات میں ہوا ہی کرتا ہے جس کی مختلف وجوہ ہوتی ہیں۔ اس جگہ ظاہر یہ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صحابہ ؓ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب بن جائے نفس درود شریف کا وجوب علیحدہ چیز ہے جیسا کہ فصل رابع میں آرہا ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔ یہ درود شریف جو اس فصل کے شروع میں ۱ پر لکھا گیا ہے۔ یہ بخاری شریف کی روایت ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی کا پڑھنا اولیٰ ہے جیسا کہ علامہ شامی ؒ نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد ؒ سے سوال کیا گیا کہ حضور ؐ پر درود کن الفاظ سے پڑھتے تو انہوں نے یہی درود شریف ارشاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا اور یہ درود موافق ہے اسکے جو صحیحین (بخاری و مسلم) وغیرہ میں ہے۔ علامہ شامی ؒ نے یہ عبارت شرح منیہ سے نقل کی ہے۔ شرح منیہ کی عبارت یہ ہے کہ یہ درود موافق ہے اسکے جو صحیحین میں کعب بن عجرہ ؓ سے نقل کیا گیا ہے انتہٰی اور کعب بن عجرہ ؓ کی یہی روایت ہے، جو اوپر گذری۔ علامہ سخاوی ؒ لکھتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ وغیرہ کی حدیث سے ان الفاظ کی تعیین ہوتی ہے جو حضور ؐ نے اپنے صحابہ ؓ کو آیتِ شریفہ کے امتثال امر میں سکھلائے۔ اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ ایک جگہ علامہ سخاوی ؒ لکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ ؓ کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے تو کونسا درود پڑھیں حضور ؐ نے یہ تعلیم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل

Marfat.com

ہے۔ امام نوویؒ نے اپنی کتاب روضہ میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی حصن حصین کے حاشیہ پر حرز ثمین سے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح ہے اور سب سے زیادہ افضل ہے نماز میں اور بغیر نماز کے اسی کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ یہاں ایک بات قابل تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے بعض نسخوں میں کاتب کی غلطی سے حرز ثمین کی یہ عبارت بجائے اس درود شریف کے ایک دوسرے درود کے نمبر پر لکھ دی گئی اس کا لحاظ ہے۔ اس کے بعد اس حدیث شریف میں چند فوائد قابل ذکر ہیں۔ اول ۱ یہ کہ صحابہ کرامؓ کا یہ عرض کرنا کہ سلام ہم جان چکے ہیں اس سے مراد التحیات کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ہے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے۔ اوجز میں امام بیہقی سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے اور اس میں بہ متعدد علماء سے یہی مطلب نقل کیا گیا ہے۔ ۲ ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے مثلاً یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا سخی ہے تو سخاوت میں حاتم کا زیادہ سخی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے درود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسکے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں دس جواب دیئے ہیں۔ کوئی عالم ہو تو خود دیکھ لے غیر عالم ہو تو کسی عالم سے دل چاہے تو دریافت کرلے سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثر یہ تو وہی ہے جو اوپر گذرا لیکن بسا اوقات بعض مصالح سے اسکا اُلٹا ہوتا ہے جیسے قرآن پاک کے درمیان میں اللہ جل شانہٗ کے نور کے متعلق ارشاد ہے مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الآیۃ ترجمہ:۔ اس کے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو۔ اخیر آیت تک۔ حالانکہ اللہ جل شانہٗ کے نور کو چراغوں کے نور کے ساتھ کیا مناسبت۔ ۳ یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درود کو کیوں ذکر کیا۔ اسکے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے بھی زاد السعید میں کئی جواب ارشاد فرمائے ہیں بندے کے نزدیک تو زیادہ پسندیدہ جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہٗ نے اپنا خلیل قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

Marfat.com

وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا۔ لہٰذا جو درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگا وہ خُلت کی لائن کا ہوگا اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی ہوتی ہیں۔ لہٰذا جو درود محبت کی لائن کا ہوگا وہ یقیناً سب سے زیادہ لذیذ اور اونچا ہوگا۔ چنانچہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہٗ نے اپنا حبیب قرار دیا اور حبیب اللہ بنایا اور اسی لئے دونوں کا درود ایک دوسرے کے مشابہ ہوا۔ مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے قصّہ نقل کیا گیا ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت انبیاء کرام کا تذکرہ کر رہی تھی کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰؑ سے کلام کی اور حضرت عیسیٰؑ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور حضرت آدمؑ کو اللہ نے اپنا صفی قرار دیا۔ اتنے میں حضورؐ تشریف لائے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہاری گفتگو سُنی۔ بیشک ابراہیمؑ خلیل اللہ ہیں اور موسیٰؑ نجی اللہ ہیں (یعنی کلیم اللہ) اور ایسے ہی عیسیٰؑ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور آدمؑ اللہ کے صفی ہیں لیکن بات یوں ہے غور سے سُنو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور اس جھنڈے کے نیچے آدمؑ اور سارے انبیاء ہونگے اور اس پر فخر نہیں کرتا اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی وہ میں ہوں گا اور اس پر بھی میں کوئی فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے والا میں ہوں گا۔ اور سب سے پہلے جنت میں میں اور میری اُمت کے فقراء داخل ہونگے اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں کرتا اور میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوں اوّلین اور آخرین میں اور کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور بھی متعدد روایات سے حضورؐ کا حبیب اللہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ محبت اور خلت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے اسی لئے ایک کے درود کو دوسرے کے درود کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء میں ہیں اسلئے بھی مَن اشبہ اباہ فما ظلم آباء واجداد کے ساتھ مشابہت بہت ممدوح ہے۔ مشکوٰۃ کے حاشیہ پر لمعات سے اس میں ایک نکتہ بھی لکھا ہے وہ یہ کہ حبیب اللہ کا لقب سب سے اُونچا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ حبیب اللہ کا لفظ جامع ہے خلت کو بھی اور کلیم اللہ ہونے کو بھی اور صفی اللہ ہونے کو بھی بلکہ اُن سے زائد چیزوں کو بھی۔ جو دیگر انبیاء کے لئے ثابت نہیں اور وہ اللہ کا محبوب ہونا ہے۔ ایک خاص محبت کے ساتھ میں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیساتھ

Marfat.com

مخصوص ہے۔

(۲) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

رواہ ابوداؤد وذکرہ السخاوی بطرق عدیدۃ

حضرت ابوہریرہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اسکا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے (اللھم صل علی محمد سے اخیر تک) ترجمہ:- اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو نبی اُمّی ہیں اور اُن کی بیویوں پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی آل اولاد پر اور آپ کے گھرانے پر جیسا کہ درود بھیجا آپ نے آل ابراہیم پر بیشک آپ ہی ستودہ صفات ہیں بزرگ ہیں۔

ف:- نبی اُمّی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص لقب ہے اور یہ لقب آپؐ کا تورات انجیل اور تمام کتابوں میں جو آسمان سے اُتریں ذکر کیا گیا ہے (کذا فی المظاہر)

آپ کو نبی اُمّی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں جن کو شروح حدیث مرقات وغیرہ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے مشہور قول یہ ہے کہ اُمّی اَن پڑھ کو کہتے ہیں کہ جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو اور یہ چونکہ اہم ترین معجزہ ہے کہ جو شخص لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو وہ ایسا فصیح و بلیغ قرآن پاک لوگوں کو پڑھائے غالباً اسی معجزہ کی وجہ سے کتب سابقہ میں اس لقب کا ذکر کیا گیا ہے

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست ۔۔۔ کتب خانۂ چند ملت بشست

"جو یتیم کہ اُسنے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اُسنے کتنے ہی مذہبوں کے کتب خانے دھو دیئے یعنی منسوخ کر دیئے"

نگارِ من کہ بمکتب نہ رفت و خط ننوشت ۔۔۔ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

"میرا محبوب جو کبھی مکتب میں بھی نہیں گیا، لکھنا بھی نہیں سیکھا - وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا"

Marfat.com

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رح حرز ثمین ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم فرمایا تھا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔ میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو حضور نے اسکو پسند فرمایا ، اسکا مطلب کہ بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے یہ ہے کہ عرب میں کھجوریں غلہ وغیرہ پیمانوں میں ناپ کر بیچا جاتا تھا جیسا کہ ہمارے شہروں میں یہ چیزیں وزن سے بکتی ہیں تو بہت بڑے پیمانہ کا مطلب گویا بہت بڑی ترازو ہوا اور گویا حدیث پاک کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسکے درود کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تولا جائے اور ظاہر ہے کہ بہت بڑی ترازو میں وہی چیز تولی جائے گی جس کی مقدار بہت زیادہ ہوگی ، تھوڑی مقدار بڑی ترازو میں تولی بھی نہیں جا سکتی جن ترازوؤں میں حمام کے لکڑ تولے جاتے ہوں ان میں تھوڑی چیز وزن میں بھی نہیں آسکتی پاسنگ میں رہ جائے گی ۔ ملا علی قاری نے اور اس سے قبل علامہ سخاوی نے یہ لکھا ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ ترازوؤں میں تلا کرتی ہیں اور جو بڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ عام طور سے پیمانوں ہی میں ناپی جاتی ہیں ، ترازوؤں میں ان کا آنا مشکل ہوتا ہے ، علامہ سخاوی نے حضرت ابو مسعود رض سے بھی حضور کا یہی ارشاد نقل کیا ہے ۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانہ سے ناپا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور حسن بصری رح سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حوض سے بھرپور پیالہ پیوے وہ یہ درود پڑھا کرے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

اس حدیث کو قاضی عیاض رح نے بھی شفاء میں نقل کیا ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۳۲) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ　　حضرت ابو الدرداء رض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ يُّصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رواه ابن ماجة باسناد جيد كذا في الترغيب زاد السخاوي في اٰخر الحديث فنبي الله حي يرزق وبسط في تخريجه واخرج معناه عن عدة من الصحابة وقال القاري وله طرق كثيرة بالفاظ مختلفة

کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اسکے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

ف: ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے انبیاء کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا پس کوئی فرق نہیں ہے ان کے لئے دونوں حالتوں یعنی زندگی اور موت میں اور اس حدیث پاک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے اور حضورؐ کا یہ ارشاد کہ اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات ہو سکتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے اسلئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہو سکتا ہے اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزق حسی مراد ہو اور وہی ظاہر ہے اور متبادر ہے علامہ سخاویؒ نے یہ حدیث بہت سے طرق سے نقل کی ہے۔ حضرت اوسؓ کے واسطہ سے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا ہے تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدمؑ کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی، اسی دن میں نفخہ (پہلا صور) اور اسی میں صعقہ (دوسرا صور) ہوگا پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے

Marfat.com

درود بھیجا کرو اسلئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہو چکے ہونگے ؛ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھاوے۔ حضرت ابو امامہؓ کی حدیث سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ میری اُمت کا درود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا، یہ مضمون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضورؐ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا فصل اول کے ۵ میں گذر چکا ہے۔ حضرت ابو مسعود انصاریؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعاء اور استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ، حضرت حسن بصریؒ، حضرت خالد بن معدان وغیرہ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ سلیمان بن سحیمؒ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا ہاں! اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ ابراہیم بن شیبانؒ کہتے ہیں کہ میں نے جب حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضۂ اطہر سے وعلیک السلام کی آواز سنی۔ بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیمؒ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر سارے مخلوق کی سردار ہے اسلئے اُس دن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں۔ اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں

Marfat.com

اسی دن تشریف لائے تھے۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت حضرت ابوہریرہ حضرت انس، اوس بن اوس، ابوامامہ، ابوالدرداء، ابومسعود، حضرت عمر، اُن کے صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایات علامہ سخاوی نے نقل کی ہیں۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰى عَلَیَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِيْنَ عَامًا ذكره السخاوى من عدة روايات ضعيفة بالفاظ مختلفة۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور اقدس صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درود پڑھنا پُل صراط پر گذرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسّی (۸۰) دفعہ مجھ پر درود بھیجے اسکے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

ف:۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعف کا حکم بھی لگایا ہے نقل کیا۔ اور صاحب اتحاف نے بھی شرح احیاء میں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل کیا ہے اور محدثین کا قاعدہ ہے ضعیف روایت بالخصوص جبکہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔ غالباً اسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابوہریرہ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے۔ ملا علی قاری نے شرح شفا میں جامع الصغیر کے حوالہ سے بروایت طبرانی و دارقطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے بھی نقل کی جاتی ہے اور حضرت ابوہریرہ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اسّی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔ اسکے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب اسکے لئے لکھا جائے گا۔ دارقطنی کی ایک روایت میں حضور کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسّی (۸۰) مرتبہ درود شریف پڑھے اسکے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! درود کس طرح پڑھا جائے؟ حضور نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ نَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ - اور یہ پڑھ کر ایک انگلی بند کر لے - انگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انگلیوں پر گننے کی ترغیب وارد ہوئی ہے اور ارشاد ہوا کہ انگلیوں پر گنا کرو اسلئے کہ قیامت میں ان کو گویائی دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا - جیسا کہ فضائل ذکر کی فصل دوم کی حدیث ۱۰ میں یہ مضمون تفصیل سے ذکر کیا جا چکا - ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے سینکڑوں گناہ کرتے ہیں - جب قیامت کے دن پیشی کے وقت میں ہاتھ اور انگلیاں وہ ہزاروں گناہ گنوائیں جو ان سے زندگی میں کئے گئے ہیں تو ان کی ساتھ کچھ نیکیاں بھی گنوائیں جو ان سے کی گئی ہیں یا ان سے گنی گئی ہیں - دارقطنی کی اس روایت کو حافظ عراقیؒ نے حسن بتایا ہے - حضرت علیؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ درود پڑھے اس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے - حضرت سہل بن عبد اللہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ - اسی دفعہ پڑھے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں - علامہ سخاویؒ نے ایک دوسری جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں - حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں بحوالہ درمختار اصبہانی سے بھی حضرت انسؓ کی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے - علامہ شامیؒ نے اس میں طویل بحث کی ہے کہ درود شریف میں بھی مقبول اور غیر مقبول ہوتے ہیں یا نہیں شیخ ابو سلیمان دارانیؒ سے نقل کیا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف قبول ہی ہوتا ہے - اور بھی بعض صوفیہ سے یہی نقل کیا ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا ... عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۵) عَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ

حضرت رویفعؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اس طرح کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ

Marfat.com

عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ رواه البزار والطبرانی فی الاوسط وبعض اسانیدھم حسن کذا فی الترغیب

عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔

ف:۔ درود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:۔ اے اللہ آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجئے اور ان کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچائیے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو۔ علماء کے مقعد مقرب یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ محتمل ہے کہ اس سے وسیلہ مراد ہو، یا مقام محمود یا آپ کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ کا وہ مقام عالی جو سب سے اعلیٰ وارفع ہے۔ حرز ثمین میں لکھا ہے کہ مقعد کو مقرب کے ساتھ اسلئے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا۔ اور اسکے مصداق میں علاوہ ان اقوال کے جو سخاویؒ سے گذرے ہیں کرسی پر تشریف فرما ہونے کا اضافہ کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ مقعد مقرب سے مراد مقام محمود ہے اسلئے کہ روایت میں "یوم القیٰمۃ" کا لفظ ذکر کیا گیا ہے اور بعض روایات میں "المقرب عندک فی الجنۃ" کا لفظ آیا ہے یعنی وہ ٹھکانا جو جنت میں مقرب ہو۔ اس بناء پر اس سے مراد وسیلہ ہوگا جو جنت کے درجات میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو مقام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایک مقام تو وہ ہے جبکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے میدان میں عرش معلّی کے دائیں جانب ہوں گے۔ جس پر اولین و آخرین سب کو رشک ہوگا، اور دوسرا آپ کا مقام جنت میں جسکے اوپر کوئی درجہ نہیں۔ بخاری شریف کی ایک بہت طویل حدیث ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت طویل خواب جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ جنت وغیرہ اور زناکار، سود خوار وغیرہ لوگوں کے ٹھکانے دیکھے اسکے اخیر میں ہے کہ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حسین و بہتر مکان میں نے نہیں دیکھا تھا۔ اس میں بہت سے بوڑھے اور جوان عورتیں اور بچے تھے، اس کے بعد وہاں سے نکال کر مجھے وہ ایک درخت پر لے گئے وہاں ایک مکان پہلے سے بھی بڑھیا تھا، میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ پہلا مکان عام مسلمانوں کا ہے اور یہ شہداء کا۔ اسکے بعد انہوں نے کہا ذرا اوپر سر اٹھائیے تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک ابر سا نظر آیا۔ میں نے کہا کہ میں اسکو بھی دیکھ لوں

Marfat.com

ان دونوں فرشتوں نے کہا کہ ابھی آپ کی عمر باقی ہے جب پوری ہو جائے گی جب آپ اس میں تشریف لیجائیں گے۔ درود شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب ہونے کا وعدہ پہلے بھی گذر چکا آئندہ بھی آرہا ہے۔ کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں فلاں شخص کا اثر ہے اور اسکی سفارش حاکم کے یہاں بڑی متوقع ہوتی ہے تو اس سفارشی کی خوشامد میں کتنی دوڑ دھوپ کی جاتی ہے۔ ہم میں سے کونسا ایسا ہے جو بڑے سے بڑے گناہ کا مجرم نہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جیسا سفارشی جو اللہ کا حبیب سارے رسولوں اور تمام مخلوق کا سردار وہ کیسی آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا موکدہ کہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اسکی سفارش واجب ہے، پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو کس قدر خسارہ کی بات ہے۔ لغویات میں اوقات ضائع کرتے ہیں فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ گناہوں میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں۔ ان اوقات کو درود شریف میں اگر خرچ کیا جائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَتْعَبَ سَبْعِیْنَ کَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی تخریجہ ولفظہ اتعب سبعین ملکا الف صباح

حضرت ابن عباسؓ حضورؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ جو شخص یہ دعا کرے جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔ ترجمہ: "اللہ جل شانہٗ جزا دے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں"۔ تو اسکا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔

ف: نزہۃ المجالس میں بروایت طبرانی حضرت جابرؓ کی حدیث سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح شام یہ درود پڑھا کرے اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وہ اسکا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا مشقت میں ڈالے گا کا مطلب ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ بعض علماء نے "جس بدلے کے وہ مستحق ہیں" کی جگہ جو بدلہ اللہ کی شان کے مناسب ہے لکھا ہے۔

Marfat.com

یعنی جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایان شان ہو وہ عطا فرما اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب بالخصوص اپنے محبوب کے لئے ظاہر ہے کہ بے انتہا ہو گا۔ حضرت حسن بصریؒ سے ایک طویل درود شریف کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے۔

وَاجْزِہٖ عَنَّا خَیْرَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ "اے اللہ حضورؐ کو ہماری طرف سے اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطا فرمائیے جتنا کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا۔" ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے جو شخص یہ الفاظ پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصّٰلِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درود کو پڑھے اسکے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ ایک علامہ جو ابن المشتھر کے نام سے مشہور ہیں یوں کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ جل شانہٗ کی ایسی حمد کرے جو اس سب سے زیادہ افضل ہو جو اب تک اس کی مخلوق میں سے کسی نے کی ہو کہ اولین و آخرین اور ملائکہ مقربین آسمان والوں اور زمین والوں سے بھی افضل ہو اور اسی طرح یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود شریف پڑھے جو اس سب سے افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہٗ سے کوئی ایسی چیز مانگے جو اس سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ یہ پڑھا کرے:۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے پس تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایان شان ہو۔ بیشک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت کرنے والا ہے۔" ابو الفضل قومانیؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، تو حضورؐ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا جب تو ہمدان جائے تو

Marfat.com

ابوالفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے؟ تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ یہ درود پڑھا کرتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ.

ابوالفضلؒ کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ ابوالفضلؒ کہتے ہیں میں نے اسکو کچھ غلہ دینا چاہا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام کو بیچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا) ابوالفضلؒ کہتے ہیں کہ اسکے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا۔ (بدیع) اس نوع کا ایک دوسرا قصہ حکایات میں ۳۹ پر آرہا ہے ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ رواه مسلم وابوداؤد والترمذی کذا فی الترغیب

حضرت عبداللہ بن عمروؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو۔ اسکے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو اسلئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ جل شانہٗ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت اتر پڑے گی۔

ف: اتر پڑے گی کا مطلب یہ ہے کہ محقق ہو جائے گی۔ اسلئے کہ بعض روایات میں اسکی جگہ یہ ارشاد ہے کہ اسکے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو شخص اذان سنے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ

Marfat.com

اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اسکے لئے میری شفاعت اُتر جاتی ہے۔ حضرت ابو الدرداءؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو خود بھی یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰتِہٖ سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور حضور اتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اسکو سنتے تھے اور بھی متعدد احادیث سے علامہ سخاویؒ نے یہ مضمون نقل کیا ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا چیز ہے، حضور نے فرمایا کہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا، اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصل معنی لغت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرب حاصل کیا جائے لیکن اسجگہ ایک عالی درجہ مراد ہے۔ جیسا کہ خود حدیث میں وارد ہے کہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے اور قرآن پاک کی آیت وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ میں ائمہ تفسیر کے دو قول ہیں ایک تو یہ کہ اس سے وہی تقرب مراد ہے جو اوپر گذرا۔ حضرت ابن عباسؓ مجاہد عطاء وغیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے۔ قتادہؒ کہتے ہیں اللہ کی طرف تقرب حاصل کرو اس چیز کے ساتھ جو اسکو راضی کر دے۔ واحدیؒ۔ بغویؒ۔ زمخشریؒ سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر وہ چیز ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو، قرابت ہو یا کوئی عمل اور اس قول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے توسل حاصل کرنا بھی داخل ہے اھ علامہ جزریؒ نے حصن حصین میں آداب دعا میں لکھا ہے۔
وَاَنْ یَّتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِاَنْبِیَآئِہٖ خ رمص وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ خ یعنی توسل حاصل کرے اللہ جل شانہٗ کی طرف اسکے انبیاء کے ساتھ جیسا کہ بخاری مسند بزار اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ جیسا کہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں اور دوسرا قول آیت شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مراد محبت ہے یعنی اللہ کے محبوب بنو جیسا کہ ماوردیؒ وغیرہ نے ابو زید سے نقل کیا ہے۔ اور حدیث پاک میں فضیلت سے مراد وہ مرتبہ عالیہ ہے جو ساری مخلوق سے اونچا ہو اور احتمال ہے کوئی اور مرتبہ مراد ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہو اور مقام محمود وہی ہے جس کو اللہ جل شانہٗ نے اپنے کلام پاک میں سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا

Marfat.com

مَّحْمُوْدًا ۔ ترجمہ: اُمید ہے کہ پہنچائیں گے آپ کو آپ کے رب مقامِ محمود میں۔ مقامِ محمود کی تفسیر میں علماء کے چند اقوال ہیں کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے اُوپر گواہی دینا ہے اور کہا گیا ہے کہ حمد کا جھنڈا جو قیامت کے دن آپ کو دیا جائے گا مُراد ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ جل شانہٗ آپ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے کہا کُرسی پر بٹھانے کو کہا ہے۔ ابنِ جوزیؒ نے ان دونوں قولوں کو بڑی جماعت سے نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مُراد شفاعت ہے، اسلئے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین وآخرین سب ہی آپ کی تعریف کرینگے۔ علامہ سخاویؒ اپنے اُستاد حافظ ابنِ حجرؒ کے اتباع میں کہتے ہیں ان اقوال میں کوئی منافات نہیں، اس واسطے کہ احتمال ہے کہ عرش وکرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب حضورؐ وہاں تشریف فرما ہو جائیں تو اللہ جل شانہٗ ان کو حمد کا جھنڈا عطا فرمائے اور اسکے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت پر گواہی دیں۔ ابن حبان کی ایک حدیث میں حضرت کعب بن مالکؓ سے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن لوگوں کو اُٹھائینگے۔ پھر مجھے ایک سبز جوڑا پہنائیں گے، پھر میں وہ کہوں گا جو اللہ چاہیں۔ پس یہی مقامِ محمود ہے۔ حافظ ابنِ حجرؒ کہتے ہیں کہ پھر میں کہوں گا سے مراد وہ حمد وثنا ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت سے پہلے کہیں گے اور مقامِ محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو اسوقت میں پیش آئیں گی۔ انتہی۔ حضورؐ کے اس ارشاد کا مطلب کہ میں وہ کہونگا جو اللہ تعالےٰ چاہیں گے۔ حدیث کی کتابوں بخاری مسلم شریف وغیرہ میں شفاعت کی طویل حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا گیا ہے۔ جس میں یہ مذکور ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ جل شانہٗ مجھے سجدہ میں جب تک چاہینگے پڑا رہنے دیں گے اسکے بعد اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہوگا محمد سر اُٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو قبول کی جائیگی مانگو تمہارا سوال پُورا کیا جائے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس پر میں سجدہ سے سر اُٹھاؤں گا۔ پھر اپنے رب کی حمد وثنا کروں گا جو اس وقت میرا رب مجھے الہام کرے گا۔ پھر میں امت کے لئے سفارش کروں گا۔ بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے ؎

ہاں ہاں اجازت ہے تجھے   آ آج عزت ہے تجھے
زیبا شفاعت ہے تجھے   بے شک یہ ہے حصہ ترا

Marfat.com

یہاں ایک بات قابلِ لحاظ ہے کہ اوپر کی دعا میں اَلْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ کے بعد وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ کا لفظ بھی مشہور ہے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں البتہ بعض روایات میں جیسا کہ حصن حصین میں بھی ہے اسکے اخیر میں اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کا اضافہ ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۸) عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْ اَبِیْ اُسَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْعَوَانَۃَ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِھِمَا کَذَا فِی الْبَدِیْعِ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اے میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے اور جب مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی (کریم) صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے:۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ (اے اللہ میرے لئے اپنے فضل (یعنی روزی) کے دروازے کھولدے

ف: مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازے کھلنے کی وجہ یہ ہے کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ کی عبادت میں مشغول ہونے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت کا زیادہ محتاج ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عبادت کی توفیق عطا فرمائے پھر اسکو قبول فرمائے مظاہر حق میں لکھا ہے دروازے رحمت کے کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے یا بسبب توفیق دینے نماز کی اس میں یا بسبب کھولنے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اسکی طلب کو جاتا ہے اھ اس میں قرآن پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورۂ جمعہ میں وارد ہے فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت علیؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا کرو تو حضورؐ پر درود بھیجا کرو اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود و سلام

Marfat.com

بھیجتے محمد پر (یعنی خود اپنے اوپر) اور پھر یوں فرماتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی اپنے اوپر درود و سلام بھیجتے اور فرماتے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور جب باہر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دعا سکھلائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں۔ اور یہ دعا پڑھا کریں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلا کریں جب بھی یہی دعا پڑھا کریں اور اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کی جگہ اَبْوَابَ فَضْلِكَ حضرت ابوہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضور پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلا کرے تو حضورؐ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ حضرت کعبؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا کہ میں تجھے دو باتیں بتاتا ہوں انہیں بھولنا مت، ایک یہ کہ جب مسجد میں جائے تو حضورؐ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب باہر نکلے (مسجد سے) تو یہ دعا پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور بھی بہت سے صحابہؓ اور تابعین سے یہ دعائیں نقل کی گئی ہیں۔ صاحب حصن حصین نے مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے کی متعدد دعائیں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں، ابوداؤد شریف کی روایت سے مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا نقل کی ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ "میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اسکی کریم ذات کے ذریعہ سے اور اسکی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطان مردود کے حملہ سے" حصن حصین میں تو اتنا ہی ہے لیکن ابوداؤد میں اسکے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پاک ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان یوں کہتا ہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کے لئے محفوظ ہو گیا۔ اسکے بعد صاحب حصن مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی

Marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ کہے۔ ایک اور حدیث میں وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ہے اور ایک حدیث میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ پڑھے اور جب مسجد سے نکلنے لگے جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اور ایک حدیث میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تمنا کون سا مسلمان ایسا ہو گا جس کو نہ ہو لیکن عشق و محبت کی بقدر اس کی تمنائیں بھی بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر و مشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کیے ہیں، کہ ان پر عمل سے سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے مَنْ صَلّٰی عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ۔ "جو شخص روحِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبوں میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا" اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اسکی سفارش کروں گا۔ اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میری حوض سے پانی پیئے گا۔ اور اللہ جل شانہٗ اسکے بدن کو جہنم پر حرام فرما دیں گے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم بستیؒ نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں جو شخص ارادہ کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے وہ یہ درود پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔ جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا۔ اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیئے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ زاد السعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر

Marfat.com

خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اسکی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت زیارت میسر ہوتی ہے بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں ۲ دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ ۱۱ بار آیت الکرسی اور گیارہ ۱۱ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام سو ۱۰۰ بار یہ درود شریف پڑھے انشاء اللہ تین جمعے نہ گذرنے پائینگے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ درود شریف یہ ہے:۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس ۲۵ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام کے یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے دولت زیارت نصیب ہو وہ یہ ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔
دیگر نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر ۷۰ بار اس درود شریف کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِكَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِیَائِكَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوۃً تُرْضِیْكَ وَتُرْضِیْهِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ نے لکھا ہے:۔
اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔ انتہی ہمارے حضرت شیخ المشائخ قطب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوف اور ابدال کے ذریعہ سے حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں اگرچہ محدثانہ حیثیت سے اُن پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حجت کی ضرورت ہو مبشرات اور منامات ہیں منجملہ اُن کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتلایئے جو میں رات میں کیا کروں اُنہوں نے فرمایا کہ مغرب سے

Marfat.com

عشاء تک نفلوں میں مشغول رہ کر کسی سے بات نہ کر۔ نفلوں کی دو دو رکعت پر سلام پھیرتا رہ کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھتا رہ کر۔ عشاء کے بعد بھی بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھ، ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور سات مرتبہ قل ہو اللہ۔ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات دفعہ استغفار سات مرتبہ درود شریف اور سات دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا اور یہ دعا پڑھ:- يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ۔

پھر اسی حال میں ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑے ہو کر پھر یہی دعا پڑھ، پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہ۔ جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا مرنے سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور خواب میں دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اسکا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت گئے وہاں انبیاء کرام اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور ان سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصاراً چھوڑ دیا۔ اور بھی متعدد عمل اس نوع کے حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کئے ہیں۔ علامہ میریؒ نے حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ پینتیس ۳۵ مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اسکی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

تنبیہ۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن دو امر قابل لحاظ ہیں۔ اوّل وہ جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے حضرتؒ تحریر فرماتے ہیں یہ جاننا چاہیئے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اسکے لئے بجائے

Marfat.com

اسکے خواب میں زیارت سے مشرف ہوجانا سرمایہ تسلی اور فی نفسہ ایک نعمتِ عظمٰی دولتِ کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے۔ ولنعم ماقیل ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست　　تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ترجمہ: "کسی نے کیا ہی اچھا کہا کہ یہ سعادت قوتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی ہے جب تک اللہ جل شانہٗ کی طرف سے عطا اور بخشش نہ ہو" ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہوگئیں۔ البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت سے درود شریف وکمال اتباعِ سنّت وغلبۂ محبت پر اسکا ترتب ہوجاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اسکے نہ ہونے سے مغموم ومحزون نہ ہونا چاہیئے کہ بعض کے لئے اسی میں حکمت ورحمت ہے عاشق کو رضائے محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب، ہجر ہو تب۔ وللہ در من قال ؎

ارید وصالہ ویرید ھجری　٭　فاترک ما ارید لما یرید

ترجمہ "اور اللہ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اسکی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں"۔

قال العارف الشیرازی ؎

فراق ووصل چہ باشد رضائے دوست طلب　　کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے

ترجمہ: عارف شیرازیؒ فرماتے ہیں "فراق ووصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے"۔

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جاوے کہ اگر زیارت ہوگئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی۔ کیا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بہت سے صورۃً زائر معنیً مہجور اور بعضے صورۃً مہجور جیسے اویس قرنی معنیً قرب سے مسرور تھے یعنی حضور اقدس صلی اللہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر ونفاق کی وجہ سے جہنمی رہے اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور تابعی ہیں، اکابر صوفیہ میں ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہوچکے تھے۔ لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکے، لیکن اسکے باوجود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے ان کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے ان سے ملے

Marfat.com

وہ اُن سے اپنے لئے دُعائے مغفرت کرائے۔ ایک روایت میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا کہ حضورؐ نے اُن سے حضرت اویسؓ کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اسکو ضرور پورا کرے تم اُن سے دعاءِ مغفرت کرانا (اصابہ)

گو تھے اویس دُور مگر ہو گئے قریب ٭ بوجہل تھا قریب مگر دُور ہو گیا

دوسرا امر قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اُس نے یقیناً اور قطعاً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زیارت کی۔ روایاتِ صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالےٰ نے یہ قدرت عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آ کر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ظاہر کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ بیٹھے۔ اسلئے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، لیکن اس کے باوجود اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اصلی ہیئت میں نہ دیکھے یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شانِ اقدسؐ کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہو گا جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سُرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگا دی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہو گی اسی رنگ کی سب چیزیں نظر آئیں گی۔ اسی طرح بھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔ اگر نیئے ٹائم پیس کی لمبائی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتنا لمبا نظر آئے گا کہ حد نہیں۔ اور اگر اسکی چوڑائی میں اپنا چہرہ دیکھے تو ایسا چوڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر ہنسی آجائے گی۔ اسی طرح سے اگر خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد شریعتِ مطہرہ کے خلاف سُنے تو وہ محتاجِ تعبیر ہے، شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدیٰ کا خواب ہو مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ناجائز کام کے کرنے کی اجازت یا حکم دیا تو وہ درحقیقت حکم نہیں بلکہ ڈانٹ ہے جیسا کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی بُرے کام کو روکے اور وہ مانتا نہ ہو تو اسکو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ کر اور کر یعنی اسکا مزہ چکھاؤں گا۔ اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے تعطیر الانام فی تعبیر المنام میں لکھا ہے۔ ایک شخص نے خواب میں یہ دیکھا کہ اُس سے ایک فرشتہ نے یہ کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلانا چاہتی ہے، ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ

Marfat.com

تیری بیوی اس فلاں سے زنا کرتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فن تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں۔ مظاہر حق میں لکھا ہے کہ امام نوویؒ نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضورؐ کو خواب میں دیکھا اس نے آنحضرت ہی کو دیکھا خواہ آپؐ کی صفت معروفہ پر دیکھا ہو، یا اسکے علاوہ اور اختلاف اور تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال و نقصان دیکھنے والے کے ہے جس نے حضرتؐ کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جس نے خلاف اسکے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے دیکھا۔ اسی طرح ایک نے بڈھا دیکھا ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا یہ تمام مبنی ہے اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے پس دیکھنا آنحضرتؐ کا گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفیدہ ہے سالکوں کے لئے کہ اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کے علاج اسکا کریں۔ اور اسی قیاس پر بعض ارباب تمکین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرتؐ سے خواب میں سنے تو اس کو سنت قویمہ پر عرض کرے۔ اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسبب خلل سامعہ اسکی کے ہے پس رویائے ذات کریمہ اور اس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہے حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف ہے سب تجھ سے ہے۔ حضرت شیخ علی متقیؒ نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراء مغرب سے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا کہ اسکو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں اس نے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتاء کیا کہ حقیقت حال کیا ہے ہر ایک عالم نے محمل اور تاویل اس کی بیان کی۔ ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت ان کا نام شیخ محمد عراق تھا جب وہ استفتاء ان کی نظروں سے گذرا فرمایا یوں نہیں جس طرح اس نے سنا ہے۔ آنحضرتؐ نے اسکو فرمایا کہ لاتشرب الخمر یعنی شراب نہ پیا کر اس نے لاتشرب کو اشرب سنا حضرت شیخ عبدالحقؒ نے اس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے اور میں نے مختصر لکھا ہے (انتہی مختصراً بتغییر) جیسا کہ حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ لاتشرب کو اشرب سن لیا محتمل ہے لیکن جیسا اس ناکارہ نے اوپر لکھا اگر اشرب الخمر ہی فرمایا ہو یعنی پی شراب تو یہ دھمکی بھی ہوسکتی ہے جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے سہارنپور سے دہلی جانے والی لائن پر آٹھواں اسٹیشن کھتولی ہے مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب میں ابتدائی صرف و نحو پڑھتا تھا اور اس اسٹیشن پر گذر ہوتا تھا تو اس کے مختلف معنی بہت دیر تک دل میں گھوما کرتے تھے۔ یہ مضمون مختصر طور پر رسالہ فضائل حج اور شمائل ترمذی کے

Marfat.com

ترجمہ خصائل میں بھی گذر چکا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۱۰) حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں درود وسلام کی ایک چہل حدیث تحریر فرمائی ہے اور اسی سے نشر الطیب میں بھی حوالوں کے حذف کے ساتھ نقل فرمائی ہے اسکو اس رسالہ میں ترجمہ کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے تاکہ وہ برکت حاصل ہو جو حضرت نے تحریر فرمائی ہے زاد السعید میں حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ یوں تو مشائخ کرامؒ سے صدہا صیغے اسکے منقول ہیں دلائل الخیرات اسکا ایک نمونہ ہے مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ وسلام کے احادیث مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں، ان میں سے چالیس[۴۰] صیغے مرقوم ہوتے ہیں جس میں پچیس[۲۵] صلوٰۃ اور پندرہ[۱۵] سلام کے ہیں گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے۔ جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص امر دین کے متعلق چالیس[۴۰] حدیثیں میری امت کو پہنچاوے اسکو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اسکا شفیع ہوں گا۔ درود شریف کا امر دین سے ہونا بوجہ اس کا مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریف کے جمع کرنے سے مضاعف ثواب (اجر درود اجر تبلیغ چہل حدیث) کی توقع ہے۔ ان احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرکاً لکھے جاتے ہیں جو اپنے عموم لفظی سے صلوٰۃ نبویہ کو بھی شامل ہیں۔ اگر کوئی شخص ان صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل وبرکات جو جدا جدا ہر صیغے کے متعلق ہیں تماماً اس شخص کو حاصل ہو جائیں۔

صیغۂ قرآنی

۱۔ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ ترجمہ: "۱۔ سلام نازل ہو اللہ کے برگزیدہ بندوں پر"

۲۔ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ۔ "۲۔ سلام ہو رسولوں پر"

چہل حدیث مشتمل بر صلوٰۃ وسلام (باضافہ ترجمہ) صیغ صلوٰۃ

حدیث اوّل ۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ "اے اللہ سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد پر درود نازل فرما اور آپ کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔"

Marfat.com

٢- اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا

"اے اللہ (قیامت تک) قائم رہنے والی اس پکار اور نافع نماز کے مالک درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور مجھ سے اس طرح راضی ہو جا کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو۔"

٣- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما سارے مومنین اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات پر۔"

٤- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر اور رحمت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے درود و برکت و رحمت سیدنا ابراہیمؑ و آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر نازل فرمایا۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے

Marfat.com

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ عہ

برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔" اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ اور آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم پر۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ و آلِ سیدنا محمد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۱۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر

عہ والفرق بین الخامس والسادس بلفظ اللھم قبل بارک کما لا یظھر من السعایۃ ومنہا اخذ ہما فی زاد السعید۔

Marfat.com

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آلِ سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(١١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدﷺ اور آلِ سیدنا محمد پر جس طرح تو نے آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا، اور برکت نازل فرما سیدنا محمدﷺ اور آلِ سیدنا محمدﷺ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی سارے جہانوں میں، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(١٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدﷺ اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور ذریات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیدنا محمدﷺ اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور ذریات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات والا بزرگ ہے۔"

(١٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی ذریات پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا آلِ ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدﷺ اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپکی ذریات پر جیسا کہ تو نے آلِ ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

Marfat.com

(١٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو بڑے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی ذریات اور آپ کے اہل بیت پر جیسا تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(١٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور رحمت بھیج سیدنا محمد ﷺ اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی سیدنا ابراہیمؑ پر اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر"

(١٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ اور آل سیدنا محمد ﷺ پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔" اے اللہ سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ رحمت بھیج سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت بھیجی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی

Marfat.com

اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اولاد پر محبت آمیز شفقت فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سلام بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر سلام بھیجا۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۱۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی آل پر اور برکت و سلام بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر اور رحمت فرما سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر، جیسا تو نے درود و برکت اور رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر سارے جہانوں میں، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۱۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

"اے اللہ سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمد کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"

یہ نماز والا مشہور درود ہے فصل ثانی کی حدیث ۱ پر اس پر مفصل کلام گذر چکا ہے۔ زاد السعید میں لکھا ہے کہ یہ سب صیغوں سے بڑھ کر صحیح ہے۔ ایک ضروری بات قابل تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے حوالوں میں کاتب کی غلطی سے تقدم تاخر ہو گیا۔ اسکا لحاظ رہے۔

Marfat.com

(۱۹) اَللّٰهُمَّ عــه صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

"اے اللہ اپنے بندے اور رسول سیدنا محمدؐ پر درود نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔"

(۲۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما نبی امّی سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما نبی امّی سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"

(۲۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلَهٗ جَزَاۤءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاۤءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰلِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

"اے اللہ اپنے (برگزیدہ) بندے اور اپنے رسول نبی امّی سیدنا محمدؐ پر اور سیدنا محمد کی اولاد پر درود نازل فرما۔ اے اللہ سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر ایسا درود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضورؐ کے لئے پورا بدلہ ہو اور آپ کے حق کی ادائیگی ہو اور آپکو وسیلہ اور فضیلت اور مقام محمود جس کا تو نے وعدہ کیا ہے عطا فرما۔ (ان تینوں کا بیان فصل ثانی کی حدیث ۵ پر گذر گیا) اور حضورؐ کو ہماری طرف سے ایسی چیز عطا فرما جو آپ کی شانِ عالی کے لائق ہو اور آپ کو ان سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اسکی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اسکی امت کی طرف سے عطا فرمایا اور حضورؐ کے تمام

عــه زیلعی آثر الطیب بعد انک حمید مجید ولیس ہو فی زاد السعید ہو الصحیح لانہ اخذہ من الحصن ولیست فیہ ہذہ الزیادۃ ۱۲۔

برادران انبیاء محمد صالحین پر اے ارحم الراحمین درود نازل فرما۔

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ درود نازل فرما نبی امی سیدنا محمدؐ پر اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر اور برکت نازل فرما نبی امی سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَصَلَوٰتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے حضرت ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ ہمارے اوپر اُن کے ساتھ درود نازل فرما اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ ہمارے اوپر اُن کے ساتھ برکت نازل فرما۔ اللہ تعالےٰ کے بکثرت درود اور مومنین کے بکثرت درود نبی اُمی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں۔"

(۲۴) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

"اے اللہ اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر نازل فرما جیسا تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت فرما سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر

Marfat.com

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

صیغ السلام

(۲۵) وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔ اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائیں نبی اُمی پر۔"

(۲۶) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

ساری عبادات قولیہ اور عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔"

(۲۷) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

"ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک **محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے** اور اسکے رسول ہیں۔

(۲۸) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

تمام عبادات قولیہ مالیہ بدنیہ اللہ ہی کے لئے ہیں اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور شہادت

Marfat.com

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

(۲۹) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ساری بابرکت عبادات قولیہ، عبادات بدنیہ، عبادات مالیہ، اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔"

(۳۰) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی توفیق سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ عبادات بدنیہ عبادات مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ اللہ تعالی سے میں جنت کی درخواست کرتا ہوں اور جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں"۔

(۳۱) اَلتَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

"پاکیزہ عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو، میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور شہادت دیتا ہوں

Marfat.com

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ — کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

(۴۲) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰةُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ۔

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی توفیق سے جو سارے ناموں میں سب سے بہتر نام ہے، ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ، عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں آپ کو حق کے ساتھ (فرمانبرداروں کیلئے) خوشخبری دینے والا (نافرمانوں کیلئے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنیوالی ہے اسمیں کوئی شک نہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ کو ہدایت دے۔"

(۴۳) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوٰتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

"ساری عبادات قولیہ، عبادات مالیہ اور عبادات بدنیہ اور ملک اللہ کے ہے سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں۔"

(۴۴) بِسْمِ اللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ شَهِدْتُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ اللہ کے لئے ہیں، ساری عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں، ساری پاکیزہ عبادات اللہ کیلئے ہیں سلام ہو نبی پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں نے اس بات کی گواہی دی کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں نے گواہی دی کہ بلاشک سیدنا محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

Marfat.com

(۳۵) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبٰتُ الصَّلَوٰتُ الزّٰکِیَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۔

"ساری عبادات قولیہ، عبادات مالیہ، عبادات بدنیہ اور ساری پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر"۔

(۳۶) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبٰتُ الصَّلَوٰتُ الزّٰکِیَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۔

"ساری عبادات قولیہ، مالیہ اور عبادات بدنیہ اور ساری پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر"۔

(۳۷) اَلتَّحِیَّاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۔

"تمام عبادات قولیہ بدنیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر"۔

(۳۸) اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔

"تمام عبادات قولیہ بدنیہ مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت ہو سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد بےشک اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں"۔

(۳۹) اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ

"ساری بابرکت عبادات قولیہ، عبادات بدنیہ

Marfat.com

اَلطَّيِّبٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

عباداتِ مالیہ اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شبہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

(۴۰) بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے رسول پر۔"

تکملہ

علامہ سخاوی رحؒ نے قول بدیع میں مستقل ایک باب ان درودوں کے بارے میں تحریر فرمایا ہے جو اوقاتِ مخصوصہ میں پڑھے جاتے ہیں اور اسمیں یہ مواقع گنوائے ہیں۔ وضو اور تیمم سے فراغت پر اور غسلِ جنابت اور غسلِ حیض سے فراغت پر۔ نیز نماز کے اندر اور نماز سے فراغ پر اور نماز قائم ہونے کے وقت اور اس کا موکد ہونا صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کے بعد اور التحیات کے بعد اور قنوت میں اور تہجد کے لئے کھڑے ہونے کے وقت اور اسکے بعد اور مساجد پر گذرنے کے وقت اور مساجد کو دیکھ کر اور مساجد میں داخل ہونے کے وقت اور مساجد سے باہر آنے کے وقت اور اذان کے جواب کے بعد اور جمعہ کے دن میں اور جمعہ کی رات میں اور شنبہ کو اتوار کو پیر کو منگل کو اور خطبہ میں جمعہ کے اور دونوں عیدوں کے خطبے میں اور استسقاء کی نماز کے اور کسوف اور خسوف کے خطبوں میں اور عیدین اور جنازہ کی تکبیرات کے درمیان میں میت کے قبر میں داخل کرنے کے وقت اور شعبان کے مہینے میں اور کعبہ شریف پر نظر پڑنے کے وقت اور حج میں صفا مروہ پر چڑھنے کے وقت اور لبیک سے فراغت پر اور حجر اسود کے بوسہ کے وقت اور ملتزم سے چمٹنے کے وقت اور عرفہ کی شام کو اور منیٰ کی مسجد میں اور مدینہ منورہ پر نگاہ پڑنے کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کے وقت اور رخصت کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ اور گذر گاہوں اور قیام گاہوں جیسے بدر وغیرہ پر گذرنے کے وقت اور جانور

Marfat.com

کو ذبح کرنے کے وقت اور تجارت کے وقت اور وصیت کے لکھنے کے وقت نکاح کے خطبے میں دن کے اول آخر میں۔ سونے کے وقت اور سفر کے وقت اور سواری پر سوار ہونے کے وقت اور جس کو نیند کم آتی ہو اسکے لئے اور بازار جانے کے وقت دعوت میں جانے کے وقت اور گھر میں داخل ہونے کے وقت اور رسالے شروع کرنے کے وقت اور بسم اللہ کے بعد اور غم کے وقت بے چینی کے وقت سختیوں کے وقت اور فقر کی حالت میں اور ڈوبنے کے موقع پر اور طاعون کے زمانہ میں اور دعا کے اول اور آخر اور درمیان میں کان بجنے کے وقت پاؤں سونے کے وقت چھینک آنے کے وقت اور کسی چیز کو رکھ کر بھول جانے کے وقت اور کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت اور مولی کھانے کے وقت اور گدھے کے بولنے کے وقت اور گناہ سے توبہ کے وقت اور جب ضرورتیں پیش آویں اور ہر حال میں اور اس شخص کے لئے جس کو کچھ تہمت لگائی گئی ہو اور وہ اس سے بری ہو اور دوستوں سے ملاقات کے وقت اور مجمع کے اجتماع کے وقت اور ان کے علیحدہ ہونے کے وقت اور قرآن پاک کے ختم کے وقت اور قرآن پاک کے حفظ کرنے کی دعا میں اور مجلس سے اٹھنے کے وقت اور ہر اسجگہ میں جہاں اللہ کے ذکر کے لئے اجتماع کیا جاتا ہو اور ہر کلام کے افتتاح میں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو۔ علم کی اشاعت کے وقت حدیث پاک کی قرات کے وقت فتوی اور وعظ کے وقت اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھا جائے۔

علامہ سخاویؒ نے اوقاتِ مخصوصہ کے باب میں یہ مواقع ذکر کئے ہیں اور پھر ان کی تائید میں روایات اور آثار ذکر کیے ہیں اختصاراً صرف مواقع کے ذکر پر اکتفا کیا گیا۔ البتہ ان میں سے بعض کی روایات اس فصل میں ذکر کی جا چکی ہیں۔ البتہ ایک بات قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ علامہ سخاویؒ شافعی المذہب ہیں اور یہ سب مواقع شافعیہ کے یہاں مستحب ہیں حنفیہ کے نزدیک چند مواقع میں مستحب نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ علامہ شامیؒ لکھتے ہیں کہ درود شریف نماز کے قعدۂ اخیرہ میں مطلقاً اور سنتوں کے علاوہ بقیہ نوافل کے قعدۂ اولی میں بھی اور نماز جنازہ میں بھی سنت ہے اور جن اوقات میں بھی پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے، بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو اور علماء نے تصریح کی ہے اس کے

Marfat.com

استحباب کی جمعہ کے دن میں اور اسکی رات میں اور شنبہ کو، اتوار کو، جمعرات کو اور صبح شام اور مسجد کے داخل ہونے میں اور نکلنے میں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کے وقت اور صفا مروہ پر جمعہ وغیرہ کے خطبہ میں، اذان کے جواب کے بعد اور تکبیر کے وقت اور دعا مانگنے کے شروع میں بیچ میں اور اخیر میں اور دعاء قنوت کے بعد اور لبیک سے فراغت کے بعد اور اجتماع اور افتراق کے وقت، وضو کے وقت، کان کے بجنے کے وقت اور کسی چیز کے بھول جانے کے وقت، وعظ کے وقت، علوم کی اشاعت کے وقت، حدیث کی قراءت کے ابتدا میں اور انتہا میں، استفتاء اور فتوی کی کتابت کے وقت اور ہر مصنف اور پڑھنے پڑھانے والے کے لئے اور خطیب کے لئے اور منگنی کرنے والے کے لئے، اپنا نکاح کرنے والے کے لئے، دوسرے کا نکاح کرنے والے کے لئے اور رسالوں میں اور اہم امور کے شروع کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لینے یا سننے یا لکھنے کے وقت۔ اور سات اوقات میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ صحبت[۱] کے وقت، پیشاب[۲] پاخانہ کے وقت، بیچنے کی چیز کی تشہیر[۳] کے لئے، ٹھوکر[۴] کھانے کے وقت، تعجب[۵] کے وقت، جانور[۶] کے ذبح کرنے کے وقت چھینک[۷] کے وقت۔ اسی طرح قرآن پاک کی قراءت کے درمیان میں اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو درمیان میں درود شریف نہ پڑھے اھ

چوتھی فصل کے آداب متفرقہ کے عدد ۵ پر بھی اسکے متعلق بعض بعض مسائل آرہے ہیں۔

تیسری فصل

ان احادیث کے بیان میں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھنے کی وعیدیں وارد ہوئی ہیں

(۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ

حضرت کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضورؐ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین

Marfat.com

فلما نزل قلنا یا رسول اللہ قد سمعنا منک الیوم شیئا ما کنا نسمعہ فقال ان جبریل عرض لی فقال بعد من ادرک رمضان فلم یغفر لہ قلت امین فلما رقیت الثانیۃ قال بعد من ذکرت عندہ فلم یصل علیک فقلت امین فلما رقیت الثالثۃ قال بعد من ادرک ابویہ الکبر عندہ او احدھما فلم یدخلاہ الجنۃ قلت امین۔

رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والبخاری فی بر الوالدین وابن حبان فی صحیحہ وغیرھم ذکرھم السخاوی۔

جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسوقت جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ہلاک ہو جیو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اسکی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جیو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اسکے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اسکو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین۔

ف: یہ روایت فضائل رمضان میں گذر چکی ہے۔ اس میں یہ لکھا تھا اس حدیث میں حضرت جبریلؑ نے تین ۳ بد دعائیں دی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں پر آمین فرمائی اوّل حضرت جبریل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بد دعا ہی کیا کم تھی اور پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین نے تو جتنی سخت بد دعا بنادی وہ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ہم لوگوں کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرماویں اور ان برائیوں سے محفوظ رکھیں ورنہ ہلاکت میں کیا تردد ہے۔ درمنثور کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضورؐ سے کہا کہ آمین کہو تو حضورؐ نے آمین فرمایا جس سے اور بھی زیادہ اہتمام معلوم ہوتا ہے۔ علامہ سخاوی رح نے اس مضمون کی متعدد روایتیں ذکر کی ہیں۔

Marfat.com

حضرت مالک بن حویرث رضؓ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر چڑھے جب پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے تھے انہوں نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص رمضان کو پاوے اور اسکی مغفرت نہ کی جائے اللہ اسکو ہلاک کرے۔ میں نے کہا آمین اور وہ شخص کہ جس نے ماں باپ یا اُن میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو پھر بھی جہنم میں داخل ہو گیا ہو (یعنی ان کی نارضی کی وجہ سے) اللہ اسکو ہلاک کرے میں نے کہا آمین اور جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک آوے اور وہ درود نہ پڑھے اللہ اسکو ہلاک کرے میں نے کہا آمین۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے ایک درجہ پر چڑھے اور فرمایا آمین پھر دوسرے درجہ پر چڑھ کر فرمایا آمین پھر تیسرے پر چڑھ کر فرمایا آمین۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے آمین کس بات پر فرمائی تھی؟ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے تھے اور انہوں نے کہا ناک رگڑے وہ شخص جس نے اپنے والدین یا اُن میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو اور انہوں نے اسکو جنت میں داخل نہ کرایا ہو میں نے کہا آمین۔ اور ناک رگڑے وہ شخص (یعنی ذلیل ہو) جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ کی گئی ہو میں نے کہا آمین اور ناک رگڑے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔

حضرت جابر رضؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں بھی منبر پر تین مرتبہ آمین آمین کے بعد صحابہ کے سوال پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں پہلے درجے پر چڑھا تو میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے کہا بدبخت ہو جیوو شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور وہ مبارک مہینہ ختم ہو گیا اور اسکی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ پھر انہوں نے کہا بدبخت ہو جیوو شخص جس نے اپنے والدین کو یا اُن میں سے کسی ایک کو پایا ہو اور انہوں نے اسکو جنت میں داخل نہ کرایا ہو میں نے کہا آمین پھر کہا بدبخت ہو جیوو شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا ہو میں نے کہا آمین۔ حضرت عمار بن یاسر رضؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں حضرت جبرئیل ؑ کی ہر بددعا کے بعد یہ اضافہ ہے کہ یہ جبرئیل ؑ نے مجھ سے کہا آمین کہو۔ حضرت ابن مسعود رضؓ سے بھی یہ حدیث

Marfat.com

نقل کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے بھی یہ منبر والا قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں اور سخت الفاظ ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یوں کہا کہ جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے وہ جہنم میں داخل ہو گا اللہ تعالیٰ اسکو ہلاک کرے اور اس کا ملیا میٹ کر دے میں نے کہا آمین اسی طرح والدین اور رمضان کے قصہ میں بھی نقل کیا۔ حضرت ابوذر و حضرت بریدہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی ان مضامین کی روایتیں ذکر کی گئی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کی روایت میں بھی یہ اضافہ ہے کہ ہر مرتبہ میں مجھ سے حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہو آمین جس پر میں نے آمین کہا۔ حضرت جابر بن سمرہ رضؓ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ نیز عبداللہ بن الحارث رضؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے اس میں بددعا دو دفعہ ہے، اس میں ارشاد ہے کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا ہو اور اس نے درود نہ پڑھا ہو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے پھر ہلاک کرے۔ حضرت جابر رضؓ نے ایک دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بدبخت ہے۔ اور بھی اس قسم کی وعیدیں کثرت سے ذکر کی گئی ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بددعا ہے اور شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے۔ نیز جنت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ سب سے زیادہ بخیل ہے اور کسی مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے اس کے بارہ میں کئی طرح کی وعیدیں ذکر کی ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اس کا دین سالم نہیں اور یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت نہ کر سکے گا۔ اسکے بعد علامہ سخاویؒ نے ان سب مضامین کی روایات ذکر کی ہیں۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ۔۔۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۲) عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

Marfat.com

بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے	فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ رواہ النسائی والبخاری فی تاریخہ
اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۔	والترمذی وغیرھم بسط طرقہ السخاوی

ف :۔ علامہ سخاوی رح نے کیا ہی اچھا شعر نقل کیا ہے ؎

مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ اِنْ ذُکِرَ اسْمُہٗ ۔۔۔ فَھُوَ الْبَخِیْلُ وَزِدْہُ وَصْفَ جَبَانٍ

ترجمہ :۔ "جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے جس وقت کہ حضور کا پاک نام ذکر کیا جا رہا ہو پس وہ پکا بخیل ہے اور اتنا اضافہ کر اس پر کہ وہ بزدل نامرد بھی ہے ۔"

حدیث بالا کا مضمون بھی بہت سی احادیث میں بہت سے صحابہ رض سے نقل کیا گیا ہے ۔ علامہ سخاوی رح نے حضرت امام حسن رض کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ میرا ذکر اسکے سامنے کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۔ حضرت امام حسین رض سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۔ حضرت ابو ہریرہ رض کی حدیث سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ بخیل اور پورا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۔ حضرت انس رض سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ وہ شخص بخیل ہے کہ جسکے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۔ اور ایک حدیث میں یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ میں تم کو سب بخیلوں سے زیادہ بخیل بتاؤں میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز بتاؤں ، وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا ہو پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۔ حضرت عائشہ رض سے ایک قصہ نقل کیا گیا ہے جس کے اخیر میں حضور کا یہ ارشاد ہے کہ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے ۔ حضرت عائشہ رض نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے جو آپ کی زیارت نہ کرے ؟ حضور نے فرمایا بخیل ۔ حضرت عائشہ رض نے عرض کیا بخیل کون ؟ حضور نے فرمایا جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے ۔ حضرت جابر رض سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ جب میرا ذکر اس کے پاس کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۔ حضرت حسن بصری رح کی روایت سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ میں اس کے سامنے ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۔ حضرت ابو ذر غفاری رض کہتے ہیں میں

Marfat.com

ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں تم کو سب سے زیادہ بخیل آدمی بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور، حضورؐ نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ شخص سب سے زیادہ بخیل ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۳) عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ أُذْكَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ بات ظلم ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

اخرجه النميري ورواته ثقات قاله السخاوي

ف:- یقیناً اس شخص کے ظلم میں کیا تردد ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے احسانات پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کی سوانح عمری "تذکرۃ الرشید" میں لکھا ہے کہ حضرت عموماً متوسلین کو درود شریف پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے کہ کم سے کم تین سو مرتبہ روزانہ پڑھا جائے اور اتنا نہ ہو سکے تو ایک تسبیح میں تو کمی نہ ہونی چاہیئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا احسان ہے پھر آپؐ پر درود بھیجنے میں بھی بخل ہو تو بڑی بے مروتی کی بات ہے، درود شریف میں زیادہ تر پسند وہ تھا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور اسکے بعد وہ الفاظ صلوٰۃ وسلام جو احادیث میں منقول ہیں۔ باقی دوسروں کے مؤلفہ درود تاج لکھی وغیرہ عموماً آپ کو پسند نہ تھے بلکہ بعض الفاظ کو دوسرے معنی کا موہم ہونے کے سبب خلاف شرع فرما دیتے تھے۔ علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ جفا سے مراد بِرّ وصلہ کا چھوڑنا ہے اور طبیعت کی سختی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَ

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اسکے نبی پر درود نہ ہو تو یہ مجلس اُن پر قیامت کے

Marfat.com

عَلَیْھِمْ مِنَ اللہِ تِرَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَھُمْ رواہ احمد وابوداؤد وغیرھما بسطہ السخاوی

دن ایک وبال ہوگی۔ پھر اللہ کو اختیار ہے کہ ان کو معاف کردے یا عذاب دے گا

ف :۔ ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ ہی سے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے پھر وہ اللہ کے ذکر اور نبی پر درود سے پہلے مجلس برخاست کردیں تو ان پر قیامت تک حسرت رہے گی۔ اور ایک حدیث میں ان الفاظ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اس مجلس میں حضورؐ پر درود نہ ہو تو وہ مجلس ان پر وبال ہوتی ہے۔ حضرت ابوامامہؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اللہ کے ذکر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں تو وہ مجلس قیامت کے دن وبال ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے پہلے مجلس برخاست کریں تو ان کو حسرت ہوگی چاہے وہ جنت ہی میں (اپنے اعمال کی وجہ سے) داخل ہو جائیں بوجہ اس ثواب کے جس کو وہ دیکھیں گے یعنی اگر وہ اپنے دوسرے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو بھی جائیں تب بھی ان کو درود شریف کا ثواب دیکھ کر اس کی حسرت ہوگی کہ ہم نے اس مجلس میں درود کیوں نہ پڑھا تھا۔ حضرت جابرؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ کے ذکر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے اٹھیں تو ایسا ہے جیسا کسی سڑے ہوئے مردار جانور پر سے اٹھے ہوں یعنی ایسی گندگی محسوس ہوگی جیسے کسی سڑے ہوئے جانور کے پاس بیٹھ کر دماغ سڑ جاتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۵) عَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍؓ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت فضالہؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر اللھم اغفرلی وارحمنی کے ساتھ دعا کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ کَذَا فِی الْمِشْکٰوۃِ

نے ارشاد فرمایا او نمازی جلدی کردی جب تو نماز پڑھے تو اوّل اللہ تو اللہ جل شانہٗ کی حمد کر جیسا کہ اسکی شان کے مناسب ہے، پھر مجھ پر درود پڑھ پھر دُعا مانگ حضرت فضالہؓ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انھوں نے اوّل اللہ جل شانہٗ کی حمد کی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا حضورؐ نے ان صاحب سے یہ ارشاد فرمایا اے نمازی اب دُعا کر کہ تیری دُعا قبول کی جائیگی۔

ف :- یہ مضمون بھی بکثرت روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔ علّامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ درود شریف دُعا کے اوّل میں، درمیان میں اور اخیر میں ہونا چاہیئے علماء نے اسکے استحباب پر اتفاق نقل کیا ہے کہ دُعا کی ابتداء اللہ تعالےٰ شانہٗ کی حمد وثناء پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے ہونی چاہیئے اور اسی طرح اسی پر ختم ہونا چاہیئے۔ اقلیشی کہتے ہیں کہ جب تو اللہ سے دُعا کرے تو پہلے حمد کے ساتھ ابتداء کر پھر حضورؐ پر درود بھیج اور درود شریف کو دُعا کے اوّل میں دُعا کے بیچ میں دُعا کے اخیر میں کر اور درود کے وقت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ فضائل کو ذکر کیا کر اُس کی وجہ سے تو مستجاب الدعوات بنے گا اور تیرے اور اسکے درمیان سے حجاب اُٹھ جائے گا۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا حضرت جابرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ کو سوار کے پیالے کی طرح نہ بناؤ، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! سوار کے پیالے سے کیا مطلب ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ مسافر اپنی حاجت سے فراغت پر برتن میں پانی ڈالتا ہے اس کے بعد اسکو اگر پینے کی یا وضو کی ضرورت ہوتی ہے تو پیتا ہے یا وضو کرتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے۔ مجھے اپنی دُعا کے اوّل میں بھی رکھا کرو، وسط میں بھی، آخر میں بھی۔ علّامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ مسافر کے پیالہ سے مراد یہ ہے کہ مسافر اپنا پیالہ سواری کے پیچھے لٹکایا کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ مجھے دُعاؤں میں سب سے اخیر میں نہ رکھو۔ یہی مطلب صاحب اتحاف نے شرح احیاء میں بھی لکھا ہے کہ سوار اپنے پیالہ کو پیچھے لٹکا دیتا ہے یعنی مجھے اپنی دُعاؤں میں سب سے اخیر میں نہ ڈال دو۔ حضرت

Marfat.com

ابن مسعودؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اولاً اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ ابتدا کرے ایسی حمد و ثنا جو اسکی شایانِ شان ہو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اسکے بعد دعا مانگے پس اقرب یہ ہے کہ وہ کامیاب ہوگا اور مقصد کو پہنچے گا۔ حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دعائیں ساری کی ساری رکی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی ابتداء اللہ کی تعریف اور حضورؐ پر درود سے نہ ہو اگر ان دونوں کے بعد دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ حضرت انسؓ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دعا رکی رہتی ہے یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون ان الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے کہ دعا آسمان پر پہنچنے سے رکی رہتی ہے اور کوئی دعا آسمان تک اس وقت تک نہیں پہنچتی جب تک حضورؐ پر درود نہ بھیجا جائے۔ جب حضورؐ پر درود بھیجا جاتا ہے تب وہ آسمان پر پہنچتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے جب تو دعا مانگا کرے تو اپنی دعا میں حضورؐ پر درود بھی شامل کیا کر اسلئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود تو مقبول ہے ہی اور اللہ جل شانہٗ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ کو قبول کرے اور کچھ کو رد کردے۔ حضرت علیؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کوئی دعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو، یہانتک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پس وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دعا محلِ اجابت میں داخل ہوجاتی ہے ورنہ لوٹا دی جاتی ہے۔ ابن عطاءؒ کہتے ہیں کہ دعا کے لئے کچھ ارکان ہیں اور کچھ پَر ہیں، کچھ اسباب ہیں اور کچھ اوقات ہیں۔ اگر ارکان کے موافق ہوتی ہے تو دعا قوی ہوتی ہے اور پَروں کے موافق ہوتی ہے تو آسمان پر اڑجاتی ہے اور اگر اپنے اوقات کے موافق ہوتی ہے تو فائز ہوتی ہے۔ اور اسباب کے موافق ہوتی ہے تو کامیاب ہوتی ہے۔ دعا کے ارکان حضورِ قلب، رقت، عاجزی، خشوع اور اللہ کے ساتھ

Marfat.com

قلبی تعلق اور اسکے پر صدق ہے اور اسکے اوقات رات کا آخری حصہ اور اسکے اسباب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ اور بھی متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ دعا رکی رہتی ہے جب تک کہ حضورؐ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؐ باہر تشریف لائے اور یوں ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ شانہٗ سے یا کسی بندے سے پیش آجائے تو اس کو چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ جل شانہٗ پر حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر یہ دعا پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے جو بڑے علم والا اور بڑے کرم والا ہے، ہر عیب سے پاک ہے۔ اللہ جو رب ہے عرش عظیم کا تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو رب ہے سارے جہانوں کا اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان چیزوں کا جو تیری رحمت کو واجب کرنے والی ہوں اور مانگتا ہوں تیری مغفرت کی مؤکدات کو (یعنی ایسے اعمال کہ جن سے تیری مغفرت ضروری ہو جائے) اور مانگتا ہوں حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے میرے لئے کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑ یئے جس کی آپ مغفرت نہ کر دیں اور نہ کوئی ایسا فکر و غم جس کو تو زائل نہ کر دے اور نہ کوئی ایسی حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہو اور تو اسکو پورا نہ کرے اے ارحم الراحمین۔

چوتھی فصل

فوائد متفرقہ کے بیان میں

اوّل فصل اوّل میں اللہ جل شانہٗ کا حکم درود کے بارے میں گذر چکا اور حکم کا تقاضا وجوب ہے، اسلئے جمہور علماء کے نزدیک درود شریف کا کم سے کم عمر میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے۔ بعض علماء نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے۔ لیکن تیسری فصل میں جو وعیدیں اس مضمون کی گذری ہیں کہ حضور اقدس

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام آنے پر درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے۔ ظالم ہے بدبخت ہے۔ اس پر حضور کی اور حضرت جبریل ع کی طرف سے بارکت کی بد دعائیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان کی بنا پر بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے اس وقت ہر مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس میں دس مذہب نقل کئے ہیں اور اوجز المسالک میں زیادہ بحث تفصیلی اس پر کی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان پر عمر بھر میں کم سے کم ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اسکے بعد میں اختلاف ہے۔
خود حنفیہ کے ہاں بھی اس میں دو قول ہیں۔ امام طحاویؒ وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے ان روایات کی بنا پر جو تیسری فصل میں گذریں۔ امام کرخیؒ وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ فرض کا درجہ ایک ہی مرتبہ ہے اور ہر مرتبہ استحباب کا درجہ ہے۔

۲ دوم:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ شروع میں "سیدنا" کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے۔ اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو وہ عین ادب ہے۔ جیسا کہ رملی شافعیؒ وغیرہ نے کہا ہے اھ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا ہونا ایک امر واقعی ہے لہذا اسکے بڑھانے میں کوئی اشکال کی بات نہیں۔ بلکہ ادب یہی ہے لیکن بعض لوگ اس سے منع کرتے ہیں۔ غالباً ان کو ابوداؤد شریف کی ایک حدیث سے اشتباہ ہو رہا ہے۔
ابوداؤد شریف میں ایک صحابی ابو مطرفؓ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ میں ایک وفد کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے حضورؐ سے عرض کی اَنْتَ سَیِّدُنَا آپ ہمارے سردار ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلسَّیِّدُ اللّٰہُ یعنی حقیقی سید تو اللہ ہی ہے اور یہ ارشاد عالی بالکل صحیح ہے یقینی حقیقی سیادت اور کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضورؐ کے نام پر سیدنا کا بڑھانا ناجائز ہے۔ بالخصوص جبکہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد جیسا کہ مشکوٰۃ میں بروایۃ شیخین (بخاری و مسلم) حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الحدیث میں لوگوں میں سردار ہوں گا قیامت کے دن۔ اور دوسری حدیث میں مسلم کی روایت سے نقل کیا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا

Marfat.com

سردار ہوں گا نیز بروایت ترمذی حضرت ابو سعید خدری رضؓ کی حدیث سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں حضورؐ کے اس پاک ارشاد کا مطلب جو ابوداؤد شریف کی روایت میں گذرا وہ کمال سیادت مُراد ہے جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک ایک دو دو لقمے دربدر پھراتے ہوں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس نہ وسعت ہو نہ لوگوں سے سوال کرے۔ اسی طرح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کی روایت سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم پچھاڑنے والا کس کو سمجھتے ہو (یعنی وہ پہلوان جو دوسرے کو زیر کردے) صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسکو سمجھتے ہیں جس کو کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ پہلوان نہیں بلکہ پچھاڑنے والا (یعنی پہلوان) وہ ہے جو غصہ کے وقت میں اپنے نفس پر قابو پائے۔ اسی حدیث پاک میں حضورؐ کا یہ سوال بھی نقل کیا گیا کہ تم رقوب (یعنی لاولد) کس کو کہتے ہو؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ جس کے اولاد نہ ہو حضورؐ نے فرمایا یہ لاولد نہیں بلکہ لاولد وہ ہے جس نے کسی چھوٹی اولاد کو ذخیرۂ آخرت نہ بنایا ہو (یعنی اسکے کسی معصوم بچہ کی موت نہ ہوئی ہو) اب ظاہر ہے کہ جو مسکین بھیک مانگتا ہو اسکو مسکین کہنا کون ناجائز کہہ دے گا۔ اسی طرح جو پہلوان ان لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہو لیکن اپنے غصہ پر اسکو قابو نہ ہو وہ تو بہرحال پہلوان ہی کہلائے گا۔ اسی طرح سے ابوداؤد شریف میں ایک صحابی رضؓ کا قصہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پُشت مبارک پر مہرِ نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی کہ آپ کی پشتِ مُبارک پر یہ (جو اُبھرا ہوا گوشت ہے) مجھے دِکھلا دیجئے کہ میں اسکا علاج کروں کیونکہ میں طبیب ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ شانہٗ ہی ہیں جس نے اس کو پیدا کیا الیٰ آخر القصہ اب ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک سے معالجوں کو طبیب کہنا کون حرام کہہ دے گا بلکہ صاحب مجمع نے تو یہ کہا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے طبیب نہیں ہے اور اسی طرح سے احادیث میں بہت کثرت سے یہ مضمون ملے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مواقع میں کمال کے اعتبار سے نفی فرمائی ہے۔ حقیقت کی نفی نہیں۔ علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ علامہ مجد الدینؒ (صاحبِ قاموس) نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتے ہیں اور اس میں بحث ہے وہ یہ تو کہتے ہیں کہ نماز میں تو ظاہر ہے کہ نہ کہنا چاہئے، نماز کے علاوہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے آپ کو سیدنا سے خطاب کیا تھا جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے (روایت حدیث ابو داؤد جو اوپر گذری) لیکن حضورؐ کا انکار احتمال رکھتا ہے کہ تواضع ہو یا منہ پر تعریف کرنے کو پسند نہ کیا ہو یا اس وجہ سے کہ یہ زمانۂ جاہلیت کا دستور تھا۔ یا اس وجہ سے کہ انہوں نے مبالغہ بہت کیا چنانچہ انہوں نے کہا تھا کہ آپ ہمارے سردار ہیں، آپ ہمارے باپ ہیں، آپ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں، آپ ہم پر بخشش کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں اور آپ جفنتہ الغراء ہیں۔ یہ بھی زمانۂ جاہلیت کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ وہ اپنے اس سردار کو جو بڑا کھلانے والا ہو اور بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو دنبوں کی چکنی اور گھی سے لبریز پیالوں میں کھلاتا ہو اور آپ ایسے ہیں اور آپ ایسے ہیں۔ تو ان سب باتوں کے مجموعہ پر حضورؐ نے انکار فرمایا تھا کہ شیطان تم کو مبالغہ میں نہ ڈال دے۔ حالانکہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ثابت ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ نیز حضورؐ کا قول ثابت ہے اپنے نواسہ حسنؓ کے لئے اِبْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعدؓ کے بارے میں ان کی قوم کو یہ کہنا قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لئے اور امام نسائی کی کتاب عمل الیوم واللیلہ میں حضرت سہل بن حنیفؓ کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یا سیدی کے ساتھ خطاب کرنا وارد ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے درود میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ کا لفظ وارد ہے۔ ان سب امور میں دلالتِ واضحہ ہے اور روشن دلائل ہیں اس لفظ کے جواز میں اور جو اس کا انکار کرے وہ محتاج ہے اس بات کا کہ کوئی دلیل قائم کرے علاوہ اس حدیث کے جو اوپر گذری اسلئے کہ اس میں احتمالاتِ مذکورہ ہونے کی وجہ سے اس کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا الی آخر ما ذکرہ۔ یہ تو ظاہر ہے جیسا کہ اوپر بھی ذکر کیا گیا کہ کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے۔ لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جس کی وجہ سے اسکا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز معلوم ہوتا ہو۔ قرآن پاک میں حضرت یحییٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں سَیِّدًا وَّحَصُوْرًا کا لفظ وارد ہے۔

بخاری شریف میں حضرت عمرؓ کا ارشاد منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا یَعْنِیْ بِلَالًا ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار یعنی بلال کو آزاد کیا۔ علامہ عینیؒ شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حضرت سعدؓ کے بارے

Marfat.com

میں قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے ہوجاؤ کہا تو اس سے استدلال کیا جاتا ہے اس بات پر کہ اگر کوئی شخص سیدی اور مولائی کہے تو اسکو نہیں روکا جائے گا اسلئے کہ سیادت کا مرجع اور مآل اپنے ماتحتوں پر بڑائی ہے اور اُن کے لئے حسنِ تدبیر اسی لئے خاوند کو سید کہا جاتا ہے۔ جیسے قرآن پاک میں وَاَلْفَیَا سَیِّدَھَا فرمایا۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی شخص مدینہ منورہ میں اسکو مکروہ سمجھتا ہے کہ اپنے سردار کو یا سیدی کہے؟ انہوں نے فرمایا کوئی نہیں الخ امام بخاری رحؒ نے اسکے جواز پر حضورؐ کے ارشاد مَنْ سَیِّدُکُمْ سے بھی استدلال کیا ہے جو ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو خود امام بخاریؒ نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلمہ سے پوچھا مَنْ سَیِّدُکُمْ کہ تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا جد بن قیس۔ حضورؐ نے فرمایا بَلْ سَیِّدُکُمْ عَمْرُو بْنُ جَمُوْحٍ بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔ نیز اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَیِّدَہٗ مشہور حدیث ہے جو متعدد صحابہ کرامؓ سے حدیث کی اکثر کتابوں بخاری شریف وغیرہ میں مذکور ہے۔ نیز حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے بخاری شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اَطْعِمْ رَبَّکَ وَضِّیْٔ رَبَّکَ نہ کہے یعنی اپنے آقا کو رب کے لفظ سے تعبیر نہ کرے وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ بلکہ یوں کہے کہ میرا سید اور میرا مولیٰ یہ تو سید اور مولیٰ کہنے کا حکم صاف ہے۔

سوم:۔ اسی طرح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر مولانا کا لفظ بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے۔ ممانعت کی کوئی دلیل باوجود تلاش کے اس ناکارہ کو اب تک نہیں ملی۔ البتہ غزوۂ احد کے قصہ میں ابوسفیان کو جواب دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ وارد ہے اور قرآن پاک میں سورۂ محمد میں ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ ہوا ہے لیکن اس سے غیر اللہ پر لفظ مولیٰ کے اطلاق کی ممانعت معلوم نہیں ہوتی۔ یہاں بھی کمال ولایت مراد ہے کہ حقیقی مولیٰ وہی پاک ذات ہے۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا۔ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ کہ تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی ولی ہے نہ کوئی مددگار۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے:۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اور بخاری شریف میں حضورؐ کا ارشاد ہے۔ مَنْ تَرَکَ کَلًّا اَوْ ضِیَاعًا فَاَنَا وَلِیُّہٗ یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو ولی بتایا ہے۔

Marfat.com

ابھی بخاری شریف کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ گذر ہی چکا ہے کہ اپنے آقا یا سیدی و مولائی کہا کرے۔ حضور پاک کا ارشاد مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِہِمْ مشہور ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ شانہ، کا ارشاد ہے وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ الآیۃ اور حدیث و فقہ کی کتاب النکاح تو کتاب الاولیاء سے پُر ہے اور مشکوٰۃ شریف میں بروایت شیخین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت زید بن حارثہ رضؓ کے متعلق اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا وارد ہے نیز بروایت مسند احمد و ترمذی حضرت زید بن ارقم رضؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں علی اسکے مولا ہیں۔ یہ حدیث مشہور ہے عہ۔

متعدد صحابہ کرام رضؓ سے نقل کی گئی ہے۔ ملا علی قاری رحؒ اس حدیث کی شرح میں نہایہ سے لکھتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق بہت سے معنی پر آتا ہے۔ جیسے رب اور مالک اور سید اور منعم یعنی احسان کرنے والا اور معتق یعنی غلام آزاد کرنے والا اور ناصر (مددگار) اور محب اور تابع اور پڑوسی اور چچازاد بھائی اور حلیف وغیرہ وغیرہ بہت سے معنی گنوائے ہیں اسلئے ایک مناسب معنی مراد ہونگے۔ جہاں اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ وارد ہوا ہے وہاں رب کے معنی میں ہے اور حضور کے نام مبارک پر آیا ہے جیسا کہ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ وہاں ناصر اور مددگار کے معنی میں ہے۔ ملا علی قاری رحؒ نے اس حدیث کا شان ورود یہ لکھا ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ کہہ دیا تھا کہ تم میرے مولا نہیں ہو میرے مولا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس پر حضور نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں جس کا مولیٰ ہوں علی رضؓ اسکے مولا ہیں۔ علامہ سخاوی رحؒ نے قول بدیع میں اور علامہ قسطلانی رحؒ نے مواہب لدنیہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں بھی لفظ مولیٰ کا شمار کرایا ہے علامہ زرقانی رحؒ لکھتے ہیں مولیٰ یعنی سید منعم، مددگار، محب اور یہ اللہ تعالیٰ شانہ کے ناموں میں سے ہے۔ اور عنقریب مصنف یعنی علامہ قسطلانی رحؒ کا استدلال اس نام پر اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ سے آرہا ہے۔ اسکے بعد علامہ زرقانی رحؒ علامہ قسطلانی رحؒ کے کلام کی شرح کرتے ہوئے حضور کے

عہ قال صاحب تحفۃ الاحوذی لحدیث الترمذی اخرجہ احمد والنسائی والضیاء وفی الباب عن بریدۃ اخرجہ احمد وعن البراء بن عازب اخرجہ احمد وابن ماجہ وعن سعد بن ابی وقاص اخرجہ ابن ماجہ وعن علی اخرجہ احمد اھ وقال القاری بعد ذکر تخریجہ الحاصل ان ہذا حدیث صحیح لا مریۃ فیہ بل بعض الحفاظ عدہ متواترا اذ فی روایۃ لاحمد انہ سمعہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثون صحابیا وشہدوا بہ لعلی لما نوزع فی خلافتہ اھ۔

Marfat.com

ناموں کی شرح میں کہتے ہیں کہ ولی اور مولیٰ یہ دونوں اللہ کے ناموں میں سے ہیں اور ان دونوں کے معنی مددگار کے ہیں۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جیسا کہ بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے اَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ اور بخاری ہی میں حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں کہ اسکے ساتھ دنیا و آخرت میں اولیٰ نہ ہوں پس جس نے مال چھوڑا ہو وہ اسکے ورثہ کو دیا جائے اور جس نے قرضہ یا ضائع ہونے والی چیزیں چھوڑی ہوں وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولیٰ ہوں۔ نیز حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علیؓ اس کا مولیٰ ہے۔ امام ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور اسکو حسن بتایا ہے۔ انتہی

علامہ رازیؒ سورہ محمد کی آیت شریفہ وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ اشکال کیا جائے کہ آیت بالا اور دوسری آیت شریفہ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ میں کس طرح جمع کیا جائے تو یہ کہا گیا ہے کہ کوئی مولیٰ نہیں ہے وہاں یہ مراد ہے کہ کوئی مددگار نہیں اور جس جگہ مولٰہم الحق کہا گیا ہے وہاں ان کا رب اور مالک مراد ہے۔ انتہی۔

صاحب جلالین نے سورہ انعام کی آیت مولٰہم الحق کی تفسیر مالک کے ساتھ کی ہے اس پر صاحب جمل لکھتے ہیں کہ مالک کے ساتھ تفسیر اس واسطے کی گئی ہے کہ آیت شریفہ مومن اور کافر دونوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔ اور دوسری آیت یعنی سورہ محمد میں اَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ وارد ہوا ہے۔ ان دونوں میں جمع اس طرح پر ہے کہ مولیٰ سے مراد پہلی آیت میں مالک خالق اور معبود ہے اور دوسری آیت میں مددگار لہٰذا کوئی تعارض نہیں رہا۔ اسکے علاوہ بہت سی وجوہ اس بات پر دال ہیں کہ مولیٰنا جبکہ رب اور مالک کے معنی میں استعمال ہو تو وہ مخصوص ہے اللہ جل شانہ کے ساتھ لیکن جب سردار اور اس جیسے دوسرے معنی میں مستعمل ہو تو اس کا نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ ہر بڑے پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے نمبر میں حضورؐ کا ارشاد غلاموں کے بارے میں گذر چکا ہے کہ وہ اپنے آقا کو سیدی و مولائی کے لفظ سے پکارا کریں۔ ملا علی قاریؒ نے بروایت احمد حضرت رباح سے نقل کیا ہے کہ ایک جماعت حضرت علیؓ کے پاس کوفہ میں آئی۔ انہوں نے آکر عرض کیا السلام علیک یا مولانا! حضرت علیؓ نے فرمایا میں تمہارا مولیٰ کیسے ہوں تم عرب ہو، انہوں نے عرض کیا ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ میں جس کا مولیٰ ہوں علی اسکے مولیٰ ہیں۔ جب وہ جماعت جانے لگی تو میں ان کے پیچھے لگا اور میں نے

Marfat.com

پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہے جس میں حضرت ابو ایوب رضی انصاری بھی ہیں۔ حافظ ابن حجر رح فتح الباری میں اس سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق سید کے بہ نسبت اقرب الی عدم الکراہتہ ہے۔ اسلیئے کہ سید کا لفظ تو اعلیٰ ہی پر بولا جاتا ہے لیکن لفظ مولیٰ تو اعلیٰ اور اسفل دونوں پر بولا جاتا ہے ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ❊ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

چہارم :۔ آداب میں سے یہ ہے کہ اگر کسی تحریر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گذرے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہیئے۔ محدثین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے یہاں اس مسئلہ میں انتہائی تشدد ہے کہ حدیث پاک لکھتے ہوئے کوئی ایسا لفظ نہ لکھا جائے جو استاذ سے نہ سنا ہو حتی کہ اگر کوئی لفظ استاذ سے غلط سنا ہو تو اس کو بھی یہ حضرات نقل میں بعینہ اسی طرح لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جس طرح استاذ سے سنا ہے۔ اسکو صحیح کرکے لکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اسی طرح اگر تو ضیح کے طور پر کسی لفظ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اسکو استاذ کے کلام سے ممتاز کرکے لکھنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ یہ شبہ نہ ہو کہ یہ لفظ بھی استاذ نے کہا تھا۔ اس سب کے باوجود جملہ حضرات محدثین اسکی تصریح فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف لکھنا چاہیئے اگرچہ استاذ کی کتاب میں نہ ہو جیسا کہ امام نووی رح نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اسکی تصریح کی ہے اسی طرح امام نووی رح تقریب میں اور علامہ سیوطی رح اس کی شرح میں لکھتے ہیں ، ضروری ہے یہ بات کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ مبارک کے وقت زبان کو اور انگلیوں کو درود شریف کے ساتھ جمع کرے یعنی زبان سے درود شریف پڑھے اور انگلیوں سے لکھے بھی اور اس میں اصل کتاب کا اتباع نہ کرے اگرچہ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اصل کا اتباع کرے۔ انتہیٰ۔

بہت سی روایاتِ حدیث بھی اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں ۔ اگرچہ وہ متکلم فیہ بلکہ بعض کے اوپر موضوع ہونے کا بھی حکم لگایا گیا ہے۔ لیکن کئی روایات اس قسم کے مضمون کی وارد ہونے پر اور جملہ علماء کا اس پر اتفاق اور اس پر عمل اس بات کی دلیل ہے کہ ان احادیث کی کچھ اصل ضرور ہے ۔ علامہ سخاوی رح قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے درود پڑھتا ہے، اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی درود شریف

Marfat.com

لکھا کر تیرے لئے اسمیں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کی ساتھ علم حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں علماء نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے صلعم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے۔ اسکے بعد علامہ سخاوی رح نے اس سلسلہ میں چند حدیثیں بھی نقل کی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رض سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے، فرشتے اسوقت تک لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ سے کوئی علمی چیز لکھے اور اسکے ساتھ درود شریف بھی لکھے، اسکا ثواب اسوقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جائے۔ حضرت ابن عباس رض سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے اسوقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔ علامہ سخاوی رح نے متعدد روایات سے یہ مضمون بھی نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن علماء حدیث حاضر ہوں گے اور اُن کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی (جن سے وہ حدیث لکھتے تھے) اللہ جل شانہ حضرت جبرئیل سے فرمائینگے کہ ان سے پوچھو یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں، وہ عرض کرینگے کہ ہم حدیث لکھنے پڑھنے والے ہیں۔ وہاں سے ارشاد ہوگا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ تم میرے نبی پر کثرت سے درود بھیجتے تھے۔ علامہ نووی رح تقریب میں اور علامہ سیوطی رح اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ درود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جائے۔ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گذرے اور اس کے بار بار لکھنے سے اکتائے نہیں اسواسطے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں اور جس نے اس میں تساہل کیا بہت بڑی خیر سے محروم رہ گیا۔ علماء کہتے ہیں کہ حدیث پاک اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فصل اول ہی میں گذری ہے اسکے مصداق محدثین ہی ہیں کہ وہ بہت کثرت سے درود شریف پڑھنے والے ہیں۔ اور علماء نے اس سلسلہ میں اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے جو شخص میرے اُوپر کسی کتاب میں درود بھیجے ملائکہ اسکے لئے اسوقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔ اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس جگہ

Marfat.com

اس کا ذکر کرنا مناسب ہے اور اس کی طرف التفات نہ کیا جائے کہ ابن جوزیؒ نے اسکو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے اسلئے کہ اسکے بہت سے طرق ہیں جو اس کو موضوع ہونے سے خارج کر دیتے ہیں اور اس کے مقتضی ہیں کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے اسلئے کہ طبرانی نے اس کو ابو ہریرہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے اور ابن عدیؒ نے حضرت ابو بکرؓ کی حدیث سے اور اصبہانیؒ نے ابن عباسؓ کی حدیث سے اور ابو نعیمؒ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے۔ انتہیٰ

صاحب اتحافؒ نے شرح احیاء میں بھی اسکے طرق پر کلام کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حافظ سخاویؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث جعفر صادقؒ کے کلام سے موقوفاً نقل کی گئی ہے۔ ابن قیمؒ کہتے ہیں کہ یہ زیادہ اقرب ہے۔ صاحب اتحافؒ کہتے ہیں کہ طلبائے حدیث کو عجلت اور جلد بازی کی وجہ سے درود شریف کو چھوڑنا نہ چاہیئے ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں۔ اسکے بعد پھر انہوں نے کئی خواب اس کے بارے میں نقل کئے ہیں۔ حضرت سفیان بن عیینہؒ سے نقل کیا ہے کہ میرا ایک دوست تھا وہ مر گیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا معاملہ گذرا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی۔ میں نے کہا کس عمل پر۔ اس نے کہا کہ میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور جب حضور اقدسؐ کا پاک نام آتا تھا تو میں اس پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا اسی پر میری مغفرت ہوگئی۔ ابوالحسن میمونیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ ابو علی کو خواب میں دیکھا ان کی انگلیوں کے اوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی۔ میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں حدیث پاک کے اوپر صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا حسن بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کاش تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کتابوں میں درود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور منور ہو رہا ہے (بدیع) اور بھی متعدد خواب اس قسم کے ذکر کئے ہیں۔ فصل حکایات میں اس قسم کی چیزیں کثرت سے آئیں گی۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؞ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

پنجشم:۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں ایک مستقل فصل آداب متفرقہ میں لکھی ہے اگرچہ اسکے متفرق مضامین پہلے گذر چکے ہیں۔ اہمیت کی وجہ سے ان کو یکجائی ذکر کیا جاتا ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں۔

Marfat.com

۱ :- جب اسم مبارک لکھے صلوٰۃ وسلام بھی لکھے یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے صرف ؐ یا صلعم پر اکتفا نہ کرے۔

۲ :- ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور بسبب بخل نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا۔ اسکے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلہ عارض ہوا یعنی اس کا ہاتھ گل گیا۔

۳ :- شیخ ابنِ حجر مکی رحؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ پر اکتفا کرتا تھا وسلم نہ لکھتا تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا تو اپنے کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے یعنی وسلم میں چار حرف ہیں، ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب لہٰذا وسلم میں چالیس نیکیاں ہوئیں مفصل حکایات میں ۲۶ پر بھی اس نوع کا ایک قصہ آرہا ہے۔

۴ :- درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے، کہ بدن و کپڑے پاک و صاف رکھے۔

۵ :- آپ کے نام مبارک سے پہلے لفظ سیدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔ انتہیٰ

اس اکلہ والے قصہ کو اور چالیس نیکیوں والے قصہ کو علامہ سخاوی رحؒ نے بھی قول بدیع میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے درود شریف کے متعلق ایک مستقل فصل مسائل کے بارے میں تحریر فرمائی ہے اسکا اضافہ بھی اسجگہ مناسب ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

مسئلہ :- ۱ - عمر بھر ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے بوجہ حکم صَلُّوا کے جو شعبان ۲ ؁ھ میں نازل ہوا۔

۲ :- اگر ایک مجلس میں کئی بار آپ کا نام پاک ذکر کیا جائے تو طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے مگر مفتی بہ یہ ہے کہ ایک بار پڑھنا واجب ہے پھر مستحب ہے۔

۳ :- نماز میں بجز تشہد اخیر کے دوسرے ارکان میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے (درمختار)

۴ :- جب خطبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آوے یا خطیب یہ آیت پڑھے:- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اپنے دل میں بلا جنبش زبان کے صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لے۔ (درمختار)

۵ :- بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور باوضو نورٌ علی نور ہے۔

۶ :- بجز حضرات انبیاء و حضراتِ ملائکہ علی جمیعہم السلام کے کسی اور پر استقلالاً درود شریف نہ پڑھے البتہ تبعاً مضائقہ نہیں، مثلاً یوں نہ کہے :- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ بلکہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ (درمختار)

۷ :- درمختار میں ہے کہ اسباب تجارت کھولنے کے وقت یا ایسے ہی کسی موقع پر یعنی جہاں درود شریف پڑھنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی دُنیوی غرض کا اسکو ذریعہ بنایا جائے درود شریف پڑھنا ممنوع ہے۔

۸ :- درمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور بلند آواز کرنا جہل ہے اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ تو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں قابلِ ترک ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

پانچویں فصل
درود شریف کے متعلق حکایات میں

درود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کے حکم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے ترغیب زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آرہا ہے حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے ایک فصل زاد السعید میں مستقل حکایات میں لکھی ہے جس کو بعینہٖ لکھتا ہوں۔ اسکے بعد چند دوسری حکایات بھی نقل کی جائیں گی اور اس سلسلہ کی بہت سی حکایات اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج میں بھی گذر چکی ہیں حضرتؒ تحریر فرماتے ہیں فصل پنجم حکایات واخبار متعلقہ درود شریف کے بیان میں۔

۱ :- مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مؤمن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے۔ جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مؤمن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے تیری حاجت کے وقت اسکو ادا کر دیا (حاشیہ حصن) یہ قصہ فصل اوّل کی حدیث ۱۱ پر بھی گذرا اور اسجگہ اسکے متعلق ایک کلام اور بھی گذرا۔

Marfat.com

۲ :۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ کہ جلیل القدر تابعی ہیں اور خلیفہ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ اُن کی طرف سے روضۂ شریفہ پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ (حاشیہ حصن از فتح القدیر)

۳ :۔ روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی رحؒ سے جو امام شافعی رحمۃ اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعی رحؒ کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالےٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے؟ فرمایا یہ ہے :۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ (حاشیہ حصین)

۴ :۔ مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی رحؒ کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسیٰ رحؒ ضریر تھے، انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا اس وقت مجھ پر غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں، ہنوز تین سو بار پر نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی اور بعد الممات کے اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے وہ درود یہ ہے :۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔

اور شیخ مجد الدین رحؒ صاحب قاموس نے بھی اس حکایت کو بسند خود ذکر کیا ہے (فض)

۵ :۔ بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواریری رحؒ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا میں نے اسکو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالےٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا مجھے بخش دیا۔ میں نے سبب پوچھا، کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی لکھا کرتا تھا۔ خدائے تعالےٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ

Marfat.com

کسی دل پہ برگذار گلشن جنت)

۶ :۔ دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسّی کے نہ ہونے سے پریشان تھے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنوئیں کے اندر تھوک دیا۔ پانی کنارے تک اُبل آیا۔ مؤلف نے حیران ہوکر وجہ پوچھی۔ اس نے کہا یہ برکت ہے درود شریف کی جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔

۷ :۔ شیخ زروق رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

۸ :۔ ایک معتمد دوست نے راقم سے ایک خوشنویس لکھنؤ کی حکایت بیان کی، اُن کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اوّل ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اسکے بعد کام شروع کرتے۔ جب اُن کے انتقال کا وقت آیا تو غلبۂ فکرِ آخرت سے خوف زدہ ہوکر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جاکر کیا ہوتا ہے۔ ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے، وہ بیاض سرکار میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔

۹ :۔ مولانا فیض الحسن صاحب رح سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک خوشبو عطر کی آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو بیان کیا فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے۔

۱۰ :۔ ابو زرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے اس سے سبب حصول اس درجے کا پوچھا اس نے کہا میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں جب نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا میں درود لکھتا تھا، اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا۔ افضل زاد السعید میں یہ قصہ اسی طرح نقل کیا ہے بندہ کے خیال میں کاتب سے غلطی ہوئی صحیح یہ ہے کہ ابو زرعہ رح کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا جیسا کہ حکایات میں ع۲۹ پر آرہا ہے۔

۱۱ :۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور حکایت ہے کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا یہ پانچ درود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا:۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ تُصَلّٰی عَلَیْہِ ۔

اس درود کو درود خمسہ کہتے ہیں (فض) امام شافعیؒ کے متعلق اور بھی حکایات نقل کی گئی ہیں جو ص۳۰ پر آ رہی ہیں۔

۱۲ :- شیخ ابن حجر مکیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا اس سے حال پوچھا۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا سو درود کا شمار زیادہ نکلا حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا بس ہے، اس کا حساب مت کرو اور اسکو بہشت میں لے جاؤ۔ (فض) یہ قصہ ۱۹ پر قول بدیع سے بھی آ رہا ہے۔

۱۳ :- شیخ ابن حجر مکیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود بعدد معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اسکا روشن ہو گیا آپؐ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسارہ سامنے کر دیا۔ آپؐ نے اس رخسارہ پر بوسہ دیا بعد اسکے وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی (فض) یہ واقعہ ص۳۸ پر تفصیل سے آ رہا ہے۔

۱۴ :- شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام پیدا ہوئیں حضرت آدمؑ نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا۔ ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کر دو۔ انہوں نے پوچھا مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود شریف پڑھنا۔ اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔ فقط یہ واقعات زاد السعید میں نقل کئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو دوسرے حضرات نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی بہت سے واقعات اور بہت سے خواب درود شریف کے سلسلہ میں مشائخ نے لکھے ہیں جن میں سے بعض کا ذکر اس رسالہ میں کیا جاتا ہے جو زاد السعید کے نقول پر اضافہ ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

Marfat.com

۱۵ : علامہ سخاوی رح لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابو سعید رح خیاط تھا، وہ بہت یکسو رہتے تھے لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اسکے بعد انہوں نے ابن رشیق رح کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے، لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ انکی مجلس میں جایا کر اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۶ :۔ ابو العباس احمد بن منصور رح کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اسکو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہرات اور موتیوں سے لدا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا اللہ جل شانہٗ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرتِ درود کی وجہ سے (قول بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۷ :۔ صوفیاء میں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بیباک تھا یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا کس عمل سے ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا استاذ نے درود شریف پڑھا میں نے بھی ان کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا۔ میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے درود پڑھا، حق تعالیٰ شانہٗ نے اسی وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرمادی (قول بدیع) نزہۃ المجالس میں بھی اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا۔ بہت گناہگار تھا میں اسکو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا مگر وہ نہیں کرتا تھا، جب وہ مر گیا تو میں نے اسکو جنت میں دیکھا، میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبے پر کیسے پہنچ گیا؟ اس نے کہا میں ایک محدث

Marfat.com

کی مجلس میں تھا اُنہوں نے یہ کہا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زور سے درود پڑھے اسکے لئے جنت واجب ہے۔ میں نے آواز سے درود پڑھا اور اس پر اور لوگوں نے بھی پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہو گئی۔ اس قصّہ کو روض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صوفیا میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا، بہت گناہگار، ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا اس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا۔ میں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہیں تھا۔ جب وہ مرگیا تو میں نے اسکو خواب میں بہت اُونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا، بڑے اعزاز و اکرام میں تھا میں نے اس کا سبب پُوچھا تو اس نے اُوپر والا قصہ محدث کا ذکر کیا۔ ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۸:۔ ابوالحسن بغدادی دارمیؒ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے ابوعبداللہ بن حامدؒ کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا۔ ان سے پُوچھا کہ کیا گذری؟ اُنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی اور مجھ پر رحم فرمایا۔ اُنہوں نے ان سے یہ پُوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں۔ اُنہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے تو اُنہوں نے کہا کہ پھر تو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کر۔ دارمیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا معمول بنا لیا۔ (بدیع) ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۹:۔ ایک صاحب نے ابوحفص کاغذیؒ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، اُن سے پُوچھا کہ کیا معاملہ گذرا۔ اُنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔ اُنہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ اُنہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا۔ اُنہوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو میرا درود شریف گناہوں پر بڑھ گیا، تو میرے مولا جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اور اسکو میری جنت میں لے جاؤ (بدیع) یہ قصہ ۱۲ پر ابن حجر مکی سے مختصر گذر چکا۔ ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

Marfat.com

۲۰ :- علامہ سخاوی رح بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گنامگار تھا جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اسکو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں۔ میں نے اس شخص کی مغفرت کردی۔ حضرت موسیٰ ؑ نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہوگیا؟ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ توراۃ کو کھولا تھا اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیکھا تھا تو اس نے آپ پر درود پڑھا تھا تو میں نے اسکی وجہ سے اسکی مغفرت کردی۔ (بدیع)

اس قسم کے واقعات میں کوئی اشکال کی بات نہیں نہ تو ان کا یہ مطلب ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھ لینے سے سارے گناہ کبیرہ اور حقوق العباد سب معاف ہوجاتے ہیں اور نہ اس قسم کے واقعات میں کوئی مبالغہ یا جھوٹ وغیرہ ہے۔ یہ مالک کے قبول کرلینے پر ہے۔ وہ کسی شخص کی معمولی سی عبادت، ایک دفعہ کا کلمہ طیبہ قبول کرلے جیسا کہ فصل اول کی حدیث ۱۱ میں حدیث البطاقہ میں گذرچکا ہے تو اس کی برکت سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ ترجمہ:۔ بیشک اللہ تعالیٰ شانہ اسکی تو مغفرت نہیں فرماتے کہ اُن کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے (یعنی مشرک و کافر کی تو مغفرت ہے نہیں) اسکے علاوہ جس کو چاہیں گے بخش دینگے۔ اس لیے ان قصوں میں اور اس قسم کے دوسرے قصوں میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کو کسی کا ایک دفعہ کا درود پڑھنا پسند آجائے وہ اس کی وجہ سے سارے گناہ معاف کردے یا بخشیا ہے۔ ایک شخص کے کسی کے ذمہ ہزاروں روپے قرض ہیں وہ قرضدار کی کسی بات پر جو قرض دینے والے کو پسند آگئی ہو یا بغیر ہی کسی بات کے اپنا سارا قرضہ معاف کردے تو کسی کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ اسی طرح اللہ جل شانہ اگر کسی کو محض اپنے لطف و کرم سے بخش دے تو اس میں کیا اشکال کی بات ہے۔ ان قصوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے اسلیے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیئے۔ نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہوا اور کس محبت کا پڑھا ہوا پسند آجائے۔ ایک دفعہ بھی پسند آجائے تو بیڑا پار ہے۔ ؎

بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں ٭ گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

Marfat.com

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ﴿ عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۱ :- ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بدہیئت صورت دیکھی اُنہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟ اُس نے کہا میں تیرے بُرے عمل ہوں اُنہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اُس نے کہا کہ حضرت مصطفےٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت۔ (بدیع) ہم میں سے کونسا شخص ایسا ہے جو دن رات بداعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے اسکے بدرقہ کے لئے درود شریف بہترین چیز ہے، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جاسکے دریغ نہ کیا جائے کہ اکسیر اعظم ہے ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ﴿ عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۲ :- شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مرگیا میں نے اسکو خواب میں دیکھا میں نے اُس سے پُوچھا کیا گذری۔ اُس نے کہا شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گذریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی کیا میں اسلام پر نہیں مرا۔ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دُنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور اُن کے درمیان حائل ہوگیا۔ اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آرہی تھی اس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتادیئے، میں نے فوراً کہہ دیئے۔ میں نے اُن سے پُوچھا کہ اللہ تعالےٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ کون صاحب ہیں؟ اُنہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہوں مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ (بدیع) نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور بُرے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں متشکل ہوتے ہیں، فضائل صدقات حصہ دوم میں مُردہ کے جو احوال تفصیل سے ذکر کیے گئے ہیں اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اسکی دائیں طرف، روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ کھڑے ہوجاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں، اسی طرح سے بُرے اعمال خبیث صورتوں میں آیا زکوٰۃ کا مال ادا نہ کرنے کی صورت میں تو قرآنِ پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بنکر اسکے گلے کا طوق ہوجاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهُ ؎

Marfat.com

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۲۳ :- حضرت عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص ہے وہ پلصراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے، کبھی کسی چیز میں اٹک جاتا ہے۔ اتنے میں مجھ پر درود پڑھنا اس شخص کا پہنچا اور اس نے اسکو کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ پلصراط سے گذر گیا (بدیع عن الطبرانی وغیرہ) ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۲۴ :- حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ حضرت خلف رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا اسکا انتقال ہو گیا۔ میں نے اسکو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا پھر یہ اعزاز و اکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے؟ اس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آتا میں اسکے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا تھا، اللہ جل شانہ نے اسکے بدلہ میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۲۵ :- ابو سلیمان محمد بن الحسین حرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا بہت کثرت سے نماز روزہ میں مشغول رہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں درود شریف نہیں لکھتا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا (اسکے بعد انہوں نے درود کا اہتمام شروع کر دیا) اسکے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور نے ارشاد فرمایا کہ تیرا درود میرے پاس پہنچ رہا ہے۔ جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وسلم کہا کر۔ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۲۶ :- انہیں ابو سلیمان حرانی رحمہ اللہ کا خود اپنا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ابو سلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود بھی پڑھتا ہے تو پھر وسلّم کیوں نہیں کہا کرتا یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے (بدیع) فصل چہارم کے اخیر میں آداب کے سلسلہ میں زاد السعید سے بھی اس نوع کا ایک قصہ گذر چکا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۷:- ابراہیم نسفیؒ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو حدیث کے خدمتگاروں میں ہوں، اہلِ سنت سے ہوں، مسافر ہوں۔ حضورؐ نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا اسکے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے لگا۔ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۸:- ابن ابی سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا کس عمل پر؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھا کرتا تھا۔ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۹:- جعفر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے مشہور محدث حضرت ابو زرعہؒ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت نماز میں کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر صلوٰۃ وسلام لکھتا اور حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں (بدیع) اس حساب سے حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ایک کروڑ درود ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر چہ جائیکہ ایک کروڑ۔

Marfat.com

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ✦ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۳۰: حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایک دو قصے زاد السعید سے بھی گذر چکے ہیں حضرت موصوفؒ کے متعلق اس نوع کے کئی خواب منقول ہیں علامہ سخاویؒ قول بدیع میں عبداللہ بن عبدالحکمؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعیؓ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُنہوں نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرما دی اور میرے لئے جنت ایسی مزین کی گئی جیسا کہ دولہن کو مزین کیا جاتا ہے اور میرے اُوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا دولہن پر بکھیر کی جاتی ہے (شادی میں دولہا اور دولہنوں پر روپے پیسے وغیرہ نچھاور کئے جاتے ہیں) میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود لکھا ہے اس کی وجہ سے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ مجھ سے بتایا گیا کہ وہ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ہے۔ جب میں صبح کو اُٹھا تو میں نے امام صاحبؒ کی کتاب الرسالہ میں یہ درود اسی طرح پایا۔ نمیریؒ وغیرہ نے امام مزنیؒ کی روایت سے اُن کے خواب کا قصہ سطرح نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ اُنہوں نے کہا میری مغفرت فرما دی ایک درود کی وجہ سے جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا۔ وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ۔ بیہقیؒ نے ابو الحسن شافعیؒ سے ان کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، امام شافعی نے جو اپنے رسالہ میں درود لکھا ہے صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ آپ کی طرف سے ان کو اس کا کیا بدلہ دیا گیا ہے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے لئے نہیں روکے جائیں گے۔ ابن بنان اصبہانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ محمد بن ادریس یعنی امام شافعیؒ آپ کے چچا کی اولاد میں (چچا کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ آپ کے دادے ہاشم پر جا کر اُن کا نسب ملتا ہے وہ عبد یزید ابن ہاشم کی اولاد میں ہیں) آپ نے کوئی خصوصی اکرام اُن کے لئے فرمایا ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب

Marfat.com

نہ لیا جاتے ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اکرام ان پر کس عمل کی وجہ سے ہوا؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میرے اوپر درود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا الفاظ ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا :- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۲۱ :- ابوالقاسم مروزیؒ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد رحمۃ اللہ تعالٰی رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کیا کرتے تھے، خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے۔ اس جگہ ایک نور کا ستون ہے جو اتنا اونچا ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا۔ کسی نے پوچھا یہ ستون کیسا ہے تو یہ بتایا گیا کہ وہ درود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَکَرَّمَ۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۲۲ :- ابواسحٰق نہشلیؒ کہتے ہیں کہ میں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا اور اس میں حضورِ پاک کا نام اس طرح لکھا کرتا تھا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری لکھی ہوئی کتاب ملاحظہ فرمائی اور ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ عمدہ ہے (بظاہر لفظ تسلیماً کے اضافہ کی طرف اشارہ ہے) علامہ سخاویؒ نے اور بھی بہت سے حضرات کے خواب اس قسم کے لکھے ہیں کہ ان کو مرنے کے بعد بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ یہ اعزاز کس وجہ سے ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود شریف لکھنے کی وجہ سے (بدیع) ا ھ

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۲۳ :- حسن بن موسٰی الحضرمیؒ جو ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں کہتے ہیں کہ میں حدیث پاک نقل کیا کرتا تھا اور جلدی کی وجہ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود لکھنے میں چوک ہو جاتی تھی میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں لکھتا جیسا کہ ابو عمر وطبریؒ

Marfat.com

لکھتے ہیں میری آنکھ کھلی تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ سوار تھی میں نے اسی وقت عہد کر لیا کہ اب سے جب کوئی حدیث لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھوں گا۔ (بدیع) ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ✻ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۳۴:- ابو علی حسن بن علی عطار کہتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث پاک کے چند اجزاء لکھ کر دیئے میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آیا وہ حضور کے نام کے بعد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اپنی نو عمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا۔ میں تیسری دفعہ چہرۂ انور کی طرف حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھ سے روگردانی کیوں فرما رہے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔ اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھتا ہوں۔ (بدیع) ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ✻ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۳۵:- ابو حفص سمرقندی اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا اسکا انتقال ہوا اسکے دو بیٹے تھے، میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا۔ لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا، تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اسکو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم حضور کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا۔ بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصے میں لگا دے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے۔ وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار

Marfat.com

نکالتا اُن کی زیارت کرتا اور درودشریف پڑھتا۔ تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہوگیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہوگیا۔ جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اسکی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دعا کیا کرے۔ (بدیع)

نزہۃ المجالس میں بھی یہ قصہ مختصر نقل کیا ہے لیکن اتنا اس میں اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا بعد میں فقیر ہوگیا تو اُس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور حضورؐ سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ حضورؐ نے خواب میں فرمایا او محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے اُن کو لے لیا اور وہ جب انکو دیکھتا ہے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے اسکو دُنیا اور آخرت میں سعید بنا دیا۔ جب اسکی آنکھ کھلی تو آکر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہوگیا۔ فقط۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۳۶:۔ ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہوگیا۔ میری یہ تمنا ہے کہ میں اسکو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الھٰکم التکاثر پڑھ اور اسکے بعد لیٹ جا۔ اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی رہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تارکول لباس اس پر ہے، دونوں ہاتھ اسکے جکڑے ہوئے ہیں اور اسکے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ وہ صبح کو اُٹھ کر پھر حضرت حسن بصریؒ کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہٗ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرمادے۔ اگلے دن حضرت حسنؒ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اُونچا تخت ہے اور اس پر ایک نہایت حسین و جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اسکے سر پر ایک نُور کا تاج ہے۔ وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے بھی پہچانا میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا۔ کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درودشریف پڑھنے کا حکم دیا تھا (یعنی عشاء کے بعد سوتے تک) حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال

Marfat.com

اسکے بالکل برعکس تھا۔ جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی ۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔ اس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان پر ہوا۔ انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اسکا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا ان کا درود اللہ تعالٰی کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا۔ (بدیع) روض الفائق میں اسی نوع کا ایک دوسرا قصہ لکھا ہے کہ ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت ہی گناہگار تھا اس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا اسی حال میں وہ مر گیا اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا۔ اسکو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اسکو خواب میں دیکھے۔ اسکو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔ اس کی وجہ سے اسکی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ ایک زمانہ کے بعد اس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت ہی اچھی حالت میں تھا نہایت خوش وخرم ۔ ماں نے پوچھا کہ یہ کیا ہو گیا۔ اس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گناہگار شخص اس قبرستان پر سے گذرا قبروں کو دیکھ کر اسکو کچھ عبرت ہوئی وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں تھا۔ اس میں سے جو حصہ مجھے ملا اسکا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ میری اماں حضور پر درود دلوں کا نور ہے۔ گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مردہ دونوں کے لئے رحمت ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ❊ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۳۷: حضرت کعب احبار رضؓ جو تورات کے بہت بڑے عالم ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے حضرت موسٰی علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسٰی اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد وثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اے موسٰی اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اسکے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اسکی روشنی حضرت موسٰی علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے

Marfat.com

درود پڑھا کر۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۳۸: محمد بن سعید بن مطرفؒ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالاخانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے حضورؐ کی تشریف آوری سے بالاخانہ سارا ایک دم روشن ہو گیا حضورؐ میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لا اس منہ کو لا جس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اسکو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسارے پر پیار کیا میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑی ہوئی تھی اسکی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۳۹: محمد بن مالکؒ کہتے ہیں کہ میں بغداد گیا تاکہ قاری ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس کچھ پڑھوں۔ ہم لوگ ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر تھی اور قرأت ہو رہی تھی اتنے میں ایک بڑے میاں ان کی مجلس میں آئے جن کے سر پر بہت ہی پرانا عمامہ تھا۔ ایک پرانا کرتا تھا ایک پرانی سی چادر تھی۔ ابوبکرؒ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے ان کے گھر والوں کی اہل و عیال کی خیریت پوچھی ان بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی۔ شیخ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ میں ان کا حال سنکر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج و غم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اتنا رنج کیوں ہے علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اسکو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اسوقت تک نہیں سوتا جب تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود نہ پڑھ لے اور اس جمعہ کی رات میں تو نے سات سو مرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ

Marfat.com

کا آدمی بلانے آگیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد تو نے اس مقدار کو پورا کیا۔ یہ علامت بتانے کے بعد اس سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو سو دینار (اشرفیاں) دے دے تاکہ یہ اپنی ضروریات میں خرچ کر لے۔ قاری ابوبکرؒ اٹھے اور ان بڑے میاں نومولود کے والد کو ساتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے۔ قاری ابوبکرؒ نے وزیر سے کہا ان بڑے میاں کو حضورؐ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وزیر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے قصہ پوچھا۔ شیخ ابوبکرؒ نے سارا قصہ سنایا جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے (توڑا ہمیانی تھیلی جس میں دس ہزار کی مقدار ہوتی ہے) اس میں سے سو دینار اس نومولود کے والد کو دیئے اسکے بعد سو اور نکالے تاکہ شیخ ابوبکرؒ کو دے۔ شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا وزیر نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے اسلئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی اسلئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار درود والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالٰے کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے۔ اور پھر سو اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح سو سو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار یعنی سو دینار سے زائد نہیں لینگے جن کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا (بدیع) ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ✿ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۴۰ :- عبد الرحیم بن عبد الرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسلخانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا۔ میں نے رات بہت بےچینی میں گذاری، میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرتِ درود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔ (بدیع) ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ✿ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۴۱ :- علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالٰے فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن رسلانؒ کے شاگردوں میں سے

Marfat.com

ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب قول بدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہی کے بیان میں علامہ سخاویؒ کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لئے گئے ہیں۔ حضورؐ کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قبول فرمایا۔ بہت طویل خواب ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی۔ اور میں اللہ کے اور اسکے پاک رسولؐ کی طرف سے اسکی قبولیت کی امید رکھتا ہوں اور انشاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار ہوں۔ پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبیؐ کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کرتا رہا کر اور دل اور زبان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا رہا کر اس لئے کہ تیرا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضورؐ کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے۔ اور تیرا نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (بدیع) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا ۞ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۴۲:۔ علامہ سخاویؒ، ابوبکر بن محمدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے ان کو دیکھ کر ابوبکر بن المجاہدؒ کھڑے ہوگئے اُن سے معانقہ کیا اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے اُن سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضورؐ کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورت تک پڑھتا ہے اور اسکے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ۔ پڑھتا ہے اور اسکے بعد تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا۔ ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے۔ ابوالقاسم خفافؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ، ابوبکر بن مجاہدؒ کی مسجد میں گئے۔ ابوبکرؒ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ ابوبکرؒ کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا۔ انہوں نے استاد سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے ان کے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں شبلی کے لئے آپ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود کرتے ہوں۔ اسکے بعد استاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا کہ رات میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس قصہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر اللہ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شبلی کا یہ اعزاز آپ کے یہاں کس وجہ سے ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ۔ الآیۃ اور اسّی برس سے اس کا یہ معمول ہے۔ (بدیع ص)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۴۳: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں عبد الواحد بن زید بصریؒ سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا ایک شخص میرا رفیق سفر ہو گیا وہ ہر وقت چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا۔ میں نے اس سے اس کثرت درود کا سبب پوچھا اس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کے لئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے، جب ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے، میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اس کا منہ کالا ہو گیا، میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے

Marfat.com

بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے پہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے ڈنڈے تھے مسلط ہیں اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ، دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دستِ مبارک کو میرے باپ کے منہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اُٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرہ کو سفید کر دیا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میرا نام محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اسکے بعد سے میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کبھی نہیں چھوڑا۔ نزہۃ المجالس میں ایک اور قصہ اسی نوع کا ابوحامد قزوینیؒ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے، راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور اس کا سر اور منہ وغیرہ سؤر جیسا ہو گیا۔ وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں دعا اور عاجزی کی اتنے میں اسکی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا اس لئے یہ صورت بدل گئی لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بارے میں سفارش کی ہے۔ اسلئے کہ جب آپ کا ذکرِ مبارک سنتا تو درود بھیجا کرتا تھا۔ آپ کی سفارش سے اسکو اس کی اپنی اصلی صورت میں لوٹا دیا گیا۔

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے وہ حضرت سفیان ثوریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا میں نے اس سے پوچھا اسکی کیا وجہ اس نے پوچھا تو کون ہے میں نے کہا کہ میں سفیان ثوریؒ ہوں اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم ان کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اناللہ پڑھی اور کپڑے سے اُن کا منہ ڈھک دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آ رہے ہیں، انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اسکے

Marfat.com

چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہوگیا وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔ جب اس پر مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

(۱) يَا مَنْ يُّجِيْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ ‏ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى مَعَ السَّقَمِ

(۲) شَفِّعْ نَبِيَّكَ فِيْ ذُلِّيْ وَ مَسْكَنَتِيْ ‏ وَاسْتُرْ فَاِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ وَّ ذُوْ كَرَمٍ

(۳) وَاغْفِرْ ذُنُوْبِيْ وَسَامِحْنِيْ بِهَا كَرَمًا ‏ تَفَضُّلًا مِّنْكَ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ

(۴) اِنْ لَّمْ تُغِثْنِيْ بِعَفْوٍ مِّنْكَ يَآ اَمَلِيْ ‏ وَا خَجْلَتِيْ وَاحَيَائِيْ مِنْكَ وَا نَدَمِيْ

(۵) يَارَبِّ صَلِّ عَلَى الْهَادِي الْبَشِيْرِ وَمَنْ ‏ لَهُ الشَّفَاعَةُ فِي الْعَاصِيْ اَخِي النَّدَمِ

(۶) يَارَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُّضَرٍ ‏ اَزْكَى الْخَلَائِقِ مِنْ عَرَبٍ وَّ مِنْ عَجَمٍ

(۷) يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ وَمَنْ ‏ سَادَ الْقَبَائِلَ فِي الْاَنْسَابِ وَالشِّيَمِ

(۸) صَلَّى عَلَيْهِ الَّذِيْٓ اَعْطَاهُ مَنْزِلَةً ‏ عُلْيَاءَ اِذْ كَانَ حَقًّا اَفْضَلَ الْاُمَمِ

(۹) صَلَّى عَلَيْهِ الَّذِيْ اَعْلَاهُ مَرْتَبَةً ‏ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

(۱۰) صَلَّى عَلَيْهِ صَلٰوةً لَّا انْقِطَاعَ لَهَا ‏ مَوْلَاهُ ثُمَّ عَلٰى صَحْبٍ وَّ ذِيْ رَحِمٍ

ترجمہ: ۱: "اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھیریوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اے وہ پاک ذات جو ضرر کو، بلاؤں کو، بیماریوں کو زائل کرنے والا ہے"۔

۲: "اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میری ذلت اور عاجزی میں قبول فرمالے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما، بیشک تو احسان اور کرم والا ہے"۔

۳: "میرے گناہوں کو معاف فرما اور ان سے مسامحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والے اور نعمتوں والے"۔

۴: "اے میری امیدگاہ اگر تو اپنے عفو سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے کتنی خجالت ہوگی، کتنی

Marfat.com

تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہوگی۔"

۵ :- "اے میرے رب درود بھیج ہادی بشیر پر اور اس ذات پر جس کے لئے شفاعت کا حق ہے، گناہگار اور ندامت والے کے حق میں۔"

۶ :- "اے رب درود بھیج اس شخص پر جو قبیلہ مضر میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہے اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہو یا عجم کی سب سے افضل ہے۔"

۷ :- "اے رب درود بھیج اس شخص پر جو ساری دنیا سے افضل ہے اور اس شخص پر جو تمام قبائل کا سردار بن گیا ہے نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی۔"

۸ :- جس پاک ذات نے اسکو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا ہے وہی اس پر درود بھی بھیجے، بیشک وہ اس درجہ کا مستحق بھی ہے اور ساری مخلوق سے افضل۔"

۹ :- وہی پاک ذات اس پر درود بھیجے جس نے اسکو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا پھر اسکو اپنا محبوب بنانے کے لئے چھانٹا وہ پاک ذات جو مخلوق کو پیدا کرنے والی ہے۔"

۱۰ :- اس کا مولیٰ اس پر ایسا درود بھیجے جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو اسکے بعد اسکے صحابہ پر درود بھیجے اور اسکے رشتہ داروں پر۔" (روض الفائق) ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۴۴ :- نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے (اُن کی نزع کی حالت تھی) اُن سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا ہے اس لئے کہ میں نے علماء سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۴۵ :- نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاء میں سے ایک صاحب کو حبس بول ہوگیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن رسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور اُن سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی۔ انہوں نے فرمایا تو تریاق مجرب سے کہاں غافل ہے یہ درود پڑھا کر۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ

Marfat.com

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔

خواب سے اُٹھنے کے بعد اُن صاحب نے اس درود کو کثرت سے پڑھا اور انکا مرض زائل ہو گیا ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۴۶:- حافظ ابو نعیمؒ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جارہا تھا میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اُٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یُوں کہتا ہے :- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ میں نے اس سے پُوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے ؛ (یا محض اپنی رائے سے) اُس نے پُوچھا تم کون ہو ؟ میں نے کہا سفیان ثوریؒ ۔اس نے کہا کیا عراق والے سفیان ۔ میں نے کہا ہاں ۔کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے ۔میں نے کہا ہاں ہے ۔اُس نے پُوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے ؟ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے ، اور دن سے رات نکالتا ہے ، ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے ۔ اس نے کہا کچھ نہیں پہچانا ۔میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے ؟ اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اسکو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کرسکتا ۔اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتا ہے ۔میں نے پُوچھا یہ تیرا درود کیا چیز ہے ؟ اُس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مرگئی) اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھُول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے اس سے میں نے اللہ جل شانہٗ کی طرف دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا اُس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا ۔اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا ۔میں نے اُن سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مُصیبت کو آپ نے دُور کیا ۔اُنھوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ۔میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت کیجئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اُٹھایا کرے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کرے ۔(نزہۃ) ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

Marfat.com

۴۷: صاحب احیاء نے لکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ایک کھجور کا تنہ جس پر سہارا لگا کر آپ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر جب منبر بن گیا اور آپ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنہ آپ کے فراق سے رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس پر رکھا جس سے اس کو سکون ہوا (یہ حدیث کا مشہور قصہ ہے) یا رسول اللہ آپ کی اُمت آپ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس تنے کے (یعنی اُمت اپنے سکون کے لئے توجہ کی زیادہ محتاج ہے) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اُونچا ہوا کہ اُس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا چنانچہ ارشاد فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اتنی اونچی ہوئی کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرمادی چنانچہ ارشاد فرمایا:۔ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔ تم نے اُن منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا علو شان اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے لیکن انبیاء کی میثاق میں آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ (الآیۃ) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی فضیلت کا اللہ کے یہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اس کی تمنا کریں گے کہ کاش آپ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے:۔ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت موسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ جل شانہ نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ پتھر سے نہریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا (کہ حضورؐ کا یہ معجزہ مشہور ہے) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ اگر حضرت سلیمان (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کہ ہوا اُن کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرا دے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرا دے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ آپ کا براق رات کے وقت میں

Marfat.com

آپ کو ساتویں آسمان سے بھی پرے لیجائے اور صبح کے وقت آپ مکہ مکرمہ واپس آجائیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود بھیجے یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت عیسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مردوں کو زندہ فرمادیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جسکے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھون دیئے گئے ہوں وہ آپ سے یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں اسلئے کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا :۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا اے رب کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ اگر آپ بھی ہمارے لئے بد دعا کر دیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا۔ بیشک کافروں نے آپ کی پشت مبارک کو روندا (کہ جب آپ نماز میں سجدہ میں تھے آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان رکھ دیا تھا اور غزوہ احد میں) آپ کے چہرۂ مبارک کو خون آلودہ کیا آپ کے دندان مبارک کو شہید کیا۔ اور آپ نے بجائے بد دعا کے یوں ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں (جاہل ہیں) یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی عمر کے بہت تھوڑے سے حصے میں (کہ نبوت کے بعد تیئس ۲۳ ہی سال ملے) اتنا بڑا مجمع آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طویل عمر (ایک ہزار برس) میں اتنے آدمی مسلمان نہ ہوئے (کہ حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ۱۲۴ ہزار صحابہ تھے اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے حاضر نہ ہوسکے ان کی تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے) آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے (بخاری کی مشہور حدیث عرضت علی الامم میں ہے رَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ کہ حضور نے اپنی امت کو اتنی کثیر مقدار میں دیکھا کہ جس نے سارے جہان کو گھیر رکھا تھا) اور حضرت نوح السلام پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں (قرآن پاک میں ہے وَمَآ اٰمَنَ مَعَہٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ) یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ اپنے ہمجنسوں ہی کے ساتھ نشست و برخواست فرماتے تو آپ ہمارے پاس کبھی نہ بیٹھتے اور اگر آپ نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپکا نکاح نہ ہوسکتا تھا۔ اور اگر آپ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہمسروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے بیشک آپ نے ہمیں اپنے ساتھ بٹھایا۔ ہماری عورتوں سے نکاح کیا۔ ہمیں اپنے ساتھ

Marfat.com

کھانا کھایا۔ بالوں کے کپڑے پہنے (غربی) گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا اور زمین پر (دستر خوان بچھا کر) کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو (زبان سے) چاٹا اور یہ سب امور آپ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ۔ اللہ تعالےٰ ہی آپ پر درود و سلام بھیجے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۴۸:۔ نزہۃ البساتین میں حضرت ابراہیم خواصؒ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو سفر میں پیاس معلوم ہوئی اور شدتِ پیاس سے بیہوش ہو کر گر پڑا کسی نے میرے منہ پر پانی چھڑکا میں نے آنکھیں کھولیں تو ایک مردِ حسین خوبرو گھوڑے پر سوار دیکھا اس نے مجھ کو پانی پلایا اور کہا میرے ساتھ رہو تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ اُس نوجوان نے مجھ سے کہا تم کیا دیکھتے ہو میں نے کہا یہ مدینہ ہے اُس نے کہا اُتر جاؤ میرا سلام حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا اور عرض کرنا آپ کا بھائی خضر آپ کو سلام کہتا ہے۔ شیخ ابوالخیر اقطعؒ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا پانچ دن وہاں قیام کیا کچھ مجھ کو ذوق ولطف حاصل نہ ہوا میں قبر شریف کے پاس حاضر ہوا اور حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا اور عرض کیا اے رسُول اللہ آج میں آپ کا مہمان ہوں پھر وہاں سے ہٹ کر منبر کے پیچھے سو رہا۔ خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت ابوبکرؓ آپؐ کی داہنی اور حضرت عمرؓ آپ کی بائیں جانب تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ آپ کے آگے تھے حضرت علیؓ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ اُٹھ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں میں اُٹھا اور حضرت کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوما حضورؐ نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔ یہ شیخ ابوالخیرؒ کا قصہ علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں بھی نقل کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزہۃ کے ترجمہ میں کچھ تسامح ہوا قولِ بدیع کے الفاظ یہ ہیں:۔ اَقَمْتُ خَمْسَۃَ اَیَّامٍ مَا ذُقْتُ ذَوَاقًا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں پانچ دن رہا اور مجھے ان دنوں میں کوئی چیز چکھنے کو بھی نہیں ملی۔ ذوق وشوق حاصل نہ ہونا ترجمہ کا تسامح ہے اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کے زیارتِ مدینہ کے قصوں میں ۸ نمبر پر بھی یہ قصہ گذر چکا ہے اور اس میں اسی نوع کا ایک قصہ ۲۳ پر ابن الجلاء کا بھی وفاء الوفاء سے گذر چکا ہے اور اس

Marfat.com

نوع کے اور بھی متعدد قصے اکابر کے ساتھ پیش آچکے ہیں جو وفاالوفا میں کثرت سے ذکر کیے گئے ہیں۔
ہمارے حضرت اقدس شیخ المشائخ مسند ہند امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
نور اللہ مرقدہٗ اپنے رسالہ حرز ثمین فی مبشرات النبی الامین جس میں انہوں نے چالیس خواب یا مکاشفات
اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں۔
اس میں ۱۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی (نہ معلوم کے دن کا فاقہ ہوگا)
میں نے اللہ جل شانہٗ سے دعا کی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس آسمان
سے اتری اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک روٹی تھی گویا اللہ جل شانہٗ نے حضورؐ کو ارشاد
فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رات کو کھانے کو
کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا۔ خواب
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ میں نے ہی بھیجا
تھا یعنی میں نے توجہ سے اسکے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ وہ دودھ لے کر جائے۔ اھ اور جب
اکابر صوفیہ کی توجہات معروف متواتر ہیں تو پھر سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کا کیا
پوچھنا۔ حضرت شاہ صاحبؒ ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک دفعہ
بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میرے بیٹے
کیسی طبیعت ہے اسکے بعد شفا کی بشارت عطا فرمائی۔ اور اپنی داڑھی مبارک میں سے دو بال مرحمت
فرمائے۔ مجھے اسی وقت صحت ہوگئی اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں تھے۔
حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ والد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ان دو بالوں میں سے ایک
مجھے مرحمت فرمایا تھا۔ اسی طرح شاہ صاحبؒ ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد صاحب
نے ارشاد فرمایا کہ ابتدا۔ طالب علمی میں مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں۔ مگر مجھے اس
میں علماء کے اختلاف کی وجہ سے تردد تھا کہ ایسا کروں یا نہ کروں میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب میں ایک روٹی مرحمت فرمائی۔ حضرات شیخین
وغیرہ تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا الھدایا مشترکۃ میں نے وہ روٹی
ان کے سامنے کر دی انہوں نے ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا الھدایا مشترکۃ میں نے

Marfat.com

وہ روٹی ان کے سامنے کردی۔ انہوں نے بھی ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا "الھدیۃ مشترکۃ" میں نے عرض کیا کہ اگر یہی "الھدایا مشترکۃ" رہا یہ روٹی تو اسی طرح تقسیم ہوجائے گی، مجھ فقیر کے پاس کیا بچے گا۔ حرز ثمین میں تو یہ قصہ اتنا ہی لکھا ہے لیکن حضرتؒ کی دوسری کتاب انفاس العارفین میں کچھ اور بھی تفصیل ہے وہ یہ کہ میں نے سونے سے اُٹھنے کے بعد اس پر غور کیا کہ اسکی کیا وجہ کہ حضرات شیخین کے کہنے پر تو میں نے روٹی اُن کے سامنے کردی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر انکار کردیا۔ میرے ذہن میں اسکی وجہ یہ آئی کہ میری نسبت نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے اور میرا سلسلۂ نسب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے اسلئے ان دونوں حضرات کے سامنے تو مجھے انکار کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میرا نہ تو سلسلہ سلوک ملتا تھا نہ سلسلۂ نسب اس لئے وہاں بولنے کی جرأت ہوگئی فقط۔ یہ حدیث الھدایا مشترکۃ والی محدثین کے نزدیک تو متکلم فیہ ہے اور اسکے متعلق اپنے رسالہ فضائل حج کے ختم پر بھی دو قصے ایک قصہ ایک بزرگ کا اور دوسرا قصہ حضرت امام ابویوسفؒ فقیہ الامت کا لکھ چکا ہوں اسجگہ اس حدیث سے تعرض نہیں کرنا تھا اسجگہ تو یہ بیان کرنا تھا کہ اَجْوَدُ النَّاسِ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ۔ کی اُمت پر بادی برکات بھی روز افزوں ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ اپنے رسالہ حرز ثمین میں ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان المبارک میں سفر کررہے تھے، نہایت شدید گرمی تھی جس کی وجہ سے بہت ہی مشقت اُٹھانی پڑی اسی حالت میں مجھے اونگھ آگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی، حضورؐ نے بہت ہی لذیذ کھانا جسمیں چاول اور میٹھا اور زعفران اور گھی خوب تھا (نہایت لذیذ زردہ) مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہوکر کھایا۔ پھر حضورؐ نے پانی مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہوکر پیا جس سے بھوک پیاس سب جاتی رہی اور جب آنکھ کھلی تو میرے ہاتھوں میں سے زعفران کی خوشبو آرہی تھی اھ۔ ان قصوں میں کچھ تردد نہ کرنا چاہیئے اسلئے کہ احادیث صوم وصال میں اِنِّیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔ (مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے) میں ان چیزوں کا ماخذ اور اصل موجود ہے اور حضور کا یہ ارشاد:۔ اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ (کہ میں تم جیسا نہیں ہوں) عوام کے اعتبار سے ہے۔ اگر کسی خوش نصیب کو یہ کرامت حاصل ہوجائے تو کوئی مانع نہیں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیاء حق ہیں۔

Marfat.com

قرآنِ پاک میں حضرت مریم علیہا السلام کے قصہ میں کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْہَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَہَا رِزْقًا وارد ہے یعنی جب بھی حضرت زکریاؑ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو اُن کے پاس کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور ان سے دریافت فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئی ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں۔ درمنثور میں روایات میں اس رزق کی تفاصیل وارد ہوئی ہیں کہ بغیر موسم کے انگوروں کی زنبیل بھری ہوئی ہوتی تھی اور گرمی کے زمانہ میں سردی کے پھل اور سردی کے زمانہ میں گرمی کے پھل۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

۴۹:۔ نزہۃ المجالس میں ایک عجیب قصہ لکھا ہے کہ رات اور دن میں آپس میں مناظرہ ہوا کہ ہم میں سے کون سا افضل ہے۔ دن نے اپنی فضیلت کے لئے کہا کہ میرے میں تین فرض نمازیں ہیں اور تیرے میں دو، اور مجھ میں جمعہ کے دن ایک ساعت اجابت ہے جس میں آدمی جو مانگے وہ ملتا ہے (یہ صحیح اور مشہور حدیث ہے) اور میرے اندر رمضان المبارک کے روزے رکھے جاتے ہیں تو لوگوں کے لئے سونے اور غفلت کا ذریعہ ہے! اور میرے ساتھ تیقظ اور چوکنا پن ہے اور مجھ میں حرکت ہے اور حرکت میں برکت ہے۔ اور میرے میں آفتاب نکلتا ہے جو ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔ رات نے کہا کہ اگر تو اپنے آفتاب پر فخر کرتا ہے تو میرے آفتاب اللہ والوں کے قلوب ہیں اہلِ تہجد اور اللہ کی حکمتوں میں غور کرنے والوں کے قلوب ہیں تو ان عاشقوں کے شراب تک کہاں پہنچ سکتا ہے جو خلوت کے وقت میں میرے ساتھ ہوتے ہیں تو معراج کی رات کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے، تو اللہ جل شانہٗ کے پاک ارشاد کا کیا جواب دے گا جو اس نے اپنے پاک رسول سے فرمایا وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ کہ رات کو تہجد پڑھئے جو بطور نافلہ کے ہے آپ کے لئے اللہ نے مجھے تجھ سے پہلے پیدا کیا۔ میرے اندر لیلۃ القدر ہے جس میں مالک کی نہ معلوم کیا کیا عطائیں ہوتی ہیں، اللہ کا پاک ارشاد ہے کہ وہ ہر رات کے آخری حصہ میں یوں ارشاد فرماتا ہے کوئی ہے مانگنے والا جس کو دوں، کوئی ہے توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کروں۔ کیا تجھے اللہ کے اس پاک ارشاد کی خبر نہیں: یَا اَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا کیا تجھے اللہ کے اس ارشاد کی خبر نہیں کہ جس میں اللہ نے ارشاد فرمایا۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی پاک ہے وہ ذات جو

Marfat.com

رات کو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک فقط۔ یقیناً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں معراج کا قصّہ بھی ایک بڑی اہمیت اور بڑی خصوصیت رکھتا ہے۔ قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں معراج کی کرامت بہت ہی اہمیت رکھتی ہے اور بہت ہی فضائل کو متضمن ہے۔ اللہ جل شانہٗ سے سرگوشی، اللہ تعالیٰ شانہٗ کی زیارت انبیاء کرام کی امامت اور سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف بری لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی۔ کہ اسجگہ اللہ تعالےٰ شانہٗ کی بڑی بڑی نشانیوں کی سیر یہ معراج کا قصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے! اور اس قصہ میں جتنے درجات رفیعہ جن پر قرآن پاک اور احادیث صحیحہ میں روشنی ڈالی گئی ہے یہ سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات ہیں۔ اس قصّہ کو صاحب قصیدہ بردہ نے مختصراً لکھا ہے اور جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے مع ترجمہ کے نشر الطیب میں ذکر کیا ہے۔ اسی سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

من القصیدہ

۱ سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ	"آپ ایک شب میں حرم شریف مکہ سے حرم محترم مسجد اقصیٰ تک رباد جودیکہ ان میں فاصلہ چالیس روز کے سفر کا ہے) ایسے ظاہر و باہر تیز رو کمال نورانیت وارتفاع کدورت کے ساتھ تشریف لے گئے جیسا کہ بدر تاریکی کے پردہ میں نہایت درخشانی کے ساتھ جاتا ہے۔" ۱۲
۲ وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ	"اور آپ نے بحالت ترقی رات گذاری اور یہاں تک ترقی فرمائی کہ ایسا قرب الٰہی حاصل کیا جس پر مقربان درگاہِ خداوندی سے کوئی نہیں پہنچایا گیا تھا۔ بلکہ اس مرتبہ کا بسبب غایت رفعت کسی نے قصد بھی نہیں کیا تھا۔"
وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ	"اور آپ کو مسجد بیت المقدس میں تمام انبیاء و رسل نے اپنا امام و پیشوا بنایا جیسا مخدوم خادموں کا امام و پیشوا ہوتا ہے۔" ۱۲
۳ وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ	"اور منجملہ آپ کی ترقیات کے یہ امر ہے کہ آپ سات آسمانوں کو طے کرتے جاتے تھے جو ایک دوسرے پر ہے ایسے لشکر ملائکہ میں (جو بلحاظ آپکی عظمت وشان و تالیف قلب مبارک آپ کے ہمراہ تھا اور) جسکے سردار اور صاحب علم آپ ہی تھے۔" ۱۲

حَتّٰی[۵] إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

خَفَضْتَ[۶] کُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ

نُوْدِیْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

کَیْمَا[۷] تَفُوْزَ بِوَصْلٍ أَیِّ مُسْتَتِرٍ

عَنِ الْعُیُوْنِ وَسِرٍّ أَیِّ مُکْتَتِمِ

(آپ رتبۂ عالی کی طرف برابر ترقی کرتے رہے اور آسمانوں کو برابر طے کرتے رہے) یہاں تک کہ جب آگے بڑھنے والے کی قرب و منزلت کی نہایت نہ رہی اور کسی طالب رفعت کے واسطے کوئی موقع ترقی کا نہ رہا تو ۱۲ اھ

[۶] جس وقت آپ کی ترقیات نہایت درجہ کو پہنچ گئیں تو آپ نے ہر مقام انبیاء کو باہر صاحب مقام کو اپنی نسبت اپنے مرتبہ کے جو خداوند تعالیٰ نے عنایت فرمایا پست کر دیا جبکہ آپ ادن (یعنی قریب آجا) کہہ کر واسطے ترقی مرتبہ کے مثل یکتا و نامور شخص کے پکارے گئے۔

[۷] "یہ ندا یا محمد کی اسلئے تھی) تاکہ آپ کو وہ وصل حاصل ہو جو نہایت درجہ آنکھوں سے پوشیدہ تھا اور کوئی مخلوق اسکو دیکھ نہیں سکتی اور تاکہ آپ کامیاب ہوں اس اچھے بھید سے جو غایت مرتبہ پوشیدہ ہے۔" (عطر الورود)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ۞ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

یہاں تک تو حضرتؒ نے قصیدہ بردہ سے معراج کا قصہ نقل فرمایا اور عطر الورود جو قصیدہ بردہ کی اردو شرح حضرت شیخ الہند مولانا الحاج محمود الحسن صاحب دیوبندی قدس سرہ کے والد ماجد حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اس سے ترجمہ نقل کیا۔ اسکے بعد آخری شعر یارب صل وسلم الخ تحریر فرما کر اپنی طرف سے عبارت ذیل کا اضافہ کیا ہے۔

وَلْنَخْتِمِ الْکَلَامَ عَلٰی وَقْعَةِ الْإِسْرَاءِ ۞ بِالصَّلٰوةِ عَلٰی سَیِّدِ أَهْلِ الْاِصْطِفَاءِ

وَاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَهْلِ الْاِجْتِبَاءِ ۞ مَا دَامَتِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ

جس کا ترجمہ یہ ہے: "ہم ختم کرتے ہیں معراج والے قصہ پر کلام کو درود شریف کے ساتھ اس ذات پر جو سردار ہے سارے برگزیدہ لوگوں کی اور ان کے آل و اصحاب پر جو منتخب ہستیاں ہیں جب تک آسمان اور زمین قائم رہیں۔"

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ۞ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۵۰: اس سیاہ کار کو ان فضائل کے رسائل لکھنے کے زمانہ میں بعض مرتبہ خود کو اور بعض مرتبہ دوسرے احباب کو کچھ منامات اور مبشرات بھی آئے۔ اس رسالہ فضائل درود کے لکھنے کے زمانہ میں ایک رات خواب میں یہ دیکھا کہ مجھے یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اس رسالہ میں قصیدہ ضرور لکھیو لیکن قصیدہ کی تعیین نہیں معلوم ہو سکی البتہ خود اس ناکارہ کے ذہن میں خواب ہی میں یا جاگتے وقت دو خوابوں کے درمیان میں اسلئے کہ اسی وقت دوبارہ بھی اسی قسم کا خواب دیکھا تھا یہ خیال آیا کہ اس کا مصداق مولانا جامی نور اللہ مرقدہ

Marfat.com

کی وہ مشہور نعت ہے جو یوسف زلیخا کے شروع میں ہے۔ جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی تھی گنگوہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب پڑھی تھی، اسی وقت اُن کی زبانی اسکے متعلق ایک قصہ بھی سنا تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اسکی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔ قصہ یہ سنا تھا کہ مولانا جامی نور اللہ مرقدہ و اعلی اللہ مراتبہ، یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اسکو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر اُن پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا حضور نے فرمایا وہ آرہا ہے اسکو یہاں نہ آنے دو، امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا، اُن پر سختی کی اور جیلخانہ میں ڈالدیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہو گا اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔ اس قصہ کے سننے میں یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں لیکن اسوقت اپنے ضعف بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعت کتب سے معذوری ہے۔ ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ کر دیں۔ اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں۔ ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہونے اور قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دستِ مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اسکو چوما۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کی حکایات زیارتِ مدینہ کے سلسلہ میں یہ قصہ مفصل علامہ سیوطی کی کتاب الحاوی سے گذر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس میں روضۂ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں بعض دوستوں کا خیال یہ ہے کہ میرے خواب کا مصداق قصیدۂ بردہ ہے اسی لئے اس سے پہلے

Marfat.com

نمبر پر چند اشعار اس سے بسلسلہ معراج نقل کردیئے اور بعض دوستوں کی رائے یہ ہے کہ حضرت نانوتوی نور اللہ مرقدہ کے قصائد میں سے کوئی قصیدہ مراد ہے اسلئے خیال ہے کہ مولانا جامیؒ کی نعت کے بعد حضرت اقدس مولانا نانوتوی نور اللہ مرقدہ کے قصائد قاسمی میں سے بھی کچھ اشعار نقل کردوں اور انہیں پر اس رسالہ کو ختم کردوں وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ مولانا جامیؒ کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم مولانا الحاج اسعد اللہ صاحب فارسیؒ سے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہ کے جلیل القدر خلفاء میں ہیں جس کی وجہ سے عشق نبوی کا جذبہ بھی جتنا ہو برمحل ہے اسلئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اسکا ترجمہ فرمادیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو۔ مولانا نے اسکو قبول فرمالیا۔ اسلئے ان اشعار کے بعد ان کا ترجمہ بھی پیش کردیا جائے گا۔ اور اسکے بعد قصائد قاسمی کے چند اشعار لکھ دیئے جائینگے۔

مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) زمہجوری برآمد جان عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم
(۲) نہ آخر رحمۃ للعالمینی — زمحروماں چرا غافل نشینی
(۳) زخاک اے لالۂ سیراب برخیز — چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
(۴) بروں آور سر از برد یمانی — کہ روئے تست صبح زندگانی
(۵) شب اندوہ مارا روز گرداں — زرویت روز ما فیروز گرداں
(۶) بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ — بسر بربند کافوری عمامہ
(۷) فرود آویز از سر گیسواں را — فگن سایہ بپا سرو رواں را
(۸) ادیم طائفی نعلین پا کن — شراک از رشتۂ جانہائے ما کن
(۹) جہانے دیدہ کردہ فرش راہ اند — چو فرش اقبال پا بوس تو خواہند
(۱۰) زحجرہ پائے در صحن حرم نہ — بفرق خاک رہ بوساں قدم نہ
(۱۱) بدہ دستی ز پا افتادگاں را — بکن دلداریئے دل دادگاں را

Marfat.com

(۱۲) اگرچہ غرق دریائے گناہیم — فتادہ خشک لب بر خاک راہیم
(۱۳) تو ابر رحمتی آں بہ کہ گاہے — کنی بر حال لب خشکاں نگاہے
(۱۴) خوشا کز گرد رہ سوئے یثرب رسیدیم — بدیدہ گرد ازکویت کشیدیم
(۱۵) بمسجد سجدۂ شکرانہ کردیم — چراغت راز جاں پروانہ کردیم
(۱۶) بگرد روضات گشتیم گستاخ — دلم چوں پنجرہ سوراخ سوراخ
(۱۷) زدیم از اشک ابر چشم بے خواب — حریم آستاں روضات آب
(۱۸) گہے رفتیم زاں ساحت غبارے — گہے چیدیم زو خاشاک و خارے
(۱۹) ازاں نور سواد دیدہ دادیم — وزیں بر ریش دل مرہم نہادیم
(۲۰) بسوئے منبرت رہ بر گرفتیم — ز چہرہ پایہ اش در زر گرفتیم
(۲۱) ز محرابت بسجدہ کام جستیم — قدم گاہت بخون دیدہ شستیم
(۲۲) بپائے ہر ستون قد راست کردیم — مقام راستاں درخواست کردیم
(۲۳) ز داغ آرزو بیت با دل خوش — زدیم از دل بہر قندیل آتش
(۲۴) کنوں گر تن نہ خاک آں حریم ست — بحمد اللہ کہ جاں آں جا مقیم ست
(۲۵) بخود درماندہ ام از نفس خود رائے — ببیں درماندہ چندیں بہ بخشائے
(۲۶) اگر نہ بود چو لطفت دست یارے — ز دست ما نیاید ہیچ کارے
(۲۷) قضا می افگند از راہ مارا — خدارا از خدا درخواہ مارا
(۲۸) کہ بخشد از یقین اول حیاتے — دہد آنگہ بکار دیں ثباتے
(۲۹) چو ہول روز رستا خیز خیزد — بآتش آبروئے ما نہ ریزد
(۳۰) کند با ایں ہمہ گمراہیِ ما — ترا اذن شفاعت خواہیِ ما
(۳۱) چو چوگان سر فگندہ آوری روئے — بمیدان شفاعت صفتی گوئے

(۳۲) بحسن اہتمامت کار جامی
طفیل دیگراں یابد تمامی

Marfat.com

ترجمہ:۔ از حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم خلیفہ مجاز بیعت از حکیم الامت حضرت مولانا الحاج اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

(۱) آپ کے فراق سے کائناتِ عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب ہے، اور دم توڑ رہا ہے، اے رسولِ خدا نگاہِ کرم فرمائیے اے ختم المرسلین رحم فرمائیے۔

(۲) آپ یقیناً رحمۃ للعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکامانِ قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔"

(۳) اے لالۂ خوش رنگ اپنی شادابی و سیرابی سے عالم کو مستفید فرمائیے اور خواب نرگس سے بیدار ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلوب کو منور فرمائیے ؂

اے بسرا پردہ یثرب بخواب ؛ خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

(۴) اپنے سرِ مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالیے کیونکہ آپ کا روئے انور صبح زندگانی ہے۔

(۵) ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمالِ جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروزمندی و کامیابی عطا کر دیجئے۔

(۶) جسمِ اطہر پر حسبِ عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کافوری عمامہ زیبِ سر فرمائیے۔

(۷) اپنی عنبر بار و مشکیں زلفوں کو سرِ مبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ اُن کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامتِ اطہر و جسمِ انور کا سایہ نہ تھا لہٰذا گیسوئے مشکوں کا سایہ ڈالیئے۔

(۸) حسبِ دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنیئے اور ان کے تسمے اور ٹپیاں ہمارے رشتہ جاں سے بنائیے۔

(۹) تمام عالم اپنے دیدہ و دل کو فرشِ راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرشِ زمین کی طرح آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔"

(۱۰) حجرہ شریف یعنی گنبدِ خضرا سے باہر آکر صحنِ حرم میں تشریف رکھیئے راہِ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھئے

(۱۱) عاجزوں کی دستگیری بےکسوں کی مدد فرمائیے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔

(۱۲) اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سر تا پا غرق ہیں لیکن آپ کی راہِ مبارک پر تشنہ و خشک لب پڑے ہیں

(۱۳) آپ ابرِ رحمت ہیں شایانِ شانِ گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک نگاہِ کرم بار ڈالی جائے۔

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو یہ خیال ہے

Marfat.com

کہ حضرت جامیؒ یہاں سے زمانہ گذشتہ کی زیارت مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے تمنا فرما رہے ہیں حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کا رجحان اسی طرف ہے اسی لئے اب ترجمہ میں اسکی رعایت کی جائے گی۔

(۱۴) ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گرد راہ سے آپ کی خدمت میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے ؎

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم
خاکِ درِ رسول کا سرمہ لگائیں ہم

(۱۵) مسجد نبوی میں دوگانہ شکر ادا کرتے سجدۂ شکر بجالاتے روضۂ اقدس کی شمع روشن کا اپنی جان حزیں کو پروانہ بناتے۔"

(۱۶) آپ کے روضۂ اطہر اور گنبد خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صدمہائے عشق اور وفور شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔

(۱۷) حریم قدس اور روضۂ پرنور کے آستانۂ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔

(۱۸) کبھی صحن حرم میں جھاڑو دیکر گرد وغبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس وخاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔"

(۱۹) گو گرد وغبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر ہم اس مردمک چشم کے لئے سامانِ روشنی مہیا کرتے اور گو خس وخاشاک زخموں کے لئے مضر ہے مگر ہم اسکو جراحت دل کے لئے مرہم بناتے۔"

(۲۰) آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اسکے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے مل مل کر زریں وطلائی بناتے۔

(۲۱) آپ کے مصلائے مبارک ومحراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقصد میں کامیاب ہوتے اور مصلے میں جس جائے مقدس پر آپکے قدم مبارک ہوتے تھے اسکو شوق کے اشک خونین سے دھوتے۔

(۲۲) آپ کی مسجد اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی درخواست ودعا کرتے۔

(۲۳) آپ کی ولا آویز تمناؤں کے زخموں اور دل نشین آرزوؤں کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔"

Marfat.com

(۲۴) اب اگرچہ میرا جسم اس حریم انور و شبستان اطہر میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے۔

(۲۵) میں اپنے خود بین و خود رائے نفسِ امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجز و بیکس کی جانب التفات فرمایئے اور بخشش کی نظر ڈالیئے۔

(۲۶) اگر آپ کے الطافِ کریمانہ کی مدد شاملِ حال نہ ہوگی تو ہم عضوِ معطل و مفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پا سکے گا۔

(۲۷) ہماری بدبختی ہمیں صراطِ مستقیم و راہِ خدا سے بھٹکا رہی ہے خدارا ہمارے لئے ہمارے خداوند قدوس سے دعا فرمایئے۔

(۲۸) (یہ دعا فرمایئے) کہ خداوند قدوس اوّلاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکام دین میں محکم استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

(۲۹) جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدین رحمٰن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔

(۳۰) اور ہماری غلط روی اور صغیرہ کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اس کی اجازت شفاعت نہیں ہوسکتی ہے۔

(۳۱) ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سر خمیدہ چوگان کی طرح میدان شفاعت میں سر جھکا کر نفسی نفسی نہیں بلکہ (یارب اُمتی اُمتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

(۳۲) آپ کے حسنِ اہتمام اور سعی جمیل سے دوسرے مقبول بندگانِ خدا کے صدقہ میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا۔

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم ؛ بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم

الحمد للہ حضرت شیخ کی توجہ و برکت سے اٹھائیسواں ترجمہ ختم ہوگیا۔ صبح ۲۶ ر ذیقعدہ ۱۴ھ

انتہی از مولانا اسعد اللہ صاحب زاد مجدہٗ اس کے بعد قائد قاسمی ہیں سے حضرت اقدس حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب بانی دارالعلوم نور اللہ مرقدہٗ کے مشہور قصیدہ بہاریہ میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا۔ یہ قصیدہ بہت طویل ہے۔ ڈیڑھ سو سے زائد اشعار اس قصیدہ کے ہیں۔ اس لئے سب کا لکھنا تو موجب طول تھا جو صاحب پورا دیکھنا چاہیں اصل قصیدہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

اس میں سے ساٹھ اشعار سے کچھ زاید پر اکتفا کیا جا رہا ہے جس سے حضرت قدس سرہٗ کی والہانہ محبت اور عشقِ نبوی کا اندازہ ہوتا ہے۔

نہ ہو دے نغمہ سرا کس طرح سے بلبلِ زار
کہ آئی ہے نئے سر سے چمن چمن میں بہار

ہر اک کو حسبِ لیاقت بہار دیتی ہے
کسی کو برگ کسی کو گل اور کسی کو بار

خوشی سے مرغ چمن ناچ ناچ گاتے ہیں
کفِ ورق سے بجاتے ہیں تالیاں اشجار

بجھائی ہے دلِ آتش کی بھی طپش یارب
کرم ہیں آپ کو دشمن سے بھی نہیں انکار

یہ قدر خاک ہے ہیں باغ باغ وہ عاشق
کبھی رہے تھا سدا جن کے دل میں پیچ غبار

یہ سبزہ زار کا رتبہ ہے شجرۂ موسیٰؑ
بنا ہے خاص تجلّی کا مطلعِ انوار

اسی لئے چمنستان میں رنگ منہدی ہے
کیا ظہور و رقہا سے سبزہ میں ناچار

پہنچ سکے شجرِ طور کو کہیں طوبےٰ
مقامِ یار کو کب پہنچے مسکنِ اغیار

زمین و چرخ میں ہو کیوں نہ فرق چرخ و زمین
یہ سب کا بار اٹھائے وہ سب کے سر پر بار

کرے ہے ذرۂ کوئے محمدی سے خجل
فلک کے شمس و قمر کو زمین لیل و نہار

فلک پہ عیسیٰؑ و ادریسؑ ہیں تو خیر سہی
زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمدِ مختار

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیٔ احمد
زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار

ثنا کر اسکی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ
کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار

جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

کہاں وہ رتبہ کہاں عقلِ نارسا اپنی
کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار

چراغِ عقل ہے گل اسکے نور کے آگے
زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار

یہاں کہ جلتے ہوں پر عقلِ کل کے بھی پھر کیا
لگی ہے جان جو پہنچیں وہاں کرے افکار

مگر کرے مری روح القدس مددگاری
تو اسکی مدح میں میں بھی کروں رقمِ اشعار

جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے
تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان کے سردار

تو فخرِ کون و مکان زبدۂ زمین و زمان
امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرار

تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی — تو نور شمس گر اور انبیا ہیں شمس نہار
حیات جان ہے تو ہیں اگر وہ جان جہاں — تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار
طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی — بجا ہے کہیئے اگر تم کو مبدأ الآثار
جاد میں تیرے سب آئے عدم سے تا بوجود — قیامت آپ کی تھی دیکھئے تو اک رفتار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں — ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی — ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے — کریں ہیں اُمتی ہونے کا یا نبی اقرار
لگا تا ہاتھ نہ پتلے کو ابوالبشر کے خدا — اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار
خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰؑ — تمہارا لیجیئے خدا آپ طالب دیدار
کہاں بلندیٔ طور اور کہاں تری معراج — کہیں ہوتے ہیں زمین آسمان بھی ہموار
جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسفؑ کا — وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار
رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت — نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار
سما سکے تری خلوت میں کب نبی و ملک — خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار
نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اک شب بھی — قمر نے گو کہ کروڑوں کیئے چڑھاؤ اتار
خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے — تو جس قدر ہے بھلا میں بُرا اسی مقدار
نہ پہنچیں گنتی میں ہرگز ترے کمالوں کی — مرے بھی عیب شہ دوسرا شہ ابرار
عجیب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے — گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار
بکیں گے آپ کی اُمت کے جرم ایسے گراں — کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم یہ ہونگی نثار
ترے بھروسہ پہ رکھتا ہے غرۂ طاعت — گناہ قاسم برگشتہ بخت بد اطوار
تمہارے حرف شفاعت پہ عفو ہے عاشق — اگر گناہ کو ہے خوف غصۂ قہار
یہ سنکے آپ شفیع گناہ گاران ہیں — کیئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف — بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار
یہ ہے اجابت حق کو تری دعا کا لحاظ — قضاء مبرم و مشروط کی سنیں نہ پکار

Marfat.com

بُرا ہوں، بَد ہوں، گنہگار ہوں پہ تیرا ہوں
ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں ناہنجار

لگے ہے تیرے سگ کو گو میرے نام سے عیب
پہ تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عزّ و وقار

تو بہترین خلائق، میں بدترین جہاں
تو سرورِ دو جہاں، میں کمینہ خدمت گار

بہت دنوں سے تمنا ہے کیجیے عرضِ حال
اگر ہوا اپنا کسی طرح تیرے دَر تک بار

مگر جہاں ہو فلک آستاں سے بھی نیچا
وہاں ہو قاسم بے بال و پَر کا کیونکہ گذار

دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی
کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا؟
بنے گا کون ہمارا ترے سوا غمخوار

لیا ہے سگِ نمط ابلیس نے مرا پیچھا
ہوا ہے نفس موا سانپ سا گلے کا ہار

رجاؤ خوف کی موجوں میں ہے اُمید کی ناؤ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار

اُڑا کے باد مری مشتِ خاک کو پسِ مرگ
کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسم کا
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن
خدا کی اور تیری اُلفت سے میرا سینہ فگار

لگے وہ تیرِ غمِ عشق کا مرے دِل میں
ہزار پارہ ہو دل خون دل میں ہوں سرشار

لگے وہ آتشِ عشق اپنی جان میں جس کی
جلا دے چرخِ ستمگر کو ایک ہی جھونکار

تمہارے عشق میں رو رو کے ہوں نحیف اتنا
کہ آنکھیں چشمۂ آبی سے ہوں درونِ غبار

رہے نہ منصبِ شیخ المشائخی کی طلب
نہ جی کو بھائے یہ دُنیا کا کچھ بناؤ سنگار

ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر
کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار

تو تھام اپنے تئیں حد سے پاؤں نہ دھر باہر
سنبھال اپنے تئیں اور سنبھل کے کر گفتار

ادب کی جا ہی یہ چُپ ہو تو اور زباں بند کر
وہ جانے چھوڑ اسے پر نہ کر تو کچھ اصرار

بس اب درود پڑھ اس پر اور اسکی آل پہ تو
جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اسکی عترتِ اطہار

الٰہی اس پر اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ اُن کو شمار

Marfat.com

یہ رسالہ جیسا کہ شروع میں لکھا گیا ۲۵ رمضان المبارک کو شروع کیا گیا تھا۔ ماہِ مبارک کے مشاغل کی وجہ سے اس وقت تو بسم اللہ اور چند سطور کے علاوہ لکھوانے کا وقت ہی نہیں ملا اسکے بعد بھی مہمانوں کے ہجوم اور مدرسہ کے ابتدا رسال کے مشاغل کی وجہ سے بہت ہی تھوڑا وقت ملتا رہا تاہم تھوڑا بہت سلسلہ چلتا ہی رہا کہ گذشتہ جمعہ کو عزیز محترم مولانا الحاج محمد یوسف صاحب کاندھلوی امیر جماعتِ تبلیغ کے حادثۂ انتقال سے یہ تخیل پیدا ہوا کہ اگر یہ ناکارہ بھی اسی طرح بیٹھے بیٹھے چل دیا تو یہ اوراق جو اب تک لکھے ہیں یہ بھی ضائع ہو جائینگے اسلئے جتنا ہو چکا ہے اسی پر اکتفا کر لوں اور آج ۸ ذی الحجہ جمعہ کی صبح کو اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہٗ اپنے لطف و کرم سے اپنے پاک رسول کے طفیل سے جو لغزشیں اس میں ہوئی ہوں ان کو معاف فرمائے۔

محمد زکریا عفی عنہ کاندھلوی

Marfat.com

رفیعُ الشّانُ

قرآن مجید مُترجم

اُردو زبان میں قرآن حکیم کے متعدد ترجمے اور تفسیریں موجود ہیں لیکن شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ کے بے مثل ترجمۂ قرآن اور شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیّر احمد عثمانیؒ کی جامع اور مکمّل تفسیر کی بات ہی اور ہے۔ یُوں سمجھئے کہ علم و معرفت کا ایک سمندر ہے جو کُوزہ میں بند ہو کر سامنے آگیا ہے۔

تاج کمپنی نے شیخ الہند اور شیخ الاسلام کے بےنظیر ترجمہ و تفسیر کو اُس کی شان و عظمت کے مُطابق بڑی تقطیع پر عکسی بلاکوں کیساتھ طبع کیا ہے۔ صفحہ کا طُول ۱۵ انچ اور عرض ۱۰ انچ ہے عربی متن اور اُردو ترجمہ و تفسیر کی قلم اتنی جلی ہے کہ بڑی عمر کے لوگ بھی آسانی سے تلاوت کر سکیں۔

نمُونہ کے صفحے مُفت منگوا کر زیارت کیجئے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰، کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

هو الله	الذی لا اله	الا هو	الرحمن	الرحیم	الملک
القدوس	السلام	المؤمن	المهیمن	العزیز	الجبار
المتکبر	الخالق	البارئ	المصور	الغفار	القهار
الوهاب	الرزاق	الفتاح	العلیم	القابض	الباسط
الخافض	الرافع	المعز	المذل	السمیع	البصیر
الحکم	العدل	اللطیف	الخبیر	الحلیم	العظیم
الغفور	الشکور	العلی	الکبیر	الحفیظ	المقیت
الحسیب	الجلیل	الکریم	الرقیب	المجیب	الواسع

Marfat.com

الحکیم · الودود · المجید · الباعث · الشہید · الحق

الوکیل · القوی · المتین · الولی · الحمید · المحصی

المبدی · المعید · المحیی · الممیت · الحی · القیوم

الواجد · الماجد · الواحد · الاحد · الصمد · القادر

المقت · الظاهر

الباط · المنتقم

العفو · الجامع

الغنی · النور

الهادی · الصبور

Marfat.com

سیرتِ رسولِ عربی ﷺ

دو حصوں میں

نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی [illegible] زندگی کے ہر پہلو کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ [illegible] بیان کر کے دل نشین بنا دیا گیا ہے

[illegible] حصہ اول — جلد پارچہ — آٹھ روپے

[illegible] حصہ دوم — جلد پارچہ — پانچ روپے

[illegible] پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

Marfat.com